UNIVERSAL LIBRARY
OU_222610
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ Accession No. U1267

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

بعون صانع مکین و مکان فضل و حی منان زمین و زمان

حسب فرمائش منشی حاجی علی صاحب تاجر ساکن محلہ ... شہر لکھنؤ

نسخہ شگرف

۱۳۱۵ھ

باہتمام جناب منشی علی حسین خان صاحب مالک مطبع متصل دروازہ عیش باغ

در مطبع اعجاز محمدی لکھنؤ در وقت انطباع یافت

رباعیات

پرستش کا مجھکو رہین دہر کا کیا ہے
پوچھین گے نکیرین تو یہ کہدونگا
سمجھا ہون جو مین دل مین وہی اچھا
جو شیر خدا ہے وہ میرا آقا ہے

ایضاً

اقرار پہ اپنے جو رہا کرتے ہین
اس دہر مکافات مین بیشک ایدل
ہر وقت عبادت خدا کرتے ہین
بندے جو ہین بندگی ادا کرتے ہین

ایضاً

انداز سے اپنے جو گذر جاتا ہے
ہوتی نہین قدر اوسکی مثل ذرہ
نظرون سے ہر ایک کی اوتر جاتا ہے
جس جا پہ شگفتہ وہ بکھر جاتا ہے

ایضاً

علی مرتضی مشکل کشا ہے
نہ کیون تسلیم کو اوسکے جھکے سر
محب حق امام دوسرا ہے
کہ وہ قایم مقام مصطفے ہے

قطعہ تاریخ وفات جناب رائے سری کرشن صاحب خلف رائے مکھن لال صاحب ابن راجہ امرت لال بہادر

تھے جو رئیس نامدار عہد مین اپنے باوقار
پاسے فنا کو توڑ کر لکھدو شگفتہ تم یہ تاریخ
دہر فنا کو چھوڑ کر سوے عدم گئے وہ دا
سوے بہشت چل بسے رائے سری کرشن با
سمبت ۱۹۵۲ بکرمی

اعلان

واضح ہو کہ ہر قسم کی کتبین مطبع اعجاز محمدی لکھنؤ سے کتابت اعلکی مین جسکی فہرست کلان حسب الطلب
[illegible] بلا تعین روانہ خدمت کیجاتی ہے وہ نیز ہر طرح کا کام مطبع ہذا مین
[illegible] چھپ سکتا ہے جسکا معاملہ بذریعہ تحریر کے دریافت ہوسکتا ہے
المشتہر محمد حسین خان و حسین علی خان مالک مطبع اعجاز محمدی لکھنؤ محلہ واسع گنج متصل ...

891.431
SH N

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف مہملہ

وحدت سے مد نظر اوس خالق ممدوح کا
دخل جسنے جسم خاکی مین کیا ہر روح کا

دیکھتے ہین اوسکی قدرت کو نظر تا صبح ہم
لوح دلپر ہے منقش نقش یا بدوح کا

صاف ہو جاتا ہے زخم تیغ عصیان اندمال
ذکر شان دوست ہے مرہم دل مجروح کا

غرق ہو جائیگی بیشک کشتی ذنب کبیر
چشم کر وقت دعا اشکو نسے طوفان نوح کا

تجھپہ سب ظاہر ہین جو ہین رنج و غم دلمین مرے
کیا کرون اظہار مین احوال نا مشروح کا

ردی دشمن پہ نہین تو دوست پر کس طرح ہو
بند ہونا تیری رحمت کے در مفتوح کا

غور کر چشم حقیقت سے حقیقی کا مجاز
مرتبہ ہے روح پر بالا کیا ذی روح کا

دہر مین جو ذبح تیغ عشق صادق سے ہوا
دوش حوران پر جنازہ ہے اوسی مذبوح کا

اصل اعلی کا نہین متناہی منتہی ہے کمال
غور ہو جائے لکھون گر نقطہ اولتا روح کا

اے خدا دے عادت بد سے مرے دلکو نجات
چھوٹتا مجھسے نہین جھگڑا زن منکوح کا

بوستان حسن عالی مین ترے پروردگار
زرد پتے کی طرح ہے زرد چہرہ لوح کا

اے شگفتہ صدق دل سے جانتے ہین ہم یہی
اسم اعظم ہے تصور اسم یا بدوح کا

لکھا جب صفحۂ دیوان پہ مضمون نور یزدان کا
قلم کو مرتبہ ہاتھ آگیا مہر درخشان کا

وہ دے جلوے مضامین سخن مین میرے اے خالق
کہ رشک آفتاب چرخ ہو ہر شعر دیوان کا

مرا آئینۂ دل صاف ہو زنگ کدورت سے
نظر آئے جو یا رب حسن تیرے روئے تابان کا

دیا ہے مرتبہ ہر شی سے بڑھکر تو نے انسانکو
کہ رنگ اوڑتا ہے جسکی عقل سے گردونیہ علمان کا

خدایا یہ دعا ہے تیرے عاصی کی کہ مرنے پر
مزہ آغوش مرقد مین ملے گلزار رضوان کا

بہر رنگ اور کسطرح مجھ تک رسائی ہو
ازل سے طائر جان ہے مرا پابند زندان

جو آئے خانۂ دل مین تصور ایکدم تیرا
لگاؤن اپنی آنکھوں سے قدم مین ایسے مہمان کا

بسان حضرت موسیٰ غشی مجکو برابر ہے
کرون کیونکر مین نظارہ تری روئے درخشان کا

حساب پرسش اعمال سے روز قیامت مین
رہیگا پاک دامن مثل آتش تیرے خواہان کا

خیال جرم سے ہوتی جو ہے دلکو پریشانی
دیا کرتا ہے مجکو غسل رونا چشم گریان کا

اوٹھا پردہ دوئی کا قلب سے جب یہ نظر آیا
ترے در کے گدا کو مرتبہ حاصل ہے سلطان کا

دیا جب غسل چشم تر نے مجکو خوف عصیان سے
حصار بندگی آیا نظر حلقہ گریبان کا

گناہون سے مقید ہون تری مرضی کا خواہان ہون
نہ دہشت مجکو دوزخ کی ہے نہ طالب باغ رضوان کا

الفیا

۳

شگفتہ شعلۂ نار سقر سے ڈر نہین ہرگز
رہیگا شغل گر دل سے خیال حمد یزدان کا

۹

الٰہی خیر ہے دل کو تصور زلف جانان کا
بڑھا ہے ربط ان روزون پریشانی سے پریشان کا

نہ کیون مداح ہون اے دست وحشت تیرے احسان کا
دکھایا ہے یہین تو نے وصل دامان و گریبان کا

منہ سے دکھلا رہا ہے دامن خنجر سے اے قاتل
قتیل تیغ ابرو کو گلے ملنا گریبان کا

نہ خواہش چادر گل کی نہ مطلب شمع روشن سے
طریقہ سب سے آزادانہ ہے گور غریبان کا

نظر آتے ہی سب جاتے رہے ہوش و حواس اپنے
لب بام آکے کس پردہ نشین نے اسطرف جھانکا

سمجھ آسان نہ اسکو ای بتِ بیرحم کہتا ہون ... لیبان روح مشکل ہو نکلنا میرے ارمان کا
بیابان کی طرح کیونکر خوشی سے پاؤن پھیلاؤن ... تمنا تنگ کرتا ہو درِ زندان پہ زندان کا
جنون ہوتے ہی جا بیٹھی درِ لیلیٰ شمائل پہ ... لیا سر پہ مجنون کی طرح احسان بیابان کا

۴ ... شگفتہ مثلِ گیسو بے تکلف ہوگئے ہم صدقے
لیا کرتے ہین بوسہ یار کے روئے درخشان کا ... ۱۲

اوس بت کو دل دکھا کے کلیجا دکھا دیا ... اسباب اپنی ذات کا سارا دکھا دیا
آرام وصل ہجر کا صدما دکھا دیا ... تقدیر نے مری مجھے کیا کیا دکھا دیا
ہمنے تمہاری بات پہ دکھلا کے آئینہ ... معشوق خوبرو نہین تم سا دکھا دیا
مردے کو میرے زندہ کیا ایک آن مین ... کارِ مسیح تمنے مسیحا دکھا دیا
مشتاقِ دل ہوا جو وہ مینوش بزم مین ... مینے اوٹھا کے ہاتھ مین شیشا دکھا دیا
ناحق کو مثلِ حرف بگڑتے ہین مجھسے آپ ... مینے کسے حضور کا لکھا دکھا دیا
ہمنے شبِ وصال مین دم اپنا توڑ کر ... اوس مہ جبین کو نور کا تڑکا دکھا دیا
ہمنے بھی اونکو اونکی طرح چھیڑ چھاڑ مین ... رونا دکھا دیا کبھی ہنسنا دکھا دیا
منظور مجکو قصد صفا تھا تو اس لئے ... آئینہ ہو کے آئینہ اپنا دکھا دیا
کتنے ستم شعار ہو عالم مین اپنے تم ... پہلو سے اوٹھکے دلکا ٹھکانا دکھا دیا
ابحر حسن گریہ یدِ سکے لطف سے ... سو بار تجھکو اشک کا دریا دکھا دیا

۵ ... ہمنے شگفتہ اوس بتِ کافر کو پیار مین
اپنا سمجھ کے مال پرایا دکھا دیا ... ۱۲

راست سمجھے کیا کوئی مطلب مری گفتار کا ... وعدۂ محبوب مذہب ہے دلِ بیمار کا
کعبۂ ایمان ہے طاق اوس ابروے خمدار کا ... جدول قرآن ہو حلقہ خطِ روئے یار کا
جانبِ عاشق کدورت سے نہ دیکھا ہو شوخ چشم ... مول کم کرتا ہے چھالا مغربی تلوار کا

غیر کیا چشم غضب سے مجھپہ ڈالے گا نگاہ
نا رنجا تا ہون ان روزون مین اپنے یار کا

صورت راحت نہ بدلے رنگ رو کیونکر مرا
وصل مین دھڑکا ہے دلکو چرخ بدکردار کا

مستیان کرنے لگی خمخانۂ مقتل مین تیغ
خون پیکر اندرون مشتاق چشم یار کا

کاوش مژگان جانان نے دکھائی یہ عزی
ہر دہان زخم سانچہ ہے لب سوفار کا

فصل گل مین دختر رز جلوہ فرما گر نہ ہو
حلقۂ ماتم ہے حلقہ صحبت میخوار کا

جذب دل سے گوش جانان تک پہنچ کیلیے
ذکر کرتا ہون اکثر کوچہ و بازار کا

چاک کیون کرتا نہین ای ناخن دست جنون
کیا گریبان کو مرے سمجھا ہی دامن یار کا

مائل رخسار آتش ناک کو کیا ہو قرار
ہے بلائے روح سایہ گیسوی خمدار کا

۶	اے شگفتہ بیت ہستی مین خدا کی لطف سے رنگ مثل گل نظر آیا ترے اشعار کا	۱۴۳

سر مین جب سے جوشش سودا کا مسکن ہو گیا
مثل دامان گل تر چاک دامن ہو گیا

بعد مردن جب مرا گلشن مین مدفن ہو گیا
شور منقار عنادل شور شیون ہو گیا

قطرۂ خون سیاوش کا اثر اشکون مین ہے
جس زمین پر بیٹھکر رویا مین گلشن ہو گیا

شعلے اوٹھتے ہین جگر مین جل رہی ہین استخوان
صورت آغوش مجمر خانۂ تن ہو گیا

رات بھر کس کی ادب سے آپکے چوسی ہین لب
برگ گل جو آج مثل برگ سوسن ہو گیا

اوٹھ گیا پردہ حیا کا وصل مین تو رشک سے
روئے جانان پر حجاب زلف چلمن ہو گیا

جوش الفت نے دکھایا یہ اثر ہنگام قتل
خنجر قاتل لپٹ کر طوق گردن ہو گیا

اسقدر کھائے ہین گل اوس گلبدن کی عشق مین
تن ہمارا صورت آغوش گلشن ہو گیا

صورت گل کیا تبسم ہو سکے اے بخیہ گر
جو دہان زخم دل تھا صرف سوزن ہو گیا

دم ہے لب پر صدمۂ فرقت سے کیونکر ہو نجات
موت کا بھی لطف ناز یار پر فن ہو گیا

ایک بھی پایا نہ آغوشِ زمین نے کیا کہون
اشک جو آنکھون سے ٹپکا صرف دامن ہوگیا

کانپ اوٹھا قامتِ گردون وفورِ خوف سے
لامکان پر جب مرے نالون کا مسکن ہوگیا

۷ | اے شگفتہ اسقدر رویا مین ہجر یار مین
ابر تر کی طرح سے تر میرا دامن ہوگیا | ۱۴

گلے پہ آبِ دمِ تیغ جب روان سمجھا
مین نخل جسم کو شمشاد بوستان سمجھا

مین وہ ہون گلشنِ ہستی مین خار خشک جگر
جب آیا موسم گل موسم خزان سمجھا

مٹے پہ جب مری رفعت پسندیان نہ مٹین
غبار اپنا مین ہمدوشِ آسمان سمجھا

لکھا جو وصف تری ابروؤن کا اے قاتل
قلم کو ہاتھ مین شمشیرِ دو زبان سمجھا

یہ مرتبہ شبِ گیسو کی یاد نے بخشا
کہ دودِ آہ کو پیوندِ آسمان سمجھا

غضب ہوا کہ مزاجِ جناب عالی نے
مجھے تغافلِ تقدیرِ بیکسان سمجھا

سوال بوسۂ لب جب نہو سکا شبِ وصل
دہن مین اپنے مین سوکھی ہوئی زبان سمجھا

امید قیس یہ تھی پردہ ہاے محمل کو
قریب جا کے ذرا صرصرِ فغان سمجھا

ملا نہ دلکو مرے لطفِ گفتگو تو مین آہ
دہانِ یار کو خاموشیِ بتان سمجھا

تمہاری ناف جو آئی نظر تصور مین
تو مینے زاغ کو عنقا کا پاسبان سمجھا

وہ زخم یار کی تیغِ نگاہ کے کھائے
کہ اپنے جسم کو آغوشِ گلستان سمجھا

تمہاری مشقِ جفا و ستم ہوگیا افشا
کوئی نہ حشر مین فریاد بیکسان سمجھا

شبِ فراق مین سم کھا کے جان دی مینے
نہ جبکہ چارۂ بیدادِ آسمان سمجھا

۸ | شگفتہ ہاتھ لگا جب کبھی بروزِ وصال
تو شغلِ آہ شرر بار رایگان سمجھا | ۱۴

آنکھون سے گر کے اشک کے مانند یار کیا
پیوند خاک ہوگا مرا جسم زار کیا

جب اپنے دل پہ اپنا ہی قابو نہو سکے
پھر یار بیوفا سے چلا اختیار کیا

جب آئے ہر مین ہوش و خرد دونون لیے
مجھے ہوا رفعت پری کا شکار کیا

جو کام آج کا ہے وہ کل پر نہ چھوڑیے
اس عمر مستعار کا ہی اعتبار کیا

مانند طول زلف پریرو کے ہجر مین
بڑہتا چلا ہے ضعف دل بیقرار کیا

بندہ نواز یہ تو بتاؤ کہ وصل مین
رکیئے گا عمر بہر مجھے امیدوار کیا

بن بنکے جب ظروف گلی ٹوٹ جائینگے
مٹی سے پہر بنائیگا میری کمہار کیا

اوس بت نے نام غیر لکہا را جو بزم مین
منہ سے نکل گیا مرے بے اختیار کیا

اک نقد دل تہا پاس سو وہ نذر کر چکا
دو دن اور وصل مین تجھے ای مہ لگار کیا

ہوش و حواس و تاب و توان سب تو لیچکے
باقی رہا ہے اور مرے پاس یار کیا

ہوگا زمین کا زیر لحد جسم کو وصال
اے روح ناتوان تجہے خوف فشار کیا

آ جلد کر نہ دیر کہ ہے وقت آخری
کچھ تجہسے مانگتا ہے ترا خاکسار کیا

جب دل مین غور کی تو ہمین یہ نظر پڑا
ہر شے مین جلوہ گر ہے ترا نور یار کیا

٩	بوسہ کے مانگنے مین شگفتہ سے یہ کہا سمجھا ہے آپ نے مجھے دیوانہ وار کیا	١٦

خوف تنہائی سے حیران کیا ہو دل مجھ ناشاد کا
ساتھ ہے روز ازل سے سایۂ ہمزاد کا

رنگ بدلا لاغری نے جس گھڑی مجھ ناشاد کا
بنگیا ہمزاد اپنے جسم کے ہمزاد کا

دم پہڑکتا ہے اسیری مین جو مجھ آزاد کا
دیکھتا ہون یاس سے منہ ہر گھڑی صیاد کا

مرغ جان کی قید قالب سے رہائی ہوگئی
کیون نہ ممنون ہون فشار پنجہ صیاد کا

زمزمے کرتے ہین مرغان خوش الحان ہو کے شاد
رو کش صحن گلستان گھر ہے کیا صیاد کا

ایک بہی طائر اسیر دام ہوتا ہی نہین
فصل گل مین کیا نصیبا سو گیا صیاد کا

آرزو سے کوچہ مسلخ مین قاتل نے مرے
طوق پہنایا گلو مین خنجر فولاد کا

عرش اعلی تک پہونچ جاتی ہے اپنی اوج سے
حوصلہ دیکہا نہین تمنے مری فریاد کا

تیرہ بختون کی طرح گہبرا کے جاگین سیہ بخت
شور آواز جرس گر شور ہو فریاد کا

تم جو آؤ ہجر کی شب مین تو دکہلا دین تمہین
ساتھہ جاتا لامکان تک نالہ و فریاد کا

مین عروس تیغ قاتل سے جو ملتا ہون گلے
روح دیتی ہی مجھے مژدہ مبارکباد کا

سامنے رکہدے مرے ہر رنگ کی ساقی شراب
جی بہلتا ہے پریزادون سی آدم زاد کا

سحر ہے یا ہی طلسم تازہ یا یہ ہی خیال
حال کچھہ کہلتا نہین مضمون آدم زاد کا

حسن اعضا سے رکہا ہی تن لاغر سبز رنگ
خون مین لیا دیکھون بہانا نشتر فصاد کا

بے حجابانہ نکلکر انتہائے جوش سے
میرے خون نے سرخ چہرہ کردیا فصاد کا

۱۰	اے شگفتہ کیون نہ مجکو شاعری مین ہو کمال مین ہون اک خادم نسیم دہلوی اوستاد کا	۱۳

ٹھیرئے ٹھیرئے ہنگام سحر جائیے گا
لیکے پہلو سے مرے جان و جگر جائیے گا

پردہ دارون کی طرح دیکھکے صورت مہر
اپنے کوٹھے سے نہ ایجان اوتر جائیے گا

دیکھیو دیکھیو اوس ترک پہ مائل ہو کر
بیٹھے جی حضرت دل جی سے گذر جائیے گا

مین جو کہتا ہون کہ مرجاؤنگا مین فرقت مین
ہنسکے کہتے ہین بلا سے مری مرجائیے گا

حکم ہے ٹیپ ہی لیجائینگے اے حضرت دل
خوش تماشون کی طرف آپ نہ سر جائیے گا

ہم ترا صورت ہمزاد رہیگا ہمراہ
چھوڑکر مجکو اگر آپ سفر جائیے گا

صدقے ہو جائینگے دلدادہ الفت دل سی
صورت زلف اگر آپ نکھر جائیے گا

اسقدر شوخ نگاہونسے مجھے ثابت ہے
آپ گھر سے مرے اب ادہر کے گھر جائیے گا

مجکو بہلا کے کنارا مجھے تیرہ مین
پاس اغیار کے بیخوف و خطر جائیے گا

رات آئی ہے بہت جانا ہے وقت نہین
صبح ہو جائی تو اے رشک قمر جائیے گا

راہ مین کیفیت راہ نہ روشن ہوگی
شب تاریک مین ایجان کدہر جائیے گا

ہاتھہ پائی نہ کیا کیجئے اغیار سے آپ
دیکھئے سب کی نگاہونسے اوتر جائیے گا

۱۱	اے شگفتہ یہہ شگفتہ ہے کہ سب سے چھپکر بام پر یار کے مانند نظر جایئے گا	۱۱

ایک بوسہ ترے خنجر کا جو قاتل ملتا
مسکرانے کو دہن زخم کے قابل ملتا

بے خلش شوق شہادت کی شہادت ہوتی
گر تمنا سے گلے خنجرِ قاتل ملتا

تو جو بن بنکے مٹاتا صفتِ نقش قدم
مر شونکو کفنِ گردِ منازل ملتا

گر اسیری جو مقدر مین ازل سے ہوتی
بلبلِ روح کو کیونکر قفسِ دل ملتا

مہربان طالع بے مہر جو ہوتا میرا
مہر سے آکے نہ وہ مہر شمایل ملتا

کیون نہ بیرحمیِ تقدیر کے ہاتھون سے مجھے
نقش جب صورتِ نقش کفِ سایل ملتا

روح کو صحبت باہم کے مزے ملجاتے
میرے زانو سے اگر زانوے قاتل ملتا

موج لیتی ترے پاؤن کے خوشی سے بوسے
تو دمِ غسل جو قربِ لبِ ساحل ملتا

تیری خلخال کی جھنکار سے اے زہرہ جمال
مجکو بیشک مزۂ شورِ جلاجل ملتا

کھینچ لاتی مرے پہلو مین اگر تو اوسکو
چین تو چند نفس اے کششِ دل ملتا

۱۱	رمل وخبن مین اشعار شگفتہ لکھتا کوئی مضمون جو شگفتہ صفتِ دل ملتا	۱۲

نظر آیا ہے جب سے اوس پہ پر خسار کا جھمکا
بہا ہے چشم دریا بار سے دریا طلاطم کا

ازل سے جو زمین یار کو لبستر سمجھتے ہین
پسند آئے اونہین کیا خاک یدل فرشِ قاقم کا

رخِ روشن بہرنگ مہ ہو تو قوسِ قزح ابرو
دُرِ دندان سے شرماتا ہے اکثر نور انجم کا

ہوا جب منکر مین ریگ بیابان فرط کا ہش سے
ہوا طوق گریبان نعل رخشِ یار کے سم کا

شگفتہ ہر دہان زخم دل ہوتا ہے پہلو مین
نہین اچھا دکھانا دمبدم تیغِ تبسم کا

خیالِ دستِ رنگین مین یہانتک ہینگے گل کہائی
کہ شک ہوتا ہے میری ہاتھ پر طاؤس کی دم کا

[illegible] کہ عمگین ہا سے اے سنگدل ایذای فرقت سے
بیا کرتا ہے طوفان زار ہونا چشمِ مردم کا

یہانتک خواہش بنت العنب کا سرمین سودا ہے — کہ اپنا سر بنا ہے اندلون کاسہ سرخم کا
بشر کو پیش منعم التجا کرنا نہین واجب — میسر آئے بے مانگے جو ٹکڑا نان گندم کا
پریشان ہوکے نالے یاد کاکل مین نہین کرتا — کہ ہو ابتر نہ دفتر اسے صنم چرخ چہارم کا

۱۳

نہین کچہہ اپنے مرجانیکا ہمکو خوف دنیا مین
شگفتہ یار کی آواز مین انداز ہے قم کا

۱۱

ہے تصور جو ترے چہرۂ نورانی کا — صورت آئینہ پابند ہون حیرانی کا
تشنہ کامی نے شہادت کی شہادت جب دی — آب خنجر سے مجھے حکم ملا پانی کا
کیون نہو خشکی راحت سے ہرا دامن پاک — غسل دیتا ہے اسے آب پشیمانی کا
اپنی صورت نہ کہا آئینہ مین تو مجکو — دیکہہ ثانی نظر آجائیگا لاثانی کا
بے تکلف در دلدار کا بنکر بازو — بھر دیدار مجھے قصد ہے دربانی کا
کیجئے عاشق قربان کو خوشی سے قربان — عید قربان مین اگر عزم ہے قربانی کا
قاف قسمت نے بگاڑا دم منت جو دی — وصل کا لام ہوا لون مری نادانی کا
ابکہان دام مصیبت سے رہائی کی امید — تمکو مشکل ہوا عقدہ مری آسانی کا
خاک اوٹھکر پس دیوار صنم سے جاؤن — چشم دیوار کو ہے حکم نگہبانی کا
زخم کی چشم سے دیکھونگا در مقتل پر — تیغ قاتل کو اگر قصد ہے عریانی کا

۱۴

یہہ نہین ہے کہ مٹے عالم فانی کی طرح
اے شگفتہ جو لکہا ہے مری پیشانی کا

۱۵

مضمون خفی ہے قصد کرون کیا بیان کا — وصف دہن مین کام نہین ہے زبان کا
منظور طبع تہا جو الف امتحان کا — اوس بیدہن نے نام لکہا بے زبان کا
کرتا ہے جب سے یار اشارون مین گفتگو — آنکھون سے میری کام نکلتا ہے کان کا

ابجدکی رو سے لکھیے وہ چون کا ہندسہ
کہتا ہے دے اد جو ہو پابند آن کا

ہمشکل گو نہین ہین یہ دونون مگر ہین ایک
اولٹون جو ناک کو تو بنے لفظ کان کا

شیدا ہون ایسی اک بت عالی جناب پر
جسکا نہین پتا ہے زمین آسمان کا

مین خاکسار خاک کرون اوس سی گفتگو
ہر وقت ہے زمین کو ادب آسمان کا

جب آتش فراق نے کین سربلندیان
ہمزاد دود آہ ہوا آسمان کا

سایہ کی احتیاج نہین مجکو بعد مرگ
ہے شامیانہ قبر پہ ہر آسمان کا

دکھلاے رفعتین جو ہمارا خدنگ شوق
سینہ ابھی فگار ہو ہر آسمان کا

اوس بت سی ملکے بیٹھنے دیتا نہین کبھی
شاید ہے اس زمین میں اثر آسمان کا

فکر رسا کے لطف سے ہم جانتے نہین
طول زمین شعر ہے طول آسمان کا

سر پر زمین کی خاک اوڑائین گے خاکسار
سیکھا حضور نے جو چلن آسمان کا

حاسد کو سرخروئی راحت نہین نصیب
نیلا ہے دیکھیے تو بدن آسمان کا

15 — ہو کر شگفتہ آج سے آملو
بیجا ہے قصد رنجش دلکی بیان کا — ۹

مسکرا کر جو وہ ترک ستم ایجاد آیا
مین یہ سمجھا کہ کوئی تازہ ستم یاد آیا

اسے فراموش مقدر کی فراموشی سے
تجکو کیا یاد کو تیری ہی نہ مین یاد آیا

تشنہ کامی کی شہادت کو در مقتل پر
تا گلو آب دم خنجر جلاد آیا

جب کوئی نالہ گیا جانب گردون بڑھکر
رعد سمجھا یہ کہان سے مرا ہمزاد آیا

یاد تھی لب کو جو بوسون کے مزے فرقت مین
نالہ منہ چومنے میرا دم فریاد آیا

بیگناہی وہ مری تھی کہ در مقتل پر
شرم سے سر بگریبان مرا جلاد آیا

آپکی طرح ہنسا ہر دہن زخم مرا
جسکو ہی تا پہ گلو خنجر فولاد آیا

لیکے دل بوسے مرا ہنسکے وہ فرماتی ہین
دیکھیے ہاتھ ہمارے دل ناشاد آیا

١٦	پہر بہار آئی شگفتہ ہوئی پہر وحشت دل چٹکیاں لیتے کو پہر نشتر فصاد آیا	١٠

شام غم کا صبح راحت مین گلہ جاتا رہا	گنج سے مارِ سیہ کا سلسلہ جاتا رہا
ہجر مین تاراج کرکے دولتِ گریہ مری	آنسوؤنکا چشم تر سے قافلہ جاتا رہا
کٹ گیا رستہ امیدِ بوسہ رخسار کا	جب خمِ گیسو سے اپنا سلسلہ جاتا رہا
جب نظر آیا تصوّر مین دہانِ تنگ یار	نالۂ پیہم کا دل سے مشغلہ جاتا رہا
یاد مژگانِ ستمگر نے جو کی نشتر زنی	چشم سے ہر اشک تر کا آبلہ جاتا رہا
کام غیرون سے ہوا نہین مجکو حسینون سے غرض	میرے اونکے دل سے وہم فیصلہ جاتا رہا
طیش باطل کی طرح مین آتے آتے رہگیا	قتل کرنے کا تمہین جب حوصلہ جاتا رہا
گردشِ پاے تصوّر نے دکہائی یہہ مزے	میرے اوسکے منزلون کا فاصلہ جاتا رہا
کعبہ مقصود کیا سمجہین درِ جانان کو ہم	خانہ دل سے ہمارا حوصلہ جاتا رہا

١٧	اے شگفتہ کیا حسینون سے خیال وصل ہو ڈہل گیا دن زندگی کا حوصلہ جاتا رہا	٧

نئے ڈہب کا ظالم ترا ناز دیکہا	کہ دل اپنا پہلو سے پرواز دیکہا
تصدق ہوئی قیس کی روح مجہپر	جنون خیز میرا جو انداز دیکہا
ابہی سے مصیبت کے ریلے ہین سر پر	نہ انجام الفت نہ آغاز دیکہا
کبہی دوستی ہے کبہی دشمنی ہے	طبیعت کا اونکے یہہ انداز دیکہا
غضب بدمزاجی ہے روکہو ہوس سے	تمہارا کسیکو نہ ہمراز دیکہا
فدا تمپہ کہنے کو لاکہون ہین دل سے	مگر ہوگا ہمسا نہ جانباز دیکہا

١٨	شگفتہ بجز غم کے کیا ہاتھ آیا ترا ہمنے انجام اغاز دیکہا	١٢

سمجھا جمال دیکھکے اوس لاجواب کا
حق کی کتاب مین ہے ورق آفتاب کا

نقطہ ہے خال روے بت لاجواب کا
خط سیاہ دائرہ ہے آفتاب کا

ہے جب سے شوق یار کو اعلی شراب کا
ساغر لئے ہے پیر فلک آفتاب کا

وہ ہون سوار ساقی در یار کاب کا
گھوڑا ہے جسکے واسطے موج شراب کا

چپ ہون دہان قبر کی صورت مین اسلئے
مرقد مین ہوگا شغل سوال وجواب کا

زلفون مین منہ چھپا کے لب بام یار نے
روشن کیا ہے شب کو چراغ آفتاب کا

دیکھین نگاہ بد سے نہ بدمست کسطرح
دھوکا ہے چشم یار پہ جام شراب کا

دریا کو میری طرح سے کیا سوز عشق ہے
پڑ پڑ کے پھوٹتا ہے جو چھالا حباب کا

خورشید آسمان قدآدم نظر پڑا
اوٹھا جو روے یار سے دامن نقاب کا

پستی مین ہر یہ گریہ لا انتہا کا اوج
دھوتا ہون آنسوؤن سے ورق آفتاب کا

بزم جہان مین قلب عدو کے شکست کو
مین ہون جواب صاف بت لاجواب کا

۱۵ اوس ماہ وش کیساتھہ شگفتہ بہار مین
ہووے مدام آپ کو پینا شراب کا ۱۶

فصل گل آتے ہی ساقی ہاتھہ خالی ہوگیا
کاسۂ میخوار پھر جام خیالی ہوگیا

ناتوان ایسا ہوا کروٹ بدلنی ہی محال
بڑہتے بڑہتے یکجہی سے نقش قالی ہوگیا

دائرہ مضمون مطلب کا جو نکلا کلک سے
پیش دال دلربا لام سوالی ہوگیا

وصل مین کس کس تمنا سے پئے آرام دوست
جسم لاغر سایۂ تار نہالی ہوگیا

میری گردن سے لپٹ کر جب ہوا حاصل فراغ
خنجر قاتل گریبان ہلالی ہوگیا

مین وہ وحشی تہا کہ وصلت مین اسیری کو مری
سایۂ زلف سیہ زنجیر قالی ہوگیا

اجتناب شعلہ رویون نے جلایا اسقدر
خانۂ تن جامۂ شمع خیالی ہوگیا

شیشۂ مطلب نے مزہ کڑوا کہایا کیا کہون
ہر سوال وصل پیش یار گالی ہوگیا

ٹہوکرین کہائین یہانتک توسنِ گلگام کی
سبزۂ تربت بہی صرف پائمالی ہوگیا

گل کہلائے اسقدر زخمونکے تیغِ یار نے
صاف جسم ناتوان پہولونکی ڈالی ہوگیا

تمنے جب دیکہا مجہے تیغِ نگاہِ تیز سے
بزمِ عالم مین مین شمع انتقالی ہوگیا

باغ مین آیا ہرا ساقی جو لیکر خم کے خم
ساغرِ گل رشک سے جام سفالی ہوگیا

جب کٹی گردن نہ مقتل مین تو قاتل کو مرے
آب خنجر صاف آبِ انفعالی ہوگیا

لذتِ وارستگی بخشی فراقِ یار نے
اشک تر آنکہونمین طفل لاؤبالی ہوگیا

روزہ داران محبت کی شہادت کیلیے
ہر خم ابرو خم تیغِ ہلالی ہوگیا

۲۰ ای شگفتہ نظم مین لکہا جو وصفِ روئے صاف
آئینہ ہر شعر مین مضمون عالی ہوگیا ۱۵

لطف ساقی اوج مینوشی مین بالا دیکہنا
مثل موجِ آب دریا موج صہبا دیکہنا

سایہ کش ہونے لگی آوارگی مین اے جنون
ہر سرِ خارِ بیابان پر کفِ پا دیکہنا

صبح وصل عاشقان ہونے لگی شام فراق
منہ پہ آیا دامنِ زلفِ چلیپا دیکہنا

گر یہی اٹکہیلیان ہین سینۂ عاشق کی طرح
چاک ہوجائیگا دامان تمنا دیکہنا

حیف ٹہنڈا کر دیا غم نے دکہا کر گرمیان
رہ گئی کیفیتِ آہِ شرر زا دیکہنا

جوش غم مین دو رہیم کچہہ جو اشکون نے کیے
دیدۂ تر بنگیا گرداب دریا دیکہنا

سر فروشانِ محبت کو نہین ہوتا پسند
دم بدم شمشیر قاتل کا تماشا دیکہنا

التفاتِ گریہ غالب ہو ڈبو دیگا مجہے
منہ تک آئیگا اگر اشکونکا دریا دیکہنا

ہٹ نکر اے دختِ رز بیتابیان شب کی لگی
گر پڑے گی پاؤن پر دستار مینا دیکہنا

لا سکے کیونکر زبان پہ سو طرح کے خوف ہین
حال عاشق بنگیا اوس بت کا شکوا دیکہنا

مبتدی کو منتہی کی طرح ہو سکتا نہین
بندش اشعار مین مضمون اعلا دیکہنا

صورت موسی برابر ہے غشی ہنگام دید
ہوگیا مشکل ہمین روئے مصفا دیکہنا

سخت حالی جو دکھائے ای صنم مجبور ہین	ورنہ کسکو ہے شب غم کا گوارا دیکھنا
صحن گلشن مین جب آئیگا مرا گل پیرہن	بوئے گل نکلیگی مانند تمنا دیکھنا

۲۱	پند واعظ سے شگفتہ پارسا بنتے ہین رند قسمت مے مین نہین آغوش مینا دیکھنا	۱۴

پانوٗن پھیلائے ہین وہ تا سر داماں کیا کیا	ناز کرتے ہین مرے چاک گریبان کیا کیا
یار دندان مین تمہارے جو چھپا سو رویا	اشک نے منہ کو چھپایا تہ داماں کیا کیا
دامن دشت بنا سو بار وطن سی مجھکو	کھینچ لائی کشش خار بیابان کیا کیا
غنچۂ دل سی تہ خنجر بران قاتل	بوئے گل بنکے نکل جائینگے ارمان کیا کیا
لطف اوٹھنے نہین دیتا ہے ہم آغوشی کا	ہر شب وصل مین خوف شب ہجران کیا کیا
شادی قتل سی تھا شوق تبسم مجھکو	صورت زخم تہ خنجر بران کیا کیا
نہ کھلا عقدۂ گیسوی صنم واے نصیب	دست تدبیر تنکی ہوکے پشیمان کیا کیا
ناز سے خنجر قاتل کی طرح تقتل مین	میری گردن سی لپٹتا ہے گریبان کیا کیا
روز گھٹ جاتا ہے کچھ ہمت ممسک کی طرح	تنگ کرتا ہے مجھے گوشۂ زندان کیا کیا
کوئی دریا انہین کہتا ہی کوی بارش ابر	دہوکے دیتے ہین مرے دیدۂ گریان کیا کیا
روزہ داران محبت سے حیا کرتی ہے	شام گیسو صفت صبح غریبان کیا کیا
سنکے کچھ میری پریشانی تقدیر کا حال	بنکے بگڑی ہی تری زلف پریشان کیا کیا
لب ملاکر لب خنجر سے ترے او قاتل	مسکراتے ہین شگاف دل نالان کیا کیا

۲۲	پوچھتے کیا ہو شگفتہ چمن عالم مین کیا کہون مین کہ ہے بیرحمی خوبان کیا کیا	۱۲

تیغ قاتل سی بر آئے مرے ارمان کیا کیا	رکھئے سر پہ پس مرگ بھی احسان کیا کیا
دست وحشت نے تکلف جو ہٹایا اسکا	جھک گیا پانو پہ دامن کی گریبان کیا کیا

یاد آتی ہے جو افشان تری پیشانی کی
داغ دیتے ہین نجوم شب ہجران کیا کیا

صورت شمع دکہاتا ہے اندہیرے مین بہار
حسن رخسار تہ زلف پریشان کیا کیا

شوخیان کرتا ہے طفلان سرشکی کی طرح
آگے آغوش مین دامن وگریبان کیا کیا

دم نظارۂ عشاق رلا دیتا ہے
رخ دلبر صفت مہر درخشان کیا کیا

دہن زخم کے مانند ہنسا دیتی ہے
آبلون کو خلش خار بیابان کیا کیا

آمد فصل بہاری سے مرا طائر دل
نغمہ زن ہے صفت بلبل نالان کیا کیا

دست مشاطہ سے اے یار دم آرایش
بنکے بگڑی ہے تری زلف پریشان کیا کیا

چشم دکہلاتی ہے جب جوش مجہے بارش کا
دامن ابر نظر آتا ہے دامان کیا کیا

غیر سے محفل ساقی مین بگڑ جاتا ہون
بار ہا بنکے مزاج بت نادان کیا کیا

۲۳	دم اولجہتا ہے مرا دل کی پریشانی سے اے شگفتہ صفت زلف پریشان کیا کیا	۱۴

پوچہتے ہو حال کیا ایجان دل مغموم کا
مثل عنقائے کمر ہے حوصلہ معدوم کا

خاک ہونے پر نہ چہوٹی عادت سرگشتگی
مٹ گئے پر بہی نہین مٹتا لکہا مقسوم کا

دیکہکر غمگین مجہے کیا پوچہتے ہو حال دل
دائرہ ہے دیدۂ تر مطلب معلوم کا

دیکہئے نظارۂ ابروئے قاتل کیا کرے
سامنا ہونے لگا ہے ظالم و مظلوم کا

کس تمنا پر اوٹہائین دل پہ الفت کے ستم
کیا بہروسہ ہے ثبات ہستی موہوم کا

ناز دکہلاتا ہے گہٹ گہٹ کر ترے انکار سے
ہمت ممسک کی صورت حوصلہ محروم کا

تینے زلفونکو جو چہوڑا عارض پر نور پر
فاصلہ جاتا رہا اے یار شام و روم کا

صفحۂ تقدیر کے حرفون سے کیا آگاہ ہون
کچہ نہین مضمون کہلتا راقم و مرقوم کا

غیر کا رہنا نہین اچہا ترے کوچےمین یار
کام کیا باغ جنان مین آشیان بوم کا

مین سمجہتا ہون کہ میرے اشک کی داستان
ذکر جب ہوتا ہے صحبت مین کسی مغموم کا

لوگ دیوانے نہون کیونکر مری آواز سے
صورت گیسو تسلسل کرکے روے یار سے
پرزے کاغذ کے کئے پیچان کبوتر کو کیا

نالۂ زنجیر نارسا ہے مرے حلقوم کا
حال برہم ہے مزاج عاشق مغموم کا
یہہ کہلا مضمون جواب نامۂ مغموم کا

۲۴	نوح کا طوفان نظر آئے شگفتہ یار کو گرد کہاؤن جوش اشک دیدۂ مغموم کا	۱۴

اسقدر جوش تپ ہجر سے لاغر تن تہا
جستجو مین گل عارض کے نکلتا کیونکر
مدتون خواہش مقتول نظر مین قاتل
دم گریہ کہ اشک سے بھر لینے کو
خاک اوٹہتا مژہ تذکرۂ مطلب دل
کیون مکرتا ہے مرے قتل سے قاتل کہ ابہی
دوست پیغام صنم کہتے تھے مین روتا تہا
خون نہ تہا جسم مین شیدائی جگر سوختہ کی
دیکھئے آج دکہاتی ہے مجہے کیا تقدیر
کیا ندامت تہی دم قتل مجہے قاتل سے
کہینچا کیا کوئی شیشے کی طرح محفل مین
رہ گئی لذت باہم کی تمنا شب وصل
پوچہتے ہے کیا ہو شب ہجر کا رونا میرا

ذرہ ریگ پس مرگ مرا مدفن تہا
بلبل روح کو قالب قفس آہن تہا
وا لبسان دہن زخم در مدفن تہا
مردم چشم کو دامان فترہ دامن تہا
صحبت دوست مین بہی خرخشۂ دشمن تہا
خون گواہی کو تری حاشیۂ دامن تہا
ذکر شادی کا مجہے تذکرۂ شیون تہا
شعلۂ تیز زبان دہن گلخن تہا
دوست سے بزم مین کل مشورۂ دشمن تہا
دیدۂ تر صفت اشک تر دامن تہا
مدتون پہلوئے جانان مین مرا مسکن تہا
دوست کا خلق سراپا کرم دشمن تہا
نالۂ بلبل بستان سبب شیون تہا

۲۵	صحبت غیر سے اوٹہتا نہین شگفتہ کیونکر یار کے دست مبارک مین مرا دامن تہا	۱۱

OSMANIA UNIV

اشتیاق دامن زلف چلیپا پڑ گیا
گھٹ گئے ہم صورت توقیر سودا پڑ گیا

پھر بہار آئی خیال جام و مینا پڑ گیا
پھر ہوئی صحبت تمہاری شغل صہبا پڑ گیا

شام غم ہیں صبح راحت کی تمنا خاک ہو
ہاں چراغ زندگی افسوس اپنا پڑ گیا

اب کہاں ہے دیدۂ تر ہیں تقاطر کی امید
مدتیں گذریں کہ دور جام صہبا پڑ گیا

ہیں وہ مجرم تھا کہ پیش یار میرے غسل کو
قطرۂ آب ندامت مثل دریا پڑ گیا

بے تکلف پہلی ہی صحبت ہیں رکے دوست تک
صورت گیسو مراد دست تمنا پڑ گیا

دیکھتے کیا ہو دم آرائش رخسار صاف
آئینہ سے حسن ہیں روئے مصفا پڑ گیا

مرحبا صد مرحبا اے دوری وصل حبیب
جب ہوئے نزدیک ہم وعدی سے وعدا پڑ گیا

ٹھہرا ہی طغیانی گریہ نگر گستا خیان
دامن دریا سے اب اشکوں کا دریا پڑ گیا

ہو چکا اے دل خیال جوشش سرگشتگی
چادر مہ کی طرح دامان صحرا پڑ گیا

۲۶	اے شگفتہ اب نہو دور رمل ہیں دور فکر حوصلہ طبع معلی کا سراپا پڑ گیا	۱۸

ایسا مزاج ناصح نا مہربان نہ تھا
مضمون پند لب سے بہم ہر زبان نہ تھا

کیا شرم تھی جو سر نہ اوٹھانے دیا مجھے
اے روزگار ہیں تو لئے امتحان نہ تھا

ہنگام قتل تیغ دو دم کے طفیل سے
قاتل دہان زخم ہر اک بے زبان نہ تھا

دشمن کا اختلاط ہوا اسقدر پسند
مصروف قلب تذکرۂ دوستان نہ تھا

بعد فنا بھی دایۂ تربت سے خاکسار
امیدوار پرورش استخوان نہ تھا

اب کیون کدورتیں ہیں تری خاکساری
ایسا تو پست حوصلہ یہ آسمان نہ تھا

تھی احتیاط دہر ہیں کیون اہل شہر کو
دیوانہ تیرا کچھ ستم آسمان نہ تھا

پہونچی فراز عرش پہ ہجر حبیب ہیں
کچھ میری آہ کو ادب آسمان نہ تھا

مسند نشین عرش ہیں ابتدا سے ہوں
مجکو خیال پایۂ آسمان نہ تھا

پہونچا کہان کہان نہ ہمارا خدنگ شوق
کب رخنہ دار پہلوئے ہفت آسمان نہ تہا

اوس مہروش کے روئے منوّر کے سامنے
کب شرمسار آئینۂ آسمان نہ تہا

کب آتش الم نے نہ کین سہ بلندیان
کب دود دل غبار دل آسمان نہ تہا

چہایا دہوان تہا آتش آہ فراق کا
اور آسمان حضور تہ آسمان نہ تہا

وہ رفعتین تہین طبع کی آغاز مشق مین
طول زمین شعر مجہے آسمان نہ تہا

ہوتا وصال یار مجہے کیا فراق مین
تیر دعا بہی پردہ در آسمان نہ تہا

مین ابتدا سے آرزوئے زرق مین کبہی
مرہون لطف پرورش آسمان نہ تہا

بنتا تو شامیانہ مری لاش کا ضرور
مین لائق مزاج ترے آسمان نہ تہا

۲۷

یکسان رہی بہار مرے داغ سینہ کی
صرف خزان شگفتہ مرا بوستان نہ تہا

۱۸

ایک ہی جنبش مین لب کے کام اپنا ہوگیا
آج او عیسےٰ ترا بیمار اچہا ہوگیا

ہجر مین سامان مینوشی مہیا ہوگیا
جام آنکہین اشک بادہ قلب مینا ہوگیا

صدقہ دل سے خاکساران محبت کے لئے
نقش پائے دلربا نقش تمنا ہوگیا

جوش غم مین پانوٗن پہیلائے جو اشک چشم نے
دامن مژگان مجہے دامان دریا ہوگیا

جب لکہا کچہ وصف قد یار نوک کلک سے
منضبط ہر شعر مین مضمون اعلےٰ ہوگیا

کوئی بہی سنتا نہین افسوس باغ دہر مین
مدعا سے دل مرا اوس بت کا شکوا ہوگیا

پانی پانی کردیا مجکو وفور شرم نے
آب اشک دیدۂ تر آب دریا ہوگیا

وقت گریہ بند ہگیا اوس شعلہ رو کا جب خیال
جو گرا اشک آنکہ سے دامن پہ چہالا ہوگیا

گم ہم صحبت کے مزے ہمنے اوٹہائے ہوکے سرد
بر مین جب درد جگر معشوق اپنا ہوگیا

کچ اداؤن سے خیال راستی تہا اس لئے
سیدہی باتون مین مزاج یار ٹیڑہا ہوگیا

اسقدر کہینچا کشید آرزوئے دید نے
حلقۂ لطف رہ مین وہ روئے زیبا ہوگیا

اوٹھ گیا پردہ حیا کا بے تکلف ہو گئے — لب سے ہم آغوش جسدم جام صہبا ہو گیا
یار نے آئینہ دیکھا مینے دیکھی زلف یار — اوسکو سکتا ہو گیا تھا مجکو سودا ہو گیا
بعد مردن حلق سے دم بھر جدا ہوتا نہین — طوق آہن حلقۂ زلف چلیپا ہو گیا
اسقدر طوفان اوٹھایا اشک کے سیلاب نے — چشم کا حلقہ ہر اک گرداب دریا ہو گیا
اوسکا قامت دیکھکر تسلیم اور تعظیم کو — بید مجنون ہو گیا خم سرو سیدہا ہو گیا
حال زاری جب لکھا اوسکو تو اشک کلک سے — قطرۂ مضمون بڑہا ایسا کہ دریا ہو گیا

۲۸ — اے شگفتہ اور لکھہ بحر رمل مین اک غزل
کاش تجکو بندش مضمون پہ دعوی ہو گیا — ۹

دال دلبر کا دم تحریر دہوکا ہو گیا — جب سرے سے تے کلک کو ہزا سی اولٹا ہو گیا
گرد ہو کر یار کے آگے جو اولٹا لفظ گرد — آنکھہ سیدہی ہو گئی ایسا تماشا ہو گیا
لام نے تک آنہین سکتا بناوٹ کیا کرون — میم سنت مجکو میرے مدعا کا ہو گیا
لب کو کروٹ راحتون سے دی زبان کلک نے — بل ہوا ثابت اونہین یہ رنج دونا ہو گیا
بے و واو سین سے دینے مین کیون آئی شین سے — آپ کو یہ حرو سین ولون کا غرا ہو گیا
پوچھتے کیا ہو حروف گریۂ بیدکا حال — مجکو دال دیدۂ تر دال دریا ہو گیا
اشک آسا ساتھیا ہم دم او لشکر لیگئے — شیشۂ دل دُرد غم سے صاف اپنا ہو گیا
ہے و جیم و رے نے غین و میم یہ مجکو دئے — میرے قامت کا الف خم کہا کے حمزا ہو گیا

۲۹ — اے شگفتہ صنعت حرف تہجی کر معاف
امتحان طبع عالی خوب افشا ہو گیا — ۱۱

بے سبب مجھسے ہوا یار ستمگر ٹیڑہا — نظر آتا ہے مجھے اپنا مقدر ٹیڑہا
ہجر کی شب سے کے ستم سے الف قامت کو — کر دیا صورت حمزا لب بستر ٹیڑہا
مانع قتل کنہگار نہوا کبہا کو کی — کچھہ تو فرمائیے کیون آج ہے تیور ٹیڑہا

صورت قامت شمشاد رہون کیا سیدھا
بید مجنون کی طرح سے ہے تن لاغر ٹیڑھا

شعلۂ آہ سے جب تک نہ جلا وُنگا اسے
ذہنگ چھوڑے گا بھلا چرخ ستمگر ٹیڑھا

کاہش جسم نے بخشا وہ رگونکو جلوہ
کہ بنا صفحۂ تن پر خط مسطر ٹیڑھا

سامنے روے منور کے ترے اے مہرو
چہرۂ ماہ نظر آتا ہے اک شر ٹیڑھا

راست بازان محبت کی صفائی کیا ہو
مثل تیغ نگہ تیز سے خنجر ٹیڑھا

بار خاطر جو ہوا صحبت میخوار ین مین
منہ سے ساقی نے لگایا دہر ساغر ٹیڑھا

بہر تسلیم ہوا میری طرح گلشن مین
دور صرصر سے ہر اک نخل گل تر ٹیڑھا

۳۰	بار احسان الم سے صفت پشت فلک اے شگفتہ ہے ہمارا تن لاغر ٹیڑھا	۱۰

عارض پہ خم زلف کا لانا نہین اچھا
اک جا سحر و شام دکھانا نہین اچھا

ہو قفل دہن عشق مین اوس غنچہ دہن کے
بلبل کی طرح شور اوٹھانا نہین اچھا

سرگوشیان دامن سے کرے زلف نہ ٹہرکر
عنقا سے کہر دام مین لانا نہین اچھا

سمجھو تو ذرا دل مین کہ نازک ہے زمانہ
اغیار کو پہلو مین بٹھانا نہین اچھا

فرماتی ہین جب ہوتا ہون مین وصل کا خواہان
سوتے ہوئے انسان کو جگانا نہین اچھا

ہر دم نہ ستا دلکو خیال شب گیسو
سالک کو تو دیوانہ بنانا نہین اچھا

اوشعلہ جبین غیر سیہ بخت سے ہنس کر
مثل شمع زار رولانا نہین اچھا

پہلو مین اشارونسے رقیبون کو بٹھاکر
فتنہ کی طرح ہمکو اوٹھانا نہین اچھا

ہر بات مین غیرون سے بہم کرکے اشارے
آنکھون کی طرح یار لڑانا نہین اچھا

۳۱	دل گیسوے خمدار مین الجھا کے شگفتہ سر رفتہ بلا سر پہ اوٹھانا نہین اچھا	۱۱

کبھی منہ تیری زلف گرہ گیر کیون کپیا
پھر سودہ ہوے سلسلہ خرقہ تدبیر کیون لیا

بنتی نہین ہے کوئی تدبیر کہون کیا — بے رحم ہے مزاج بت بے پیر کہون کیا
مضطر کیا ایسا مجھے بیتابی دل نے — مین آپ بنا وصل کی تدبیر کہون کیا
ہنستے ہین جو زندان مین مرے آبلۂ پا — رو دیتا ہے ہر دیدۂ زنجیر کہون کیا
سیدہی ہی جو لکھتا ہون تو ہو جاتی ہے اولٹی — تدبیر ہے کج صورت تقدیر کہون کیا
کر دیر نہ اے قاتل بیرحم پلا دے — ہون تشنۂ آب دم شمشیر کہون کیا
جز حال شب ہجر نہین لب پہ مرے اور — پھر تو ہی بتا اے بت بے پیر کہون کیا
اوس بت کو ہے جلنے مری گویائی پہ غصہ — خاموش ہون مین صورت تصویر کہون کیا
ہمدوش لب لعل ہو کیا ہجر کا احوال — سنتا ہی نہین وہ بت بے پیر کہون کیا
بڑھکر صفت حوصلۂ دل ترے آگے — گھٹ جاتا ہون مین صورت تصویر کہون کیا

۳۲	اک غنچہ دہن سے ہے تعلق جو شگفتہ چپ ہون صفت بلبل تصویر کہون کیا	۱۳

شکستہ چھوڑ کر یہ دل ہمارا — کدھر جاتا رہا قاتل ہمارا
نہین ہے آپ سے انکار ہمکو — پسند آئے تو لے لو دل ہمارا
جو جی چاہے کرو حاضر ہین سب مین — تمہارے ہاتھ مین ہے دل ہمارا
نئی ہٹ ہے وہ کہتے ہین بگڑ کر — تری آغوش مین ہے دل ہمارا
ذرا دیکھو تو آکر رو رہا ہے — ہماری بیکسی پر دل ہمارا
نہ سینہ مین نہ پہلو مین نہ بر مین — الٰہی کسطرف ہے دل ہمارا
کسی پہلو نہین آرام دیتا — بلا سے جان ہوا ہے دل ہمارا
وہ کیونکر وصل مین راحت نہ دیتے — مصیبت آشنا تھا دل ہمارا
ذرا ہمکو بھی دکھلا دو نہ رخ اپنا — ترستا دید کو ہے دل ہمارا

نہین امید آسانی کی تمکو + ہوا مشکل دم مشکل ہمارا
تمہارے لطف سے ہوتا ہے آسان ... نہین عقدہ ہے کچھ مشکل ہمارا
ادہر لا خنجرِ خونخوار اپنا ... براے مدعا قاتل ہمارا

۳۴	کسی گل پیرہن کی آرزو سے شگفتہ ہے دل ہمارا	۱۷

تمارا رعب جو وصلت مین میری جان ہوگا ... دہن مین حال مرا صورتِ زبان ہوگا
بسانِ ہوش جو پہلو سے تو روان ہوگا ... متاع صبر مرا صاف رایگان ہوگا
یہ ضعفِ قلب جو قفلِ لب و دہان ہوگا ... زبان حال سی غم کا مرے بیان ہوگا
ڈرو نہ منہ سے نکلنے دو مرے دودِ جگر ... یہ جمع ہوکے بہی ہمزاد آسمان ہوگا
کرے گی آپ سے باتین لحدِ پس مردن ... دہان قبر بہی گویا مری زبان ہوگا
اسی طرح جو رہا شغل خامشی اسکو ... دلِ حزین بہی مرا خاطر بتان ہوگا
تمہارے غم کی طرح منہ چھپائیگا جو کبھی ... کنارِ قلب مین دردِ جگر نہان ہوگا
کرینگے آپ جو بیداد سرفرازی سے ... غبار جسم مرا گرد آسمان ہوگا
گلے ملینگے وہ غیرون سے سامنے میرے ... الٰہی خیر کہ الفت کا امتحان ہوگا
نہ کھوئیے اسے آزردہ ہوکے ہاتھون سے ... گلو مین نالہ مرا رک کے رایگان ہوگا
تری گلی سے اکیلا نہ جاؤنگا اوٹھکر ... پسِ جنازہ تمنا کا کاروان ہوگا
یہی جو آتشِ فرقت کی سرفرازی ہے ... تو دودِ آہ گلوگیر آسمان ہوگا
وہ تیر آکے ملے گا ضرور گوشے مین ... قد سہی جو مرا صورتِ کمان ہوگا
کہا تو مان نہ سین اسکے لب ابھی جراح ... تبسم دہن زخم رایگان ہوگا
بہار گلشنِ عارض ہون کیا ہی اندیشہ ... ہزار بار اگر موسم خزان ہوگا
کہا جو حال کسی نے مری خرابی کا ... تو سنکے کہتے ہین منہ پہیر کر کہ ہان ہوگا

٢٤	فغان بھی آہ شگفتہ مین کر نہین سکتا یہی گمان ہے کہ وہ اور بد گمان ہوگا	١١

میرے دل مین ہے سکون ہجر کسی کی یاد کا
شاد ہو کر ہجر کی شب ہیوں بت پیر نشین
سخت جانی سے مری شرمندہ ہو کر وقت صبح
ورنہ گند ہوگا نہین خدمت گذاری سے تری
قامت بالا دکھا کر ایکدن اے سرو قد
تم تو کیا ہو ہل اوٹھین گے ساکن ارض و سما
دم زدن مین ٹیکے مٹ جاتا ہے مانند حباب
آپکے قد کے مقابل خود سری سے ہو سکے
توڑتا ہون دم پھڑک کر مرغ بسمل کیطرح
التفات شومی تقدیر بد سے آجکل

لطف سب بھولا ہوا ہون گلشن ایجاد کا
دیکھتا ہون رنگ کیا کیا خاطر ناشاد کا
قتل گہ مین کند خنجر ہو گیا جلاد کا
اپنا شیوہ ہے بجا لانا ترے ارشاد کا
دیکھی تعظیم دینا باغ مین شمشاد کا
شور سن سنکر ہمارے نالہ و فریاد کا
کچھ بھروسا ہے نہین انسان بے بنیاد کا
حوصلہ اتنا نہین اے سرو قد شمشاد کا
فصل گل مین صید ہو کر پنجۂ صیاد کا
طور کچھ بے طور ہے اوس بانی بیداد کا

٢٥	شعر گوئی کے طریقے سے نہ تھا آگاہ مین + اے شگفتہ فیض ہے یہ حضرت اوستاد کا	٦

گستاخ ہوے ہاتھ جنون جوش پر آیا
رک رک کے گئی بار نوالے کی طرح سے
ملجائیگا دامن کے گلے طوق گریبان
لپٹا ہی لیا ہجر کی شب مین وسو خوف
فرسودہ ہوے ہاتھ اخمض تدبیر کے ارمان

پابوسی دامن کو گریبان اوتر آیا
آب دم شمشیر گلو مین اوتر آیا
سودا سر زلف اگر جوش پر آیا
آغوش تصور مین جو وہ سیمبر آیا
جب یاد ترا عقدۂ سوفار آیا

٢٦	صدقے دل بیتاب کیا ہمنے شگفتہ جب یار پری رو مرے پیش نظر آیا	١٨

سرجھکانے کی کرے فصحت بدن خو پیدا ٭ ربط کر لیگا مرا کاسۂ زانو پیدا
صورت آئینہ شفاف ہی پشت اوس بت کی ٭ دیکھی چشم حقیقت سی تو ہو رو پیدا
اپنے رونیکی حقیقت جو لکھون مین غمگین ٭ ہو ہر اک دیدۂ تحریر سی آنسو پیدا
صورت تیغ دکھاتا ہی مجھی ہر مصرع ٭ شعر مین ہی جو صفات خم ابرو پیدا
دور فرقت مین تجھی شاہد پنہان سمجھون ٭ درد دل ہو مری پہلو مین اگر تو پیدا
صحبت اشک نہین نوک مژہ سی بیوجہ ٭ سوزش عشق سی ہی آبلۂ مو پیدا
یاد کاکل مین تری رخ کے خیال آتے ہی ٭ صاف ہوتا ہی چراغ شب گیسو پیدا
کیون نہو چشم فسونگر کا تمہاری شہرہ ٭ چشم بد دور ہی کیفیت جادو پیدا
بندش شعر فصاحت سی ہو کیونکر خالی ٭ ہے مری فکر مین کیفیت اُردو پیدا
ابرو مین نہ دم قتل کہین بل آئے ٭ جنبش تیغ مین ہے جنبش ابرو پیدا
ظلم اوٹھالونگا مین بصورت احسان سر پر ٭ آپکا ہی تو مری قلب پہ قابو پیدا
واہ کیا صاف ہے آئینۂ تصویر ترا ٭ عکس زانو سی ہی ترکیب دو زانو پیدا
جب لکھی نظم مین کچھ شاہد مضمون کی صفت ٭ سو طرح شعر نے کی صورت گیسو پیدا
زلف برہم کی توجہ سی صد افسوس ٭ ہوگیا آئینۂ دل مین مرے مو پیدا
استعداد وصل کی مشکل نے دکھلا یا شب وصل ٭ ہوگئے دیدۂ امید مین آنسو پیدا
دل مین خال رخ جانانکا تصور ہی نہین ٭ گھر مین اللہ کے ہی مسکن ہندو پیدا
ہوگیا صاف مرے تن کی قبا پر دم وصل ٭ بار عکس شکن زلف سی الو پیدا

سنہ ۱۲	صورت غنچہ شگفتہ ہو شگفتہ دل زار گر کرے چشم تصور مین ترا زانو پیدا	۱۵

راز مخفی مجھ میرا غیرت افشا کیا ٭ خیر یہ تجھکو رسوا کر دیا اچھا کیا
کون کہتا ہی کہ لو آگئے میری سامنے ٭ کس گھڑی کس وقت مین آپکا شکوا کیا

پوچھئے مجھسے نہ اپنی بزم عشرت زا کا حال | آپ تو ہنستے رہے غیروں سے میں رویا کیا

آب شمشیر دو دم سے زخم دامندار کے | بے تکلف پہول اپنے جسم پر پہنا کیا

جو کہا تمنے تمنا سے بجا لایا اوسے | کب نہیں مینے تمہارا ای صنم کہنا کیا

لے لیا سوتے میں بوسہ اوس بت چالاک کا | ای دل گستاخ تو نے کام یہہ بیجا کیا

خاکسار عشق صادق تہا زمین دیر پہ | صورت نقش قدم بن بیکے میں بگڑا کیا

کہینچ لائی جب کشش دل کی اوسے آغوش میں | دیر تک مثل عروس نو وہ شرمایا کیا

اک بت نا آشنا سے آشنا کر کے مجہے | حضرت دل آپ نے کس کس طرح رسوا کیا

دم ہمارا کیا کوئی تہا وعدۂ وصل حبیب | صبح سے تا شام روز ہجر میں ٹوٹا کیا

زیر خنجر خانۂ مقتل میں وقت قتل میں | چہرۂ قاتل کو چشم زخم سے دیکہا کیا

ہجر جانا میں سمجھکر شاہد پنہان اسے | مدتوں درد جگر سے دل کو بہلایا کیا

حضرت دل اک بت بیرحم پر مفتوں ہوئے | بیٹھے بٹھلائے شگوفہ اوریہ پیدا کیا

مرحبا صد مرحبا ای صرصر آہ و فغان | آخرش تو نے چراغ زندگی ٹھنڈا کیا

۴۸ (267)

اے شگفتہ ہمنے رو رو کر خیال یار میں
اشک چشم تر سے پیدا دمبدم دریا کیا

۱۴

ہجر میں دل کے بہلنے کا یہ سامان سمجہا | ہوس وصل کو میں شاہد پنہان سمجہا

بدحواسی کا شب وصل یہ احسان سمجہا | خندۂ چاک قبا خندۂ جانان سمجہا

آگیا میری طرح عشق کے حلقہ میں جو یہہ | دائرہ حسن کا خامہ نے گریبان سمجہا

اپنے بیگانے بہی ہیں جمع اوٹھانے کے لئے | میرے لاشے کو تمہارا کوئی احسان سمجہا

سر جہکایا ادب جوش جنون سے اسنے | صدقے دامن کے کہ تسلیم گریبان سمجہا

ہائے بیتابی دل بے ادبی سے کہینچا | دامن دوست کو دشمن کا گریبان سمجہا

مانگ میں اپنی جو سیندور کو جا دی تمنے | میں زبان دہن افعی پیچان سمجہا

واہ ری غفلت الفت کہ مرے لاشہ نے — دہن قبر شگاف در جانان سمجھا
طائر جان قفس جسم سے نکلا دم ذبح — چمن جوہر خنجر کو گلستان سمجھا
قتل کے وقت یہ لپٹی جو مری گردن سے — تیغ جلاد کو میں اپنا گریبان سمجھا
ضعف پیہم کی توجہ سے نہ تھی طاقت چاک — ہاتھ کو اپنے میں پیوند گریبان سمجھا
موسم گل میں گلے آکے ملے عاشق سے — تو ہی اوس گل کو ذرا بلبل بستان سمجھا
تسمہ چھپایا جو تہ دامن گیسو اوسنے — صبح راحت کو میں شام غم ہجران سمجھا

۳۹ ہوں وہ غمدوست شگفتہ چمن عالم میں — جب نظر آیا گلستان میں بیابان سمجھا ۱۵

آمادہ ہوکے وصل پہ وہ یار ہٹ گیا — میں اپنی آبرو کی طرح پہلے گھٹ گیا
دریائے اشک آنکھ میں آکر سمٹ گیا — کیا رنگ یار تھا کہ بڑھا اور گھٹ گیا
پھیلا کے پاؤں دامن صحرا کیطرح حیف — زندان میں بھی میں صورت زندان سمٹ گیا
منت نے میری جب اونہیں گستاخ کر دیا — رخ سے نقاب زلف پریشان اولٹ گیا
اللہ ری شوخیاں تری تیر نگاہ کی — ہنگام دید دامن نظارہ پھٹ گیا
مانند طوق زلف گلے میرے وقت قتل — بیتاب ہوکے خنجر قاتل لپٹ گیا
ہیہات بدمزاجی جانان سے وصل میں — پاؤں کی طرح دست تمنا سمٹ گیا
لاغر تھا اسقدر کہ نہ ثابت ہوا اونہیں — سو بار رونگٹے کی طرح سے چمٹ گیا
کیا خیال زلف کہ اب تیغ رشک سے — مدت ہوئی کہ رشتۂ امید کٹ گیا
اونکو بھی شغل آہ مرے ساتھ ہی نصیب — اچھا ہوا کہ درد دل زار بٹ گیا
بیتاب شوق قتل نے ایسا کیا مجھے — میں مثل رنگ تیغ دو سر سے لپٹ گیا
جرات نے کچھ نہ کام کیا حیف پیش یار — مضمون وصل آکے زبان تک پلٹ گیا
کسوقت کی نہ یار سے مینے برابری — اوسکا گھٹا جو لطف مرا پیار گھٹ گیا

ایدست شوق میرے رولا نیکو وصل مین
توبہی عروس نوکی طرح سی سمٹ گیا

۴۰ خوف فراغشتی سے شگفتہ سبق کی طرح
سوبار نام ایزد غفار رٹ گیا ۱۳

کیا اسکی شکایت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا
کچھہ تو مجھے دہشت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

ناحق کی یہ حجت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا
میری تو یہ عادت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

تم گالیان دیتے ہو ہر اک بات مین دیکھو
میری یہ شرافت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

وہ کہتے ہین مجھسے کہ خطا پر ترے حق مین
اتنا ہی غنیمت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

چاہون تو ابہی غیر کو پہلو سے اوٹھادون
پر آپکی دہشت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

دیکھہ اے بت کم گو تری صحبت کے اثر سے
میری بھی یہ خصلت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

بت بنگیا ہون اک بت بیرحم کے ڈر سے
ورنہ مری شامت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

احباب کو سکتا ہے مری کم سخنی پر
مجکو بھی یہ حیرت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

ایجان نہ پوچھو مری چپ ہی کا کچھہ حال
ایسی ہی اذیت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

کہتا جو مین کچھہ حال تو ہوتا او نہین کچھہ رحم
یہ بھی مری قسمت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

کیا تم سے کہون اوس بت طرار کے آگے
میری تو یہ صورت ہی کہ مین کچھہ نہین کہتا

خاموش ہون مجرم کی طرح آپکے آگے
گویا مجھے خفت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا

۴۱ جو دل پہ گذر جائے گذر جائے شگفتہ
پر میری یہ عادت ہے کہ مین کچھہ نہین کہتا ۱۴

جب تک خراش ناخن غم جوش پر نہ تھا
دامن کی بر مین طوق گریبان کا گھر نہ تھا

جب تک خیال رابطہ بت حیلہ گر نہ تھا
پیش نظر معاملۂ درد سر نہ تھا

کیون آرزو سے طرۂ گیسو مین رکھہ لیا
مد نظر حضور مراد دل اگر نہ تھا

سینہ مین بر مین دل مین کلیجہ مین کیا کہون
تیر نگاہ یار کا کس جا گذر نہ تھا

جب راحتین نصیب تھین وصل حبیب کی
درد جگر قریب نہ تھا درد سر نہ تھا

کس بے ادب کی صحبت باہم کی لطف سے
داماں زلف یار حجاب کمر نہ تھا

ہر وقت تمکو حلقۂ پہلو مین دیکھتا
پہ کیا کرون کہ تیر دعا مین اثر نہ تھا

اے شام عشق زلف شب ہجر یار مین
ارمان زیست مثل چراغ سحر نہ تھا

سنتا وہ شوخ حال مصیبت مرا ضرور
افسوس مین مذاق کلام دگر نہ تھا

ہوتی ضرور گوش صنم تک رسیدگی
اے چشم اشک خاص شبیہ گہر نہ تھا

کہتا مین کس زبان سے شب وصل مین حضور
افسانۂ فراق خوشی کی خبر نہ تھا

نکلا نہ ہجر مین قفس جسم سے مرے
کیا تجکو مرغ روح شگاف جگر نہ تھا

اس خوف سے کہ خواب مین اوسکی خلل نہو
نالہ مرا صدای اذان سحر نہ تھا

۴۲	رکھتی مجھے عزیز **شگفتہ** وہ کسطرح ہین بندۂ خدا تھا لحاظ کمر نہ تھا	۱۵

جو حسن و عشق کا ہو وزن امتحان ٹھہرا
وہ بید ہین نظر آیا ہین بیزبان ٹھہرا

ادہر لحد نے کشش کی اودہر تری دل نے
جنازہ ہو کے گلی مین تری رواں ٹھہرا

ترے خیال مین اے شام گیسوی جاناں
سرشک چشم کا دامن پہ کاروان ٹھہرا

الٰہی خیر عدو کا ہے رشک سینے مین
مکان جسم مرا غیر کا مکان ٹھہرا

خیال راحت وصل حبیب بنکر حیف
غم فراق مرے دل مین مہمان ٹھہرا

الٰہی کثرت فریاد سے نہین گہٹتا
فراق یار مجھے عمر جاودان ٹھہرا

نصیب وصل بت نوجوان ہے پیری مین
وہ تیر ہاتھ لگا جبکہ مین کمان ٹھہرا

نظر مین ساکن ارض و سما کے اے ظالم
شبک ہے وہ جو تری طبع پر گران ٹھہرا

ہماری عمر کی کشتی کا بحر الفت مین
کیا کشش نفس سے بادبان ٹھہرا

مجھے بھی سیر گل تر نصیب ہونے دے
ذرا تو صحن گلستان مین باغبان ٹھہرا

ہوئی جو عالم وحشت مین جستجو تیری
کہان کہان نہ پھرا مین نہین کہان ٹھہرا

اوٹھا نہ گر کے کبھی فرش خاک سے ہرگز
مری طرح مرا آنسو بھی ناتوان ٹھہرا

مدام خوف اسیری نہ کیون نصیب رہے
قریب پنجۂ صیاد آشیان ٹھہرا

خدا کی شان کہ پیری مین دل لگانے سے
مین اپنے یار کے نزدیک نوجوان ٹھہرا

۴۳
کھلین گے بندش الفاظ صاف سے جوہر
کوئی سخن کا شگفتہ جو قدردان ٹھہرا
۱۴

پوچھتا ہے اے بت بے پیر کیا
کیا کہون ہے رنج دامنگیر کیا

کیون خفا ہو مری قسمت کی طرح
کچھ کہو تو ہے مری تقصیر کیا

لے رہا ہے محفل دلدار مین
شمع کے بوسے لب گلگیر کیا

عشق مین اک غنچہ لب کی کیا کہون
چپ ہون شکل بلبل تصویر کیا

تیر آہ شعلہ زا کے سامنے
اے صنم بنیاد چرخ پیر کیا

بے تکلف ہر دہان زخم سے
بوسے لیتی ہے زبان تیر کیا

صورت کر یار کی ہر بات مین
منہ سے کہہ اوٹھتا ہون مین دلگیر کیا

حیف بڑھ بڑھ کر نگاہ یار مین
گھٹ گئے ہم صورت توقیر کیا

جلد اوٹھا لا خنجر خونخوار کو
قتل مین قاتل ہے اب تاخیر کیا

ایک یار نوجوان کے عشق مین
دیکھئے دکھلائے چرخ پیر کیا

میرے جی اوٹھنے کی اے عیسی نفس
ذہن مین ہے آپ کے تدبیر کیا

عزم قتل عاشق جانباز سے
فائدہ ہے اے بت بے پیر کیا

خانہ زندان مین میرے اشک کی
قدر جانے دیدۂ زنجیر کیا

۴۴
اے شگفتہ اوس بت طرار سے
پیش جائیگی مری تقریر کیا
۲۲

شعلہ ہی اشک تر سے دیدۂ غمناک کا — خشک دامن کیا نظر آسے مری پوشاک کا

بخل ساقی سی اوٹھی کیا لطف آب تاک کا — ہے دہان شیشۂ می مین نوالہ کاک کا

عکس لب سی دست رنگین مین ترا ای سرخرو — رنگ مثل شاخ مرجان ہوگیا مسواک کا

دو کا خون ہوتا ہی ظالم ظلم پیہم سی ترے — ایک میرا ایک میری خاطر غمناک کا

شکل تصویر تصور ہم زمین دہر پر — دیکھتے ہین رقص کیا کیا گردش افلاک کا

بندہ پرور غیر کی آنکھین چھپانی کیلئے — کھینچیے ہنسکر نہ دامن مجھ گریبان چاک کا

دیکھے مٹی مر مٹے کو اپنے کہتا ہی وہ شوخ — خاک سی ہوتا ہی ہم آغوش پتلا خاک کا

ساتھ میرے آرزو میری بھی ہی او شکار — کام کیا راہ محبت مین مجھی اشتراک کا

اوڑ کے جائیگا کہان وہ شہسوار بادپا — صید ہیکر بونگا بوسہ دامن فتراک کا

غیر سے ہو ربط الفاظ و معانی کی طرح — ظاہر و باطن یہ مضمون ہی بت چالاک کا

مٹ گئے پر بھی نہ چھوٹا گردش بیجا سی ربط — ڈھونڈلا صحرا مین پھرتا ہی ہماری خاک کا

گریۂ بیحد سی طوفان کر نہ پیدا چشم تر — غرق ہو جائیگا نقشہ روح کی املاک کا

مثل نقش پا عداوت سی زمین دہر پر — کیون مٹاتا ہی نشان انسان مشت خاک کا

بے تکلف ساکن کونین ہوتی ہین مقیم — دامن محشر ہے سایہ یار کی املاک کا

اپنے کوچے مین رقیبونکو نہ جا دی ای صنم — باغ مین رکھنا نہین اچھا خس و خاشاک کا

جوش شوق دید چشم مست ساقی مین مدام — شغل رکھتا ہون تہ دل سی شراب تاک کا

قتل گہ مین تشنہ کام محبت کے کبھی — تا گلو آیا نہ پانی خنجر سفاک کا

کون گذرا آسمان پر شہسوار مہروش — ماہ نو بھی نقش پا ہی توسن چالاک کا

پانی پانی آبرو اسکی نکرا ای بحر حسن — دم اوکھڑ جائیگا نہ آب تیغ کے پیراک کا

تیری قامت کی تصور سی دم محشر میں یار — تیر کی صورت نظر آیا الف ادراک کا

[illegible] — جا سے ارمان دل مین مسکن ہی غم [illegible]

۴۵	اے شگفتہ باصفا ہین جب سو راہ عشق مین آئینہ ہے دل ہمارا حسن روے پاک کا	۹

مضمون عشق ذہن ستمگر مین آگیا
دریا سمٹ کے حلقہ ساغر مین آگیا

ہنگام ذبح جسم سے گستاخیان جو کین
دھبا لہو کا دامن خنجر مین آگیا

آنکلا تیرے سامنے کیا پوچھتا ہے یار
کچھ اس گھڑی بھی دل مضطر مین آگیا

گر تجھکو التفات نہ تھا اوسکے حال پر
یون رقیب چھپ کے تری گھر مین آگیا

کھینچا شہید عشق نے اوسکو تو قتل دار
بیتاب ہو کے یار مری بر مین آگیا

مانند گرد باد جو کی سب نے گردشین
چرخ خمیدہ دیکھکے چکر مین آگیا

یہ تھی حرارت تن محرور وقت قتل
تھا لا زبان تیغ ستمگر مین آگیا

رونے پہ میرے سنہ روتی لگایا سنگدل
آخر خواص موم کا پتھر مین آگیا

۴۶	اوس سرو قد کے قامت موزونکو دیکھکر خم اے شگفتہ نخل صنوبر مین آگیا	۱۳

تھا جو قسمت مین مری ملنا کف افسوس کا
پاؤن پر گر کر نہ ہاتھ آیا مزہ پابوس کا

مصحف عارض کی بوسونکا تہ دل سے ہے شوق
اس لئے ورد زبان ہے نام یا قدوس کا

برہمی خاطر برہم سے اے صیاد دہر
دل پریشان کر نہ دام زلف کی محبوس کا

آستین مین ساعد سیمین نہ پنہان کیجئے
شمع کافوری پہ شک ہوگا مجھے فانوس کا

کعبہ دل مین نہان ہے جیسے اک بت کا خیال
شور آواز اذان تھی شور ہے ناقوس کا

ایک بوسے کی ہوس مین دو ند صد ہا گالیان
تم غنی ہو تم نہ سیکھو قاعدہ کنجوس کا

اسقدر کہائی ہین گل اوس گلبدن کی لاتین
جسم پر داغ اپنا گلشن ہے دم طاؤس کا

شادمان ہو کر پیٹتا ہے تن نازک سے روز
حسن کی دولت مین حصہ ہے تری ملبوس کا

کام کیا ہمکو ہوئے ناکام تم سے کامیاب
مدعا نکلا نہ کچھ اپنے دل مایوس کا

عہد پیری مین نہ دکھلا غیر کی صورت مجھے کس طرح تم کو ارسطو کی زبان سمجھین نہ ہم دور ساقی مین برابر بخت واژون سے مری		صبح کو منہ دیکھنا اچھا نہین منحوس کا ہر ادا مین رنگ اوڑا دیتے ہو جالینوس کا رنگ دکھلاتا ہے ساغر ساغر معکوس کا

۴۷	اے شگفتہ ہر نفس دنیا کی دمبازی سے ڈر دونون شانون پہ ترے مسکن ہے دو جاسوس کا	۹

نہین بہا اشک چشم رخیر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا
سفینۂ غم کا ہے یہ لنگر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

ہے جسکا ردا اوسکی پشت بہی ہے یقین نہ آئے تو دیکہہ مجھکو
لباس ہستی مرا ستمگر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

ابہی تو ہوگا وہ رہ من رہزن مری قسم جلد شوق اوسکو
لسان تیر صبا ہو چکر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

ہر ایک رگ فرط لاغری سے کہنچی ہے مانند تار مسطر
بدن مرا ایکبان سے ہے مسطر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

بگاڑ پر ہم گہڑی توجہ ملاپ کے تذکرہ سے نفرت
خلاف دستور اوسکا تیور ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

حواس قایم نے میرے مجھکو سرور مے مین یہ دی اجازت
لگا کے ساقی کے منہ سے ساغر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

نہین ہے کچہہ اشتباہ کی جا حضور دیکہین بغور اسکو
یہ ہے فلک پر مہ منور ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

جو منہ پہ تعریف کے سخن ہین تو پیٹہہ پیچہے شکایتین ہین
مزاج کا طور تیرے دلبر ادہر سے سیدہا ادہر سے اولٹا

۴۸	عدم وجود اسکا ہے برابر شگفتہ حیران ہی جہان مضطر ثبوت ہوا اس نہین ہین کیونکر ادہر سے سیدہا اودہر سے الٹا	۱۵!

مجھکو جب تک عشق دندان بت خوشخو نہ تھا
آبروریزی کو کوئی آنکھہ مین آنسو نہ تھا

شل ہو جب تک اسیر رشتۂ گیسو نہ تھا
میرے دل پر اسطرح سے آپکا قابو نہ تھا

کس طرح پہچان لیتے مجھکو عشاق جہان
مدتون تک مین مزاج یار تھا خوشبو نہ تھا

دیکھتے تھے صاف ہم مجھکو نگاہ پاک سے
رخ پہ جبدن تک حجاب دامن گیسو نہ تھا

تیری چشم سحرزا نے اوسکو کامل کردیا
سامری کو اسقدر معلوم کچھہ جادو نہ تھا

گفتگو ہی انس سے ہوتی نہ تھی آزردگی
دہر فانی مین ہین جب تک وش صنم کی خو نہ تھا

شب کو بزم رند مین بنت العنب کی تاک مین
کاسہ بدست تھا ساقی طرحلو نہ تھا

کیا نکلتے جلسۂ ساقی مین دل کے حوصلے
حلقۂ آغوش مین وہ راحت پہلو نہ تھا

ایکدن دیکھا نہ تونے ہاتھہ رکھکر ناز سے
کب مرا بازو ترے دروازے کا بازو نہ تھا

وصل مین حال دل بیتاب کیا سنتا وہ شوخ
مدعائے گنگ تھا انسان گر کی خو نہ تھا

وقت گریہ یاد دندان نے کیا ایسا سفید
گوہر شہوار تھا ہر آنکھہ مین آنسو نہ تھا

رات بھر نہی شل ہوے گا برابر جستجو
تو جو آغوش تصور مین مری گلرو نہ تھا

صحبت بیجا مین آخر وصل کی شب ہوگئی
میرے مطلب کا کسی تقریر مین پہلو نہ تھا

تیغ قاتل سے نہ قاتل قتل مجھکو کرسکا
صورت خال سیہ کب مین تہ ابرو نہ تھا

۴۹	اے شگفتہ مثل بسمل نہین مجھ بیتابیان شب جو پہلو مین مرے وہ راحت پہلو نہ تھا	۱۷

صبح کو یاد جو وہ یار پریرو آیا
منہ دہولانے کیلئے آنکھہ مین آنسو آیا

چاک ہونیکی گریبان نے اجازت چاہی
جس گھڑی دامن صحرا تہ زانو آیا

آب غنچے سے کیا تر گلوے خشک اپنا
یاد جس وقت تمہارا خم ابرو آیا

ہمنے مہتاب کو سمجھا شب تیرہ کا اسیر
پاؤن تک جبکہ ترا دامن گیسو آیا

بارہا ہجر پریرو مین مری آنکھون کو
بوسے دامن کے لئے جب کوئی آنسو آیا

دم تحریر جو کھینچا کشش الفت نے
نامہ بر بنکے مرا یار پریرو آیا

اپنی صحبت صفت بزم سلیمان سمجھا
پر لگائے ہوئے جب یار پریرو آیا

دامن دست کے مانند جو پھیلا شب ہجر
تنگ آغوش تصور مین وہ گلرو آیا

ضبط کر لینگے فصاحت سی مضامین کمر
ہاتھ اگر بندش اشعار کا پہلو آیا

کشتۂ تیغ ادا جانکے اپنا مجھکو
ناز کرتا ہوا مجھ پاس وہ گلرو آیا

عین باران مین گری خرمن دل پر بجلی
ہنس پڑے وہ جو مری آنکھ مین آنسو آیا

دیکھ لی ساقی فیاض کی بس فیاضی
کوئی ساغر مری جانب کو نہ مملو آیا

حیف صد حیف کہ پامال ادا ہین اپنے
رحم تجھکو نہ کبھی یار پریرو آیا

میم منت کا رہا زیر بے الف نون سی ہم
لام بے تک نہ کبھی شکوۂ گلرو آیا

باوفا بنکے نہو دل شکنی پر مائل
قدر گھٹ جاتی ہے جب آئینہ مین مو آیا

گل مین غنچہ نہین درختون مین ثمر ہر شی مین
دیدۂ غور سے دیکھا تو نظر تو آیا

۵۰	بوسۂ عارض انور کے مزے لوٹینگے ای شگفتہ مری بر مین جو وہ مہ رو آیا	۸

شب غم مین خیال آیا جو گیسو کی اندھیرے کا
سویرا ہو گیا اپنا بھروسہ کیا سویرے کا

چھپایا عارض روشن کو جب زلفون مین اوس نے
نظر مین آگیا جلوہ اندھیرے مین سویرے کا

نہ بیٹھو شام کو زلفین بڑھا کر یار کوٹھی پر
کہین سایہ نہو جاوی کہ یہہ ہی وقت پھیرے کا

شب وصلت کی باتو نمین نہ کیونکر شین رہی ہو
لبو نپر ذکر آیا آپ کے غیرو نکی ڈیرے کا

ہمارے طایر جان کا سواد شام ہجران مین
ارادہ ہی خیال شاخ گیسو پر بسیرے کا

غضب دیکھو رسی نفرت ہوئی اللہ ری یہ غفلت
نہین معلوم کچھ افسانہ مرقد کی اندھیرے کا

لئے ہون مین چراغ داغ دل سوختہ بہ تنہائی سے | مکان گور مین استادہ ہی خیمہ اندھیرے کا

۵۱	شگفتہ کوچہ جانان سے جب ہوگا سفر اپنا ملیگا لطف جا کر گلشن جنت مین دیدے کا	۱۱

مین شیدا ہون از بس اے رندو کر جام صہبا کا | گریبان مین مرے پیوند ہو دستار مینا کا

سیہ کاری کا اپنے یہ اثر تھا وصل کی شب مین | ہٹا دامن نہ روئے یار سے زلف چلیپا کا

جنون نے برہنہ پائی کی جب مجھکو اجازت دی | مزہ پایا کف پا نے زبان خار صحرا کا

لب ساحل جو نکلے منہ سے شعلے آہ کے پیہم | ہوا ہر ایک بلا آبلہ دامان دریا کا

شب وصلت مین پرزے کر دیا بخوف الصباحت | تمہارے ناخن انکار نے دامن تمنا کا

جہان مین خاکساران محبت نے دیے تسکین | بنایا نقش جب ایجان تری نقش کف پا کا

جسے خورشید خاور دہر مین کہتا ہی اک عالم | وہ اک پرتو ہی تیرے ماہ وش رخسار زیبا کا

بغل مین یار جاتی ہی وفور راحت دل ہی | تامل کیا ہی ساقی دور ہو اب جام صہبا کا

لکھون گر مین دہان یار کی تعریف تو بیشک | مرے اشعار مین ہو منضبط مضمون عنقا کا

پیو مے پارسائی چھوڑ دو محفل مین رندو کی | کسے دنیا مین دھیان آتا ہی ایجان خوف عقبی کا

۵۲	نہ برہم کیجیے مانند سنبل ہو کے آزردہ شگفتہ دل سے شیدا ہی خم زلف چلیپا کا	۱۱

بحور عشق صنم مین جو مین غرق ہوا | مجھے خیال ذقن قلزم عمیق ہوا

ہزار شکر کہ تنہائیِ شب غم مین | خیال یار پہ پیرو مرا رفیق ہوا

قدم کو راہ نہ دینگے رہ محبت مین + | تمہارا غیر سے ملنے کا اب طریق ہوا

مقیم جیسی ہے دل مین تصور رخ یار | مکان جسم مرا خانہ عتیق ہوا

خطا معاف ہو کیونکر امید آسانی | کہ عقدہ دل مضطر تمہین دقیق ہوا

خدا کی شان کہ ترغیب پیر گردون سے | فراق دیکے مجھے تو مرا فریق ہوا

سوا ترے مرا اسی جوش وحش خانہ خراب
نہ کوئی وادی غربت مین بھی شفیق ہوا

تمہارے نام کی گندیدگی کی خواہش مین
ہر ایک لخت جگر پارۂ عقیق ہوا

چھٹا نہ دامن مژگان سی علین گریہ مین
سرشک دیدۂ تر طفلک لئیق ہوا

ہمارے حق مین بجز دشمنی کے تو اید دوست
نہ باوفا نظر آیا نہ تو خلیق ہوا

۵۳ — شگفتہ طبع معطے کے ربط سے بجدا
تجھے نہ قافیہ اس بحر مین دقیق ہوا — ۱۵

ممنون نگہ لطف کا اصلا نہین ہوتا
مین بندۂ احسان مسیحا نہین ہوتا

دل محو خیال رخ زیبا نہین ہوتا
آئینہ کو آئینہ سے سکتا نہین ہوتا

کسدن دم تحریر ترے رخکی چمک سی
ہر دائرہ شکل ید بیضا نہین ہوتا

کچھ اور ہی صورت یہ ہوئی آپکی صورت
جب سے نگہ شوق کا غازا نہین ہوتا

کیا مجھکو تری چشم کی رحمت سی شفا ہو
قاتل سے کبھی کار مسیحا نہین ہوتا

روئیگی مرے حال پہ کیا زلف تمہاری
اشک آنکھ مین زنجیر کے پیدا نہین ہوتا

اے پردہ نشین پردہ نشینی یہ کہان ہے
پردے سے تو تجھکو کوئی پردا نہین ہوتا

کیون لخت جگر اشک کے ہمراہ نکلتے
ٹکڑے جو مری بر مین کلیجا نہین ہوتا

کیونکر ترے کہنے سی مین کم اشک بہاؤن
دریا تو کسی طرح سی قطرا نہین ہوتا

وہ کاہیکو پاس آکے خریدینگے خوشی سے
سودے کا ہمارے کوئی سودا نہین ہوتا

سید ہی نگہ یار ہو کیا وصف مژہ سے
نشتر سے عدم تیغ کا چھالا نہین ہوتا

رہ رہ کے چبھوتا ہی جگر مین مرے نشتر
اے درد تجھے درد بھی میرا نہین ہوتا

بندہ نہ بنا مکر سے اے بندۂ تزویر
بندہ کسی بندے کا تو بندا نہین ہوتا

یہ مشق ستم ہے کہ ترے دست ستم سی
کس روز ستم اے ستم آرا نہین ہوتا

۵۴	کیا غنچۂ دل برین شگفتہ ہو شگفتہ اوس گل کو مرا ربط گوارا نہین ہوتا	۱۷

ہٹا کر دامن گیسو دکہا دو حسن صورت کا
کہ آغوش مصیبت مین مجہے ارمان ہے راحت کا

مرے نالون سے چہوڑا طور ظالم نے عداوت کا
دعاؤنکو ملا ملبوس دامان اجابت کا

ذرا تو دل کو دل سے ربط ہونے دے محبت کا
مری حاجت سے بر آئیگا مطلب تیری حاجت کا

نہ نکلی منہ چہپا کر یہ گلوئے خشک سے غم مین
مری فریاد نے سیکہا اثر در پردۂ عصمت کا

تمہارا دست نازک آ گیا جب طوق گردن تک
گریبان مصیبت مین ہوا پیوند راحت کا

قد موزون پہ زلفون نے ہواسی کی جو چالاکی
نظر آیا تسلسل صاف آشوب قیامت کا

ہوا ہون منتہی تعلیم پا کر عشق کامل سے
پڑہاؤ ناصح مشفق نہ دیباچہ نصیحت کا

بہت تدبیر کی لیکن نہ نکلا یہ مرے دل سے
الٰہی حوصلہ مطلب ہی کیا اوسکی طبیعت کا

تمنائے صفائی کا نہ کیونکر خون ہوا ظالم
جگر پر زخم کاری پڑ گیا تیغ کدورت کا

ذرا دو ہاتھ مین ہاتھ اے پری پیکر خوشی ہو کر
سر دست آ لگی راحت سے ہو دے وصل راحت کا

گلستان جہان مین ہمکو تجہسا اے گل خوبی
تمنا سے شگوفہ بنگیا ہو نشاخ الفت کا

ہنسی مجہکو نہ آئیگی تمہاری گدگدانے سے
مصیبت آشنا کی پاس ہے کیا کام راحت کا

کرون تدبیر کیا اے ہمنفس کچہہ بن نہین پڑتی
مری جانب سے دل ٹوٹا ہوا ہے میری قسمت کا

گرا جو اشک چشم کلک سے دامان کاغذ پر
نظر آیا مجہے قطرہ مرے آب ندامت کا

جو لکہتا ہون کبہی مضمون راحت یار بدظن کو
دکہا کر آنکہہ کیا کیا گہورتا ہے عین عسرت کا

کرو تیغ نگہہ سے قتل آ کر جان نثارون مین
نکلجائے کہین ارمان مرے دل سے شہادت کا

۵۵	شگفتہ التفات صحبت مضمون کامل سے گذر ہے بندش اشعار موزون فصاحت کا	۸

فرط کاہش کا جو مجہہ تک [illegible]

دیکھ لینا پھر کے دیکھونگا نہ مین تیری طرف
جب کبھی اپنے دل مضطر پہ بس ہو جائیگا

فصل گل ہی وعدۂ فردا انکرا ای گلبدن
بلبل روح حزین کو تن قفس ہو جائیگا

توسن عشق صنم کی گر یہی ہین شوخیان
مزرعۂ دل صاف پامال ہوس ہو جائیگا

اک تری تیغ نگاہ تیر کے پھرنے سی یار
خون دل ہو جائیگا خون ہوس ہو جائیگا

گر یہی ناکامی تقدیر ہے تو دیکھنا
وصل کے وعدہ مین اونکو پیش و پس ہو جائیگا

نالو نکو سولادیگی اگر ... نالو ۲۳ ...
شوخیون پر شور آواز جرس ہو جائیگا

۵۶ اے شگفتہ طائر دل کو اسیری مین ضرور
مونس جان حزین کنج قفس ہو جائیگا ۱۸

تشفی دلکو دیگا دوست بنکر جان مضطر کا
شب غم مین تصور شادی وصل ستمگر کا

الٰہی خیر غم مین جوش اشک دیدۂ تر کا
کرلیگا پانی پانی حوصلہ آب سمندر کا

ترقی پر رہا یوہین جو عشق ابروے دلبر کا
اوٹھا لیو ینگے سر پر شوق سے احسان خنجر کا

حجاب یار کی کیفیتین ہمکو دکھاتا ہی
رگون مین منہ چھپا لینا حیا سے نوک نشتر کا

نکلکر دیکھ چشم زخم سے بیخوف ای قاتل
ہوا ہر اشک جوہر دامن تیغ دو پیکر کا

تمنا سرفروشان محبت کی برآئیگی
نگاہ یار نے سیکھا چلن تیغ دو پیکر کا

خوشی سے ایک دو بوسہ لبونکا ای پری پیکر
میسر ہو مجھے بھی ذائقہ قند مکرر کا

بشکل شانہ ہم بیباک ہوکر وقت آرائش
لیا کرتے ہین بوسہ دامن زلف معنبر کا

بنا دیتا ہی دیوانہ بشر کو یاد گیسو مین
بگڑنا صورت تدبیر تاثیر مقدر کا

ٹہرتا ہر گز نہ شکل زلف دشمن کی عنایت سے
ہمارا حوصلہ کیا دوست تھا حد مقدر کا

مدد ای جوشش فکر رسا استعار موزون مین
سمجھونگا منضبط افسانہ مضمون مقدر کا

دم گریہ خیال آب دندان کی توجہ سے
سر شک چشم نے کیا مرتبہ پایا ہی گوہر کا

... عشق ...
... اے ... مینا آگے تر ہو خورشید کا

طفیلِ لاغری سے خشک ہو کر شوق و صلت مین — ہمارا جسم لاغر رو نگٹا ہی اوسکی بستر کا
سرشکِ دیدہ دریای الم مین غرق ہوئے دیر — نہین ہے کشتیِ عمرِ روان کو کام لنگر کا
تہِ زانو ہی قاتل ذبح ہو کر دست قاتل سے — عروسِ زخم کو دکھلائینگے آئینہ خنجر کا
بُلالو مجھکو بر مین تیغ ابرو کے اشارے سے — نکل جائے کبھی تو حوصلہ مشتاقِ خنجر کا

٥٧	تصور مین کوئی مونس نہین اپنا نظر آتا کہین کس سے شگفتہ حال اپنی جانِ مضطر کا	٥

حسنِ عارض خط شگون سے دوبالا ہوگا — دستِ موسیٰ مین چراغِ یدِ بیضا ہوگا
اثرِ عشق لپس مرگ جو پیدا ہوگا — دوشِ معشوق پہ عاشق کا جنازا ہوگا
جوشِ وحشت مین ادا ہوگی نمازِ وحشت — زیرِ زانو مرے سجادۂ صحرا ہوگا
چُنئے افشان کے ستارونکو قریبِ عارض — پہلوے مہ مین عیان عقدِ ثریا ہوگا

٥٨	رخ دکھلائیگا اٹھکیلیان پیہم مجھکو اے شگفتہ جو خیال بت ترسا ہوگا	١٥

بخت ہے بیدار جیسے کاوشِ تقدیر کا — حوصلہ ہے خوابِ غفلت مین مری تدبیر کا
حسرتین روتی ہین ململ کر گلی ہنگام قتل — زخم ہنستے ہین مری منہ چوم کر شمشیر کا
بارِ احسانِ وصالِ یار کی الطاف سے — سر جھکا رہتا ہے اپنی آہِ بے تاثیر کا
خانۂ زندان مین اپنے دلکی بہلانے کو مین — نالہ سنتا ہون اکثر حلقۂ زنجیر کا
سر جھکایا ضعف نے ایسا اسیری مین مرا — طوق گردن بنگیا حلقہ مری زنجیر کا
او کمان ابرو تری تیر افگنی کی لطف سے — ہے دہانِ زخم مین مسکن زبانِ تیر کا
بے تامل تن سے سر کٹوا دیا جنبش نہ کی — کیا ادب تھا شمع نے بزمِ دوست کو گلگیر کا
تیرے رخ کے سامنے شرما کے او شعلہ مزاج — رکھلیا ہے منہ پہ دامن شمع نے گلگیر کا
اے خیالِ ابروی قاتل تری الطاف سے — محمل دل مین ہے مسکن لیلی شمشیر کا

روز سرگوشی کیا کرتا ہی اوس سے شکل زلف
بے تکلف غل ہمارے نالۂ شبگیر کا

صاف باطن سی نہین ہوتا ہی کار ظاہری
ڈہونڈہنا تقصیر ہی مجرم کی تقصیر کا

عشق نے اک آئینہ رو کی کیا ہی دل مین گہر
بنگیا ہون آئینہ آئینۂ تصویر کا

عشق گیسو کا تسلسل چہوڑدون مین کسطرح
توڑنا آسان نہین ہی رشتۂ زنجیر کا

آرزو سے مجہکو دیکہین ساکنان ارض و سما
حسن بنجاؤن اگر اوس ماہ کی تصویر کا

۵۹	اے شگفتہ سر جہکا کر دل کے آئینہ مین دیکہہ تو اگر مشتاق ہے اوس یار کی تصویر کا	۱۰

مصرعے پہ اونکے مصرعۂ قد کا گمان ہوا
اک طبقہ بیت کا طبق آسمان ہوا

تعلیم پا کے باغ مین صرصر سی اندنون
ہر نخل گل کو شغل نماز خزان ہوا

پہونچا تلاش یار مین بام فلک پہ مین
جب گرد باد دشت مجھے نردبان ہوا

چنتا ہی اپنی جبہہ پہ افشان و مہروش
گردون کو شوق پرورش کہکشان ہوا

کہینچا جو دشمنی سی گریبان کو دوست نے
دامان اشتیاق مرا دہجیان ہوا

کتے سو چاہ خط نکل آئے کہین مرا
یہ اشتیاق آمد فصل خزان ہوا

گرو بنگے کیا گلون کو گلستان دہر مین
رخصت ہوئی بہار نزول خزان ہوا

نالے کرونگا ناصح مشفق کے سامنے
بلبل کو کس گھڑی ادب باغبان ہوا

کسوقت تیری لطف و کرم کی ہوئی نگاہ
کسوقت میرے حال پہ تو مہربان ہوا

۶۰	دکہلا ئینگے بہار کلام فصیح کی گر دہر مین شگفتہ کوئی قدردان ہوا	۲۱

زبان ہی گر نہ شکل گنگ اظہار بلا ہوگا
سکوت مدعا کافی بر آمد مدعا ہوگا

تصور شام فرقت مین جو صبح وصل کا ہوگا
مصیبت آشنا کچہ دیر راحت آشنا ہوگا

شب اندوہ مین دست الم کی گدائی سی
گریبان کی طرح غنچۂ دامان قبا ہوگا

دم مردن سے الفت کی بوسی لینے والونکو
دہان دلربا پیمانۂ آب بقا ہوگا

الٰہی خیر جوشش غم مین وہم بیوفائی سے
مرا نالہ شریک صحبت آہ وبکا ہوگا

تری ایجان کف پائے مبارک کی زیارت کو
تن خاکی مرا مٹ مٹکے چشم نقش پا ہوگا

اُٹھکہ سینہ سوزان سے یاد زلف شبگون مین
حجاب روئے گردون دود آہ شعلہ زا ہوگا

دکہائینگے جو عشق و حسن اپنے رنگ آپس مین
مرے لب پر دعا ہوگی تجہی قصد دغا ہوگا

کشیدن اشتیاق ربط باہم کی ترقی ہے
روادار اذیت خلق یار فتنہ زا ہوگا

وہ عاشق ہون کہ آیات نماز عشق پڑہکر
برائے عاشقان سجادہ اپنا بوریا ہوگا

نکلنے سے ہماری روح کی عصمت نہ جائیگی
برائے پردہ پوشی دامن خنجر ردا ہوگا

دکہائی تو مجہے جلوہ تری حسن میلے کا
ہر اک موئے بدن مرہون احسان عطا

یقین ہے جوشش بیتابیٔ دلکی توجہ سے
متاع صبر پیش یار ورق التجا ہوگا

نہ سوئے عاشقان دیکہا کمان ابرو ستم سے
جگر مین رخنہ گر تیر نگاہ جانگزا ہوگا

شب غم کی عذاب کشمکش سے کیا ڈراتا ہے
بت بیدین ہمارا حافظ و ناصر خدا ہوگا

سنا ہے جلوہ فرمائیگا وہ شاہ حسین آکر
مرا کاشانۂ غم بیگمان دولت سرا ہوگا

نہ گہبرا اے کمان ابرو کہ امید اجابت مین
ترازو پشت چرخ پیر کے تیر دعا ہوگا

جو ایسی سرد مہری کی رہیگی گرم بازاری
فروکش منزل دل مین ہجوم مدعا ہوگا

شب غم مین ہماری مشکلین آسان کرنیکو
تصور التفات دوست کا مشکل کشا ہوگا

تو وہ شاہ دو عالم ہے کہ تیری ذرہ پرور سے
جہاندار و جہان پرور گدائے بینوا ہوگا

۱۶	شگفتہ گر نہین باقی اومنگین مین طبیعت کی تو پہر کیا عہد پیری مین جوانی کا مزا ہوگا	۹

لطف اوٹہے وصل مین کیا لذت مخلوط کا
ذائقہ ہوئے ہوئی مین صحبت مربوط کا

کہینچ لیگا طائر دل کو مری ہنگام صید
دیکہہ لینا دام اوسکے گیسوی ممشوط کا

اشک ٹپکین چشم تر سے کسطرح مجہہ زار کے — لفظ حامل لوٹ رکہتا ہی نہین منقوط کا
دیکہتا ہون خط کشتی سے تیغ کی لطف آلو — خانۂ مقتل مین ہین رخت تن مخلوط کا
دشمنی پر گر یہی گستاخیان ای دل رہین — دوست ہونا غیر ممکن ہی ہیئت مسخوط کا
ہی برش شمشیر قاتل کی کرم سے وقت قتل — کیا مزہ پایا ہے ایذائے تن مجروط کا
لیجئے دل بوسۂ روے مصفا دیجئے — کہینچنا گر ہے مناسب دامن مشروط کا
یار فرماتا ہی سنکر داستان رنج و غم — جانتے ہین خوب مطلب مطلب مفروط کا

۶۲	اے شگفتہ مرحبا اشعار موزون مین ترے دیکہتے ہین لطف کیا کیا بندش مضبوط کا	۱۱

وہ ہرجائی لسان ماہ ہر جا جلوہ گر نکلا — ادہر گہر مین نظر آیا اودہر غیرون کی گہر نکلا
شگاف سینۂ نخچیر سے دیکہہ ہی کمان ابرو — سنان تیر کے ہمراہ دل نکلا جگر نکلا
ہمیشہ دوستی مین دشمنی مرغوب ہی اونکو — بنا کیا آج او لنے صلح کی باتو نمین شر نکلا
لسان شمع مرگ و زیست سے فرصت نہین ملتی — کٹا جب سر مرے تن سے تو پہر اک اور سر نکلا
ہم آغوشی کا کس سے عزم ہے ایجانجان کہدو — کہ ہر حلقہ تمہاری زلف کا طوق کمر نکلا
نہین کمتر رہونگا دیکہہ لینا خوش تماشو سے — اگر مین گنجفہ مین پا کے یاری بیشتر نکلا
ہم دیوانۂ زلف پریرو ہین کہ عالم مین — ہماری چاک دامانی سے کار بخیہ گر نکلا
تمہاری روی آتشناک کی توصیف لکہتے ہین — ہزارون بار اپنے منہ سے مضمون شرر نکلا
کیا ہے قتل کس قاتل کی شمشیر شرر زا نے — کہ خون ہر زخم جسم زار سے بنکر شرر نکلا
نظر آئے کنار بیت مین کیا صورت معنی — دم تخئیل عنقا بنکے مضمون کمر نکلا

۶۳	شگفتہ دیدۂ دل سے نظر کی جب کبہی ہم نے ہنرمندون مین اپنا سا نہ کوئی بے ہنر نکلا	۱۱

خراش ناخن دست الم گر اوج پر نکلا — نظر آئیگا شکل جیب دامان سحر نکلا

کسی خورشید رو کے صبحدم تشریف لانے سے
نصیبت کا مرے دم زیر دامان سحر نکلا

تمہارا دست گستاخانہ آیا تا گلو جسدم
مرا طوق گریبان مثل دامان سحر نکلا

شب اول کی آخر مین جو تم ہنسکر گلا لپٹے
تمہارے لطف کے پہلو مین احسان سحر نکلا

یہ عشق سینۂ خورشید گردون ہاکہ پر چاکی
بشکل دامن عاشق گریبان سحر نکلا

جو وہ آئی مرے گہر مین تو پہر بہی قسمت سے
نہ نکلی آرزوے شب نہ ارمان سحر نکلا

ہمارے ہوش نے گہبرا کی تسلیم رخصت کی
جو اوسکے ساتہ ہو جانیکا سخن وقت سحر نکلا

طفیل آتش اندوہ کی رفعت پسندی کے
مرا دود جگر پیوند دامان سحر نکلا

مین سمجہا یہ بہی ہے آوارگان راہ الفت سے
جو کوئی شخص اپنے گہر سے ہنگام سحر نکلا

تہ گردون بہی گردون پرستی کا مرے دل سے
غبار جسم خاکی چادر ابر سحر نکلا

لڑکپن سے وہ بالا جلوہ گر دیکہا جوانی مین
شگفتہ حسن روے مہروش روے سحر نکلا

۶۴	ردیف باے عربی	۱۷

ساقی دکہا وہ بادۂ احمر کی آب و تاب
اوڑتی ہے جس سے خون کبوتر کی آب و تاب

اوس مہروش کی آب سے بے آب ہو گئی
اختر کی اب ماہ منور کی آب و تاب

کیونکر نہ خون عاشق مضطر مین ہو تڑپ
برق طپان ہے آپ کے خنجر کی آب و تاب

اوس سرخ رو کے رنگ طلائی کو دیکہکر
ہوتی ہے زرد زر و زر احمر کی آب و تاب

ہوتی ہے آب آب تری آب دیکہکر
اے آب اشک آب سمندر کی آب و تاب

اوس مہروش کی وصف مین یہ فکر مہربان
دکہلا رہین شعر مین خاور کی آب و تاب

سرگوشیان کرینگے بت سبز رنگ سے
بن جائیگے ہم زمرد اخضر کی آب و تاب

انسان بیقرار کا کیا اسپہ ہو قرار
یہ عمر بیقرار ہے اخگر کی آب و تاب

کس بے ادب کی بوسۂ پیہم کی مشق سے
بے آب ہوگئی رخ دلبر کی آب وتاب

اے ماہ تیری جبہۂ منور کے سامنے
روشن ہے آفتاب مقدر کی آب وتاب

گستاخ ہوکے زلف کے مانند دیکھئے
لیتی ہے لوسے کان کے گوہر کی آب وتاب

کسدن نہ وقت دید کے بجلی چمک گئی
کسدن نہ تیرے حسن نے اظہر کی آب وتاب

کھلکر کنار جام مین آئے تو دیکھ لین
ساقی عروس بادۂ احمر کی آب وتاب

بے آب وتاب یار کی افشان سی ہوگئی
سیارہ ہائے چرخ ستمگر کی آب وتاب

کس مہروش نے حسن کی اپنی دکھائی آب
اے ماہ تیری چرخ پہ اختر کی آب وتاب

دکھلادے موج دامن گیسو کی عشق مین
موج سرشک موج سمندر کی آب وتاب

۶۵ | وہ روشنی شگفتہ نہین اپنی چشم مین
کیا دیکھین اوسکے روئے منور کی آب وتاب | ۱۷

اشک قلم سے کیجئے تحریر موج آب
سطرین دکھائین صورت زنجیر موج آب

رویا جو پھوٹ پھوٹ کے قاتل کی یاد مین
موج سرشک تھی مجھے شمشیر موج آب

ڈوبے جو اوسکے گیسوی پیچان زمان غسل
ثابت ہوئی ہر ایک پہ زنجیر موج آب

گرحکم ہو تو روؤن مین جی کھولکر ابھی
دامن پہ دیکھئے مرے تصویر موج آب

آیا تھا کون غسل کو جسکے فراق مین
سنتا ہون روز نالۂ شبگیر موج آب

دیکھ شکن جبین عرق ناک پر کھا
خورشید کے ورق پہ ہے تحریر موج آب

دل آب آب کیون ہو اقرار وصل سے
تدبیر مین شمول ہے تقدیر موج آب

اوبجہ حسن آگئہ زمان فراق سے
پہونچی ہے تا گلو مرے شمشیر موج آب

آیا جو بعد غسل لب جو وہ سرو قد
کیا نظر پڑی مجھے تقدیر موج آب

دیکھین جو آپ زلف مسلسل کو دیکھ لب
آئینے مین ثبوت ہو زنجیر موج آب

ساحل پہ کھینچوں آہ جو مین مضطرب کبھی
دریا کی مچھلیون کو بنے تیر موج آب

دامن کی شست شو کا ہوا اشک سرو قصد
جب ہو سکی نہ چشم سے تدبیر موج آب

آنکھوں میں اشک تر نظر آتی ہیں خودبخود — کرتا ہے یار مجھسی جو تقریر موج آب
مشق شناوری سے نہ اسکو مٹائیے — ایجا انجان معاف ہو تقصیر موج آب
پوچھے حباب سے وہی ٹکڑی ہے جسکا دل — ساحل پہ آکے تیز ہی شمشیر موج آب
کسکے تصور رخ روشن کے لطف سے — دکھلائی سیل اشک نے تنویر موج آب

٦٦	آنسو بھر آئے آنکھ میں اوس نے شگفتہ گل رشک آیا مجھکو دیکھکے تقدیر موج آب	١٤

مصرعۂ قد صنم پر ہو سکے مفتوں آفتاب — مطلع ابرو کیا کرتا ہے موزوں آفتاب
وہ دکھائے جلوۂ مہری تحریر نے ہنگام مشق — بنگیا حسن صنم کا حلقۂ نون آفتاب
ساتھ رہتا ہے مہر دل کے نہیں داغ جنون — ایک مہرو کی محبت سے ہے ممنون آفتاب
محفل ساقی کو کس قاتل نے مقتل کر دیا — خون مینا کا ہوا ہے چشم پر خون آفتاب
موج گیسو نے اوٹھائی موج وقت غسل یار — پرتو رخ سے ہوا گرداب جیحون آفتاب
آگ لگجائے زمین پر شور محشر ہو بپا — حلقۂ داغ جنون کو گر میں سمجھوں آفتاب
شکل مہرو ماں عالی رتبہ اکثر وصل میں — منہ پہ رکھتا ہے نقاب زلف شبگون آفتاب
بیت عالم میں وہ اپنی دولت زر کے سوا — دولت دین کو کہاں سمجھا تھا قارون آفتاب
سرخ ہوکر بزم رنداں میں لباس شیخ رو — مطلع مینا سے نکلا چشم پر خون آفتاب
تم نہ بگڑو گر تو گل کھا کر تمہارے سامنے — جسم پر اپنے ابھی صدہا بنا دوں آفتاب
حلقۂ روئے مخطط کی جو کھینچے جا کشش — دائروں کو صفحۂ دامن پہ سمجھوں آفتاب
ہے زمین کا تیرے ساقی عرش اعظم زیر داغ — شیشہ و ساغر کو سمجھا یار گردوں آفتاب
جوشش الفت سے سمجھتا ہے زمین دہر یہ — پردہ ہائے محمل لیلی کو مجنوں آفتاب

٦٧	اے شگفتہ یار کہتا ہے کہ اب کوئی نہیں دن کو وہ خورشید ہے تو شب کو میں ہوں آفتاب	١١

بر ہین یون آتشِ غم سے ہی مرا دل بیتاب
شعلہ اک جیسی ہو شعلے کے مقابل بیتاب

گر میان کرتی ہی اس سی ہی ہوئے غم عشق
ہے مری طرح جو شمع شب محفل بیتاب

نام سنکر مرا غیرونسی وہ فرماتی ہین
نکرو ذکر کہ ہوتا ہے مرا دل بیتاب

اے بتِ عہد شکن حق سی گذر کر تیرا
کہین دل کو نکرے وعدۂ باطل بیتاب

کیا کہین آپکے انکار سی ای راحت جان
روح کی طرح ہی دل ہین ہوس دل بیتاب

صرصرِ شوق سی مٹ مٹکے رہِ الفت ہین
ہوگئے ہم صفتِ گردِ منازل بیتاب

موسم گل ہین تری یاد دلاکر ای گل
دل کو کر دیتی ہی آواز عنادل بیتاب

درد پہلو نے مری خنجر قاتل بنکر
کر دیا آہ مجہی صورت لسبمل بیتاب

موج دریا کے مقدر پہ مجہی رشک آیا
وہ سپئے غسل ہو ہی جب لب ساحل بیتاب

بوسے لیتی ہوا ملکے گلے سے اسو جہہ
زلف ہے آپ کی اے زہرہ شمایل بیتاب

۱۹	مثل سیماب شگفتہ قفس قالب ہین بلبل روح کو کر دیتی ہے مشکل بیتاب	۶۸

تیری آنکھون کا جو دیکہو ای سر خمار خواب
صورتِ نرگس نہ آسے آنکھہ ہین رہکر خواب

گلرخونکے حسن پی اثبات پر غافل نہو
ہے مقام گلشنِ ہستی دلِ بیمار خواب

تیغ کے خنجر کے ماہ نو کے طاق کعبہ کے
مایل ابرو کو کافی ہین یہی دو چار خواب

مایل زلف معنبر ہو گیا ہی جبسے دل
دیکہتا ہون مار پیچان کی برابر یارہ وار خواب

میری آنکھونسی نکلکر انتظار یار ہین
دیدۂ خرگوش ہین جاکر لیا ناچار خواب

گوہر دندان کی الفت ہین ہم اپنی چشم کر
آبرو کی طرح کہو بیٹھی در شہوار خواب

کشتۂ ابرو ہی دل اک یار ابرو دست کا
کیون نہ آئی مجہکو زیر خنجر خونخوار خواب

شام سی وقتِ سحر تک دیدۂ بیدار کو
انتظار یار ہین گذری ہی مثل یار خواب

بخت خفتہ کی توجہ سی پس مردن ضرور
خوب آئیگا لحد ہین ای دل بیمار خواب

عکس خط سبز سے بسمل ہوا ہی دل مرا
میری چشم زخم کو ہی مرہم زنگار خواب

روتے روتے صورت جام شراب زعفران
ہوگیا بیمار چشم یار کو دشوار خواب

ایدل خود رفتہ ہم سے خفتہ بختون کے لئے
وصل کی شب بھی ہی بیشک موت کا آثار خواب

آنکھین دم بھر شب غم مین کہ ہو دل کو قرار
صورت محبوب تو بھی ہوگیا بیزار خواب

جھوٹے وعدے کی شکایت جب کبھی اوس سے کی
ہنس کے فرمایا کہ دیکھا ہوگا شکوہ یار خواب

ایکدن بھی اوسکے گردن سے نہ عاشق کی ملی
مدہ مین کرتی سہے ہمیشہ آپکی تلوار خواب

دیدہ وا ایترہ روزنکی نہ کیونکر بند ہون
زلف گر شب ہی تو عشق گیسوے خمدار خواب

رکھہ نہ آنکھین وا بشکل دیدۂ دیوار دوست
ایکدم آنے دی آنکھو مین خیال یار خواب

اسلیے اہل خرد رکھتے نہین اسکو عزیز
عمر کم کرتا ہی ہر دم کا دل بیمار خواب

۶۹	اے شگفتہ خاک دیدار پریرو ہو نصیب آج کل کرتا ہے میرا طالع بیدار خواب	۱۱

ہے مہربان نہین وہ پریزاد بے سبب
روٹھی ہوئے ہین نالہ و فریاد بے سبب

ہوویگا شاد یہ دل ناشاد بے سبب
بوسہ کرینگے آپ جو امداد بے سبب

سنتا ہی کون کس سے کہین ہم کہ مثل چرخ
کرنے لگا ستم ستم ایجاد بے سبب

سودا نہین جنون نہین وحشت نہین مجھے
پیاسا مرے لہو کا ہی فصاد بے سبب

یہ قابل قیاس نہین ہی مرے حضور
بنجائین غیر آپ کے ہمزاد بے سبب

کرتا ہی ذبح کند چھری سے بہار مین
کرکے اسیر دام مین صیاد بے سبب

اوس شمع رو کی چاہنے والو مین ہم نہین
جلتے ہین مجھکو دیکھکے حساد بے سبب

قاتل نہین کسیکا نہ مجرم کسیکا مین
سر کاٹ لیگا کیا مرا جلاد بے سبب

دلکو مرے ستایا اگر آپ نے نہین
ہین کیون ہوا ہون مورد فریاد بے سبب

تدبیر کیا بنیگی کہ تقدیر کی طرح
بگڑا ہوا ہے یار پریزاد بے سبب

LIBRARY
HYDERABAD

دنیا مین اے شگفتہ بجز کردگار کے
سنتا کسی کی کون ہے فریاد بےسبب

ے	ردیف بائے فارسی	۱۱

کسپہ دل سے مہربان رہتی ہین آپ
ہمسے کہئے تو کہان رہتی ہین آپ

معنی والفاظ کی صورت سدا
گہہ نہان گاہے عیان رہتی ہین آپ

خاک ہو اٹھا جو مطلب کی ہوس
بیزبان ہی سے زبان رہتی ہین آپ

مین سمجھتا ہون جتانے کو مرے
مہر آسا مہربان رہتے ہین آپ

مختصر ہو کسطرح حال رقیب
محو طول داستان رہتے ہین آپ

بلبے جوش بد دماغی کا دماغ
طبع پر اپنی گران رہتے ہین آپ

غیر سے گوشے مین ملنے کے لئے
تیر قد ہو کر کمان رہتے ہین آپ

دشمنون کے ذکر سے مطلب ہی کیا
گر شریک دوستان رہتی ہین آپ

تیغ لیکر عاشق جانباز پر
روز بھر امتحان رہتے ہین آپ

اب امید مہربانی ہو چکی
مہربان نامہربان رہتے ہین آپ

اے	اے شگفتہ خیر تو ہے کس لئے مورد آہ فغان رہتے ہین آپ	۱۰

بنا کے زلف سیہ رنگ کی نقاب مین سانپ
وہ ماہ مجھکو دکھاتا ہے آفتاب مین سانپ

سوال بوسۂ رخسار کر کیا ہمنے
دکھائے زلف کی اوس شوخ نے جواب مین سانپ

تمہاری زلف معنبر کا جب ہی سودا ہے
دکھائی دیتے ہین ہر روز مجھکو خواب مین سانپ

لگا کے ساغر مے منہ سے اوسنے پھینکدیا
جو عکس زلف سے ثابت ہوا شراب مین سانپ

تمہاری مانگ مین سیندور دیکھ لے جو کبھی
لہو اوگلنے لگے عالم شباب مین سانپ

حضور نے جو دم غسل زلف کو کھولا / نمود ہو گئے دریا پہ حباب مین سانپ
نہین ہے لوٹتی عارض پہ اونکی زلف سیاہ / ہے تاب مہر درخشان سے پیچ و تاب مین سانپ
تمہاری زلف پریشان سے ہمکو ثابت ہے / کہ آ گئے ہین زمانہ کے انقلاب مین سانپ
یہ ڈر ہے تیرگی بخت سے کہ وصلت مین / بنین نہ گیسوے خمدار اضطراب مین سانپ

۱۹	شگفتہ نظم مین لکھون جو وصف کاکل کے ہر ایک شعر ہے مضمون کے انتخاب مین سانپ	۴۷

پھر قتل عاشقان مسرور ہو کر دل مین آپ / کیجئے ایجاد کوئی خنجر قاتل مین آپ
جوش شوق قتل سے بیتاب ہو کر دیکھئے / سر بکف جاتا ہون سر خدمت قاتل مین آپ
کیا لگا سر قلم نون ہے کہ مثل قاف قتل / قاف قاتل لام کا محتاج ہے قاتل مین آپ
قتل کرنے سے بدونکے کب بدی ہوتی ہے قتل / قتل ہو جائے اگر کاٹین الف قاتل مین آپ
آپ ہی آکر گلے میرے ملین جسطرح سے / قاف قاتل کا الف سے ملگیا قاتل مین آپ
آ گئی فرط مصیبت کی ستم سے مثل دل / تا ہے راحت گھٹتی گھٹتی پہلوے قاتل مین آپ
مین نئی ترکیب سے بنکر نئی ترکیب قتل / گھر بنا لیتا ہون مثل جان دل قاتل مین آپ
سرخروئی سے لپٹ جاؤنگا مقتل مین ضرور / خون بسمل بنکے مین پیراہن قاتل مین آپ
بوالہوس کی آرزو ہے مین قتل کرنے کیلئے / تیغ کی صورت رہونگا پہلوے قاتل مین آپ
گرمی شوق قضا ہے حضرت دل وقت قتل / دم نہ لینے پایئے گا سایۂ قاتل مین آپ
گر ہمارا قتل کرنا ہی نہین منظور طبع / ڈالئے زنجیر پاے ہمت قاتل مین آپ
جان بری السے نظر آئیگی کیا اے ہمنفس / دو ہین قاتل دیکھئے تو چہرۂ قاتل مین آپ
خانۂ مقتل مین ہر زخم گلو کہتا ہے یہ / چوم لونگا تیغ قاتل سایۂ قاتل مین آپ
قتل ہونا میری قسمت مین جو ہے تو وقت قتل / زور ہو جائیگا دونا بازوے قاتل مین آپ
پھر قتل عاشقان سرمہ لگا کر آنکھ مین / دیکھئے شمشیر قاتل قبضۂ قاتل مین آپ

بیگناہی معجزے دکھلائیگی گر وقت قتل — شرم آجائیگی بیشک خاطر قاتل مین آپ
سرفروشان شہادت کا ادب ہے وقت قتل — سر جھکے تسلیم تیغ ابروے قاتل مین آپ
دست قاتل سے عروس تیغ لپٹے تو گلے — کھولدینگی زخم آنکھین گھر دل بسمل مین آپ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
ای شگفتہ پڑھیے ارکان رمل محفل مین آپ

٧٣ — ردیف ثائے عربی — ١٩

دیکھکر آپ دم تیغ صنم کی صورت — زخم کھالیتے ہین سینہ پہ قلم کی صورت
سر تسلیم خیال الف قامت مین — جھک گیا سر دم تحریر قلم کی صورت
بے تکلف تری شمشیر دو دم سے قاتل — سر کٹا دیتے ہین شانون سے قلم کی صورت
کیا کرین آپ سے اظہار محبت کر کے — شاخ نکلے گی کوئی شاخ قلم کی صورت
پوچھتا کیا ہے مرا حال خوشی سے ظالم — رنج سے دل مین ہے سوراخ قلم کی صورت
کون مانع ہے تجھے باعث تاخیر ہے کیا — کر مرے سر کو قلم یار قلم کی صورت
خاک دیکھین تری رخسار صفا کی بہار — چشم مین نور نہین چشم قلم کی صورت
جو کہینگے وہ کرینگے نہین کچھ شک اسمین — دو زبانین نہین رکھتے ہین قلم کی صورت
خنجر ابروے قاتل کی صفت لکھنے مین — تیغ کی شکل دکھاتی ہے قلم کی صورت
سنکے فرماتا ہے دشنام کا شکوہ وہ شوخ — کیا زبان اپنی کشادی ہے قلم کی صورت
مدتون تیر لگا ہونگے تری کھا کھا کر — سینہ چاکی سے رہا رابطہ قلم کی صورت
مین سمجھتا ہون کرینگے مرا قضیہ مشکوک — ہاتھ مین اونکے ہے شمشیر قلم کی صورت
یار کہتا ہے کہ غیرونکی صفت لکھنے مین — گھس نجائیگی زبان نوک قلم کی صورت
صفحۂ دہر مین کیونکر نہ کٹے سر میرا — مجھکو خالق نے بنایا ہے قلم کی صورت

گو سیہ بخت ہوں لیکن سبب پیری سے
آ گیا زلف کے پہلو میں قلم کی صورت

گریہ جوشش ایذائے غم فرقت سے ہے
اشک آنکھوں سے رواں ہوگئی قلم کی صورت

زخم کیوں منہ سے تری تیغ کے لیں سینہ پر
جسم رکھتے نہیں ہم شگاف قلم کی صورت

پرورش بے غم و اندوہ ہوا اکثر اپنی
پہلوے عارض جانان میں قلم کی صورت

۷۴	گرمی غم نے یہ دکھائی ہے بہار سوکھ کر ہو گئے ہم شاخ قلم کی صورت	۲۲

دکھلا نہ رخ کو زلف سے باہم تمام رات
لپٹے رہینگے شادی و ماتم تمام رات

رو ویگا مجھکو اوس کا اشکوں سے حشر تک
کر کر کے آسمان مرا ماتم تمام رات

کس صبحدم نے آج کیا صبح انتقال
کرتے ہیں لوگ شام سے ماتم تمام رات

کیا جانے کس کے غم میں لباس سیاہ کا
پہنے رہی ہے برق ماتم تمام رات

ثابت ہے یہ تلون طبع حضور سے
دن بھر خوشی رہیگی تو ماتم تمام رات

کیوں مثل صبح ہجر گریبان کروں نہ چاک
رہتا ہے شام وصل کا ماتم تمام رات

پہلو میں گر نہ ہو وہ بت گلبدن تو پھر
ہے نخل جسم دوحۂ ماتم تمام رات

روتی ہے سر کو کھول کے مانند ماتمی
ماتم میں میرے مجلس ماتم تمام رات

فریاد و آہ گریہ و زاری سے ہجر میں
قایم رہی ہے مجلس ماتم تمام رات

تجھ ماتمی کے خانۂ ماتم میں بعد مرگ
ماتم کیا کیا مرا ماتم تمام رات

ہنستا رہا میں شادی وصل حبیب سے
رو یا کیا مقدر ماتم تمام رات

برسا کی اشک ہجر میں اوس گلبدن کے بن
دیکھا کیا ہوں گلشن ماتم تمام رات

نیرنگ سانیوں سے سدا حسن و عشق کے
دن بھر انہیں خوشی ہمیں ماتم تمام رات

بگڑا جو یار مثل مقدر وصال میں
شادی کی جا رہا مجھے ماتم تمام رات

نقش سیاہی لحد تیرہ روز کیوں
دکھلا رہی ہے صورت ماتم تمام رات

کیا صاف تم سے دل ہو کہ غمگین کیطرح سحر
دل کو رہا تکدر ماتم تمام رات

کیونکر بغیر یار نہو ہمکو دہر مین
بزم طرب کی صف صف ماتم تمام رات

کرتے ہین دفع غم مرا غمخوار کی طرح
فریاد و آہ و نالہ و ماتم تمام رات

مجھکو ملا کے جوش عداوت سے خاک مین
کرتے ہین آپ کیون مرا ماتم تمام رات

وہ مردہ دل ہون مین کہ مری انتقال سے
کرتی ہین حسرتین مرا ماتم تمام رات

کہتا ہے حال زار مرا گوش یار مین
مانند زلف نالۂ ماتم تمام رات

۷۵	کیا پوچھتے ہو حال شگفتہ بتائین کیا رہتا ہے شغل نالۂ ماتم تمام رات	۱۱

غزل فارسی

طرق ما بیگانہ کردی اے خیال روے دوست
کعبہ را بتخانہ کردی اے خیال روے دوست

از فیوض آتش تو آبگینم گشت عین
خاک را نورانہ کردی اے خیال روے دوست

بہر تمیز حقیقت عین دانش وانمود
شکر تو غم ترانہ کردی اے خیال روے دوست

راوق انس و محبت دادہ از دست عطا
بیگیان مستانہ کردی اے خیال روے دوست

فی الحقیقت بحر اوزان مدام حسن و قبح
ذہن ما پیمانہ کردی اے خیال روے دوست

اتحاد باہمی حاصل نشد از اتقا
کے بہ برین جرمانہ کردی اے خیال روے دوست

آب را از آب دادہ آب آب اعلی نمود
در صدف کاشانہ کردی اے خیال روے دوست

پاک کرد از ذنب و عصیان قلب ما مثل گدا
طبع ما شاہانہ کردی اے خیال روے دوست

از تو حیرت صورت آئینہ شد آئینہ را
جاے روحم جانہ کردی اے خیال روے دوست

آئینہ ہمشکل آئینہ مصفا ہم نشد
رحمتت بیرانہ کردی اے خیال روے دوست

	اے شگفتہ این بگو از چشم ما غائب مشو گر مرا مستانہ کردی اے خیال روے دوست	

۷۶	ردیف تائے ہندی	۱۵

ہر اک اختر بساط چرخ پر لینے لگا کروٹ
کسی صورت تو لے میری طرف ہی مہ لقا کروٹ

مری جانب کو بدلے گا وہ یار دلربا کروٹ
زمانے کسطرح لے گا جو بخت نارسا کروٹ

ہزارون منتون سی منتون نے کروٹین بدلین
نہ لینی تھی نہ لی اوس بیوفا نے اک ذرا کروٹ

ذرا تو لے مری جانب کو کروٹ کہو لکر آنکھین
شب وصلت بدلنا چاہئے ہی دلربا کروٹ

یہی گر ضعف کامل ہے تو راہ عشق کامل مین
مٹے پر بھی نہ لونگا مین بسان نقش پا کروٹ

لئے کروٹ پڑے رہتے ہین وہ ہوکر خفا مجھسے
شب حاصل مین ہوتی ہی مری حق مین بلا کروٹ

ہماری جیسی ہم جانتے ہین وصل کی شب مین
نہ لینے دیگی ہمکو مثل نقش بوریا کروٹ

شب راحت مین دکھلائی شب غم خفتہ بختی نے
مری جانب سی لیکر سو رہا وہ فتنہ زا کروٹ

مری جانب کو کروٹ لیکے گر مجھسے لپٹ جاؤ
ابھی دینے لگی مری طرح تمکو دعا کروٹ

تمہاری کروٹون کی یاد کر کے ہجر کی شب مین
لیا کرتا ہون بیتابی سی مین لا انتہا کروٹ

مری جانب سی کروٹ لیکے وہ کسطرح سوتے تھے
اونہین کی طرح اونکی بھی ہی پابند حیا کروٹ

بشر کی پشت دکھلاتی ہی رو کو پھیر کر روتے
اگر پوچھو تو بیشک ہی سزاوار سزا کروٹ

ہماری گھر پہ کنکوا اوڑانیکو وہ آوینگے
اودھر کی جب کبھی لیگی ادہر باد صبا کروٹ

مقرر طبع نازک کی تلون سی یہ ثابت ہی
مری کروٹ کو دیگی آپکی اکثر دغا کروٹ

۷۷	جو یون ہین ناتوانی پاؤن پھیلائیگی مرنے پر شگفتہ کنج مرقد مین نہ لینگے ہم ذرا کروٹ	۱۷

طرۂ زلف کو دل سے محبت دیندار نہ کاٹ
پھر اسلام سر لشکر کفار نہ کاٹ

زلف کو رخ کی ضیا کیلئے اے یار نہ کاٹ
روز کیواسطے دامان شب تار نہ کاٹ

پیش اغیار وہ کہتا ہی مری سنکر بات
بات ہر بات مین ای عا

بجل ساقی سی فرماتا ہی ساقی سی مرے — ریش قاضی سی پہی توخوشنودی میخوار نہ کاٹ
کھینچکر کاغذ بادی کیطرح دامن تمیر — تار امید کا اے یار لگاتار نہ کاٹ
دل مین رکہہ رکے طلائی کی مضامین کی طمع — شل ممسک کے سرکیسہ دینار نہ کاٹ
جوشش الفت سی مرے زخم کی بہا ہی کیلئے — اپنے دامن کو پئے مرہم زنگار نہ کاٹ
لفظ منہ دیکھتی ہین چشم دوایر سے ترا — نکتہ بین خط مین مرے شوق کی اشعار نہ کا
جانے مجہہ رند کو دے تاک مین دخت رز سے — محتسب راہ درخانۂ خمار نہ کاٹ
شکل دیوانہ ترے آگے چلا آتا ہون — دوڑکر مجہکو شکل کوچۂ دلدار نہ کاٹ
اک قلم مثل قلم حال بیان کرنے مین — بغیر بالون کی زبان جبر سی جبار نہ کاٹ
کہہ کے افسوس مری مرگ تحیرزا کا — دست افسوس کو دانتون سی وفادار نہ کاٹ
رونین کی آبلۂ پا مرے کیونکر ہنسکر — دشت مین دست جنون تو سر خار نہ کاٹ
چپکے ساقی سی دل زار ہوس مین مے کی — شیشۂ بادۂ گلنار کی دستار نہ کاٹ
پردہ داران محبت کے کہلین پردے — اے فلک چادر لیلائے شب تار نہ کاٹ
رہنے دے سینہ خراشی کی مزونکو قایم — دست اقبال ابہی ناخن ادبار نہ کاٹ

۸	ابتدا صدر سے محذوف ہی گو ضرب عروض پر شگفتہ رمل و خفین کے اشعار نہ کاٹ	۱۱

دیکہہ کر ظلم کی اسے یار طرحدار لپیٹ — اپنی زلفون مین نہ میرا دل بیمار لپیٹ
دوست صادق ہون ترا مین تو دل سی بخدا — دشمنون مین نہ مجہے یار دل آزار لپیٹ
دل عشاق لپٹ جائینگے روغن کی طرح — اپنے سر پر نہ ابہی گیسوی خمدار لپیٹ
ریش قاضی کا گمان ہوتا ہی میخوار ونکو — سر مین دستار نہ اے ساقی میخوار لپیٹ
سرخروئی کی ہوس ہے تجہکو اے قاتل — چادر خون سی مری تیغ قضا ریار لپیٹ
پہر لینے دی شب وصل مین راحت مجہکو — منہ کو شرما کی دوبہ سی نہ اے یار لپیٹ

اے صنم جان کے دیوانہ گیسو مجھکو
پاؤن مین شوق سے زنجیر گرانبار لپیٹ

امتحان تیغ کا منظور ہے تو قتل مین
قتل عاشق پہ کمر یار جفا کار لپیٹ

بت سی بیجا تی مین گستاخیان کیا ہی وہ بت
تشقہ صندل کا لگا جسم سو زنار لپیٹ

سخت جانی مری کہتی ہے یہ قاتل تجھسے
ہاتھ اوٹھا قتل سو رومال مین تلوار لپیٹ

لطف آرام گیا عالم پیری آیا
بستر عیش شگفتہ بدل زار لپیٹ

٨٩	ردیف ثاے مثلثہ	١٠

سیہمان قابل توصیف نہین کیا باعث
درد اب باعث تکلیف نہین کیا باعث

اب وہ اغیار کی تعریف نہین کیا باعث
لب سی ہمدوش ارا جیف نہین کیا باعث

وصف مین مطلع ابروے صنم کے ای فکر
شعر ہوتا کوئی تصنیف نہین کیا باعث

لطف کی مہر کی احسان کی کرم کی ایجان
غیر کے واسطے تخفیف نہین کیا باعث

پارسائی کا خیال آگیا کچھہ کہئے تو
صحبت بلوالہوس حیف نہین کیا باعث

صورت مہر درخشان مرے ویرانے مین
آپ لاتے کبھی تشریف نہین کیا باعث

رنج دیدیکے مجھی یار یہ فرماتا ہے
کچھہ تجھے شکوۂ تکلیف نہین کیا باعث

حال ایذاے شب غم کے سوا ایدل زار
اور قصہ کوئی تالیف نہین کیا باعث

ہو کے مشتاق یہ کہتا ہی سخنور میرا
کچھہ ثنا کے ہو تصانیف نہین کیا باعث

٨٠	اے شگفتہ دہن تنگ بت خوشخو کی اب زبان پر ترے توصیف نہین کیا باعث	١٤

کس سے بیان کرون ستم یار کی حدیث
سنتا ہے کون مفلس و ناچار کی حدیث

سن لیجئے لوگ شوق سے مجھہ زار کی حدیث
بیجا تو لگا جو یار طرحدار کی حدیث

اک روز التفات سے خلوت مین بیٹھکر
کہتے ہین رند بزم مین ساقی کے سامنے
ایجان حدیث زلف معنبر کے سامنے
پہونچا زبان غیر سے مین اوسکی کان تک
روشن ہے مثل مہر منور کے دہر مین
ٹبرہتی ہی جاتی ہے صفت شہر وصال مین
اے یار اسمین سفل و اعلیٰ کا فرق ہے
بہولا ہوا ہون صورت گل باغ دہر مین
اقرار کی ہوس ہے یہ تمہاری زبان سے
آیا حدیث ہجر سنانے کو جب کبہی
میری حکایت گہر اشک سے سدا

سن لیجئے تو اپنے گنہگار کی حدیث
شیشہ کی جام کی مئے گلنار کی حدیث
ہے بیفروغ نافۂ تاتار کی حدیث
صد شکر سنکے کوچہ و بازار کی حدیث
حسن و جمال و عارض انوار کی حدیث
گہٹتی نہین ہے آپکی تکرار کی حدیث
یکسان نہین ہے کافر و دیندار کی حدیث
سنکر زبان یار سے اقرار کی حدیث
اکثر سنی ہے وصل مین انکار کی حدیث
لے بیٹھے آپ کافر و دیندار کی حدیث
بے آبرو ہے گوہر شہوار کی حدیث

بیباک ہو کے اوس بت نازک دماغ سے
کہدی ہے اے شگفتہ دل زار کی حدیث

۸۱	ردیف جیم عربی	۱۵

ج

پہر کیا ہے چشم کی صورت ترا ایسا مزاج
موبمو کہتا مین احوال طبیعت شوق کو
واہ کیا پاس محبت ہے جو ملتے ہین کبہی
وہ زمین پر بہول کر رکہتے نہین اپنا قدم
بیٹھا بیجرم بے تقصیر ٹیڑہے ہو گئے
بدمزاجی کی شکایت سنکے کہتا ہو وہ شوخ

منتون پر بہی نہین راغب ذرا ہوتا مزاج
اپنی جانب کر مخاطب آپکا پاتا مزاج
پوچہتے ہین مجہسے وہ ہنس کر یہی جیا مزاج
آسمان پر ہے غرور حسن سے اونکا مزاج
ہم تو سمجہے تہے بہت ہے آپکا سیدہا مزاج
بیچدلا ہے تمہاری ہاتہ کیا اپنا مزاج

خیر تو ہے صورت گیسو پریشم کس لئے
برہمی پر آج کل رہتا ہی حضرت کا مزاج

جب کہا اقرار کو انکار کا پایا جواب
بارہا مطلب پہ اپنے آپکا دیکھا مزاج

کب ہوئے ہم فیض لطف یا ہمی سے مستفیض
کس گھڑی ہمکو ترا سیدہا نظر آیا مزاج

گر ہوس ہے بوسۂ روے مصفا کی تجھے
دیکھ لے پہلے تو اونکا ایدل شیدا مزاج

وہ نہ آئینگے کبھی وعدہ پہ اپنے میرے گھر
پادشاہ حسن ہین اونکا ہی بیپروا مزاج

گاہ ربط دوستی ہی گاہ شغل دشمنی
ان حسینون کا عجب ہمکو نظر آیا مزاج

منع کر سکتا نہین ہین کیا مجھے ہی اختیار
غیر سے ملنے پہ راغب ہی جو حضرت کا مزاج

ایدل بیتاب عزم بوسۂ عارض نکر
صورت گیسوے برہم اوس پریرو کا مزاج

ائے شگفتہ کیا کہین اوس یار سیم اندام کا
صورت سیماب ملنے پر نہین ملتا مزاج

۸۲ | ۱۸

گر جگر پیدا کرے مجھ بے جگر کی احتیاج
دل جگر سے سیر کر دے اوس قمر کی احتیاج

بے تکلف حلقۂ آغوش سے لیجائیے
احتیاج دل نہین نے ہے جگر کی احتیاج

بے گھرا ہون مین کسی جا پر نہین ہی ٹھکرا
ڈھونڈہ لیویگی مجھے کیا میرے گھر کی احتیاج

اوڑ کے کیونکر اپنے پہلو مین اوڑا لاؤن اوسے
وہ پری پیکر نہین رکھتا بشر کی احتیاج

آپکے تیر نظر کو نذر دینے کے لئے
ڈھونڈہ لائیگی جگر مجھ بے جگر کی احتیاج

صورت محتاج لیجاتی ہو یا محتاج پاس
ہو کے غالب ہر بشر پر ہر بشر کی احتیاج

فکر کی صورت بنا رہتا ہون اوسکی فکر مین
احتیاج پا نہین مجھکو نہ سر کی احتیاج

لاکھ مین دست و پا مارے کہ فرصت ہو نصیب
ایکدم ہی پہلو سے دل مین نہ سر کی احتیاج

یون تڑپتی خانۂ تن مین مرے آرام سے
احتیاج دل تجھے ہوتی جو ضرر کی احتیاج

طایر تصویر قالی ہون مکان دہر مین
نے ہوس پرواز کی نے بال و پر کی احتیاج

اسپے منہ پر زلف کی لٹ ڈالکر دکھلائیے
ہے اگر عشاق کو شق القمر کی احتیاج

پھر سکین دیکھہ لینگے اپنے ہم ہمزاد کو
ہوگی گر ہمکو سفر مین ہمسفر کی احتیاج

احتیاج راستی نا راست کو کب ہی پسند
ہوگی آہ بے اثر کو کیا اثر کی احتیاج

میرے اشکونکو پیرو لین ہوگئے گیسوئین حضور
ہو اگر سہرے کے لئے سلک گہر کی احتیاج

طایر رنگ پریدہ کا مرے کرکے شکار لیجیے
سیر کب ہوتی ہی شہباز نظر کی احتیاج

جمع ہوئے ہین حسینان جہان گھر مین ترے
کیا تجھے ہے گفتگوئے ہمدگر کی احتیاج

خواب غفلت کی نہین دیتی اجازت رات بہر
ہر مسافر کو دم صبح سفر کی احتیاج

۸۲ اشک کی صورت گرا گر دہر مین جو آنکھہ سے
اے شگفتہ فخر کموتی ہی بشر کی احتیاج ۲۰

گر صحبت باہم نہین منظور نظر آج
پھر کس لئے ہے لب پہ ہم ذکر سحر آج

وہ اوٹھہ کے چلے گہر سے مری غیر کے گہر آج
مین رہگیا جلکر صفت شمع سحر آج

آخر ہے شب وصل ارے شرم نکر آج
ہوتی ہے کوئی دم مین نمودار سحر آج

کیا پوچھتے ہین آپ مری مجہسے خبر آج
کچھہ دم کا ہون مہمان صفت شمع سحر آج

پھر رحم کی ہوگی نہین پھر رحم نظر آج
پھر گل کی طرح نکلینگے ارمان سحر آج

یارب شب کلفت شب راحت کی طرح ہو
دکھلا دے کہین جلد مجھے روئے سحر آج

ہنس دیتے ہین گلزار مین غنچے صفت گل
ملتی ہے جو خوش ہوکے گلا باد سحر آج

کہتا ہے شب وصل مین گہبرا کے وہ مجہسے
دکھلا چکی کیا منہ نہین کمبخت سحر آج

موجہ نہین ہوا مین عاشق کی طرح سحر
آتا ہے نظر چاک گریبان سحر آج

کس غنچہ دہن کا نظر آیا ہے تبسم
خندان ہے ہر ایک گل خندیدہ سحر آج

طول شب فرقت ہے تمنائے سحر مین
ہو جائے کہین اسکی [illegible] نہ سحر آج

لپٹا ہے گلے خنجر قاتل جو خوشی سے
ہنستا ہے [illegible] سحر آج

جو ہین مری وہ مہ ہے نکر چاک نہ ڈالا
آ سے پہنچہ خورشید گریبان سحر آج

پوشاک سیہ جسم منور پہ نہ پہنو
لپٹے نظر آئینگے مجھے شام وسحر آج
بیتاب کیا اور بھی بیتابی دل نے
وہ اوٹھ کے چلے گھر کو جو ہنگام سحر آج
گلزار مین اوس یار گل اندام کے آگے
سرگوشیان غنچون سے نکر باد سحر آج
خون شب ایذا سے مرے دل کی طرح سے
گم ہو گیا کیا نالۂ مرغان سحر آج
ہو کر ترے انکار کی شمشیر سے بسمل
تڑپے ہے مرے دل مین مرا ارمان سحر آج
یاد آ گیا میرا دل صد چاک جو اونکو
دیکھا کئے وہ سینہ شگافی سحر آج

کیون کرتے ہو پیراہن تن چاک شگفتہ
کیا مدنظر تمکو ہوا طرز سحر آج

۸۴ ردیف جیم فارسی ۱۱

چ

دیکھکر زلفونکا تیری اے سراپا ناز پیچ
دل مین کھاتی ہین ہزارون عاشق جانباز پیچ
گٹکری سے وقت گانیکے بت زہرہ جبین
پھانسنے کو دلکی کرتی ہے تری آواز پیچ
جیسے شیدا گیسوی پیچان کا تیری ہو گیا
کیا کہون پڑتے ہین کیا کیا دل پہ بے انداز پیچ
مار پیچان کی طرح مجھسے سمٹ کر یار نے
مجھکو دکھلاتا ہے تیرا فرش پا انداز پیچ
دیکھکر ہمکو ہمارے ہو نہ کیونکر پیچ وتاب
غیر سے کشتی مین کرتا ہے جو وہ دمباز پیچ
وصل کی شب مین لپٹکر ہمسے دکھلا دو ہمین
کون ہے کشتی سکے پیچون مین صنم ممتاز پیچ
آگیا صیاد بنکر طائر دل کے لئے
چھوڑکر شانون پہ زلفونکے بت دمباز پیچ
قتل پر میرے کمر بندی سے مجھے ثابت ہوا
پیچ سے لپٹو ہین پٹکے کے بت دمباز پیچ
کیا تمنا دستی پیرہنی کی ہو تجھسے مجھے
ظلم سے گر کرتا ہے تو ہر بات مین دمباز پیچ
بیچ مین ڈالا جو دل کی پیچ و تابی نے مجھے
بنگیا میری نظر مین غمزۂ غماز پیچ

اے شگفتہ تبلا سے زلف ہمکو جانکر
دود آہ شعلہ زا کرتا ہے بے انداز پیچ

۸۵	ردیف حاے حطی	۱۹

سینہ چاکی کیون نہ حاصل ہو مجھے گل کیطرح / پھر بھی پر ہے مزاج یار کاکل کی طرح
دیکھکر گلشن مین پژمردہ ہراک گل کی طرح / دل کو شغل نالہ پیہم ہے بلبل کی طرح
اسقدر دیوانگی کے لطف نے بخشا ہے لطف / چاک ہے اپنا گریبان دامن گل کی طرح
شرم سے بنکر عروس نو لباس یار مین / منہ چھپایا روح نے ہے نکہت گل کی طرح
از دیاد جوشش مستی سے اکثر بزم مین / منہ سے ملجاتا ہون اونکے ساغر گل کی طرح
ہر سوال خادم دیرینہ پر اوس مست کی / سرخ ہو جاتی ہین آنکھین ساغر مل کی طرح
خواہش نظارۂ خوبان مین کس کس ناز سے / دست ساقی مین گئی ہے ہم ساغر مل کی طرح
گردش تقدیر کے لطف و کرم سے ایجنون / گردشین حاصل ہین پیہم ساغر مل کی طرح
اسقدر آب زبان تیغ کے لوٹے مزے / ہر دہان زخم وا ہے ساغر مل کی طرح
ہجر مین اوس مست کے آیا جو مینوشی کا دہیان / چشم پیمانہ ہوئی آنسو ہوا مل کی طرح
جانکر مجھکو اسیر زلف زندان مین مدام / بل دکھاتی ہے مری زنجیر کاکل کی طرح
اسقدر نظارۂ دلبر نے بخشی لاغری / جسم آتا ہے نظر اپنا رگ گل کی طرح
سنتے سنتے اوٹھ گیا گھبرا کے وہ نازک مزاج / طول تہا حال شب ہجران جو کاکل کی طرح
آج گردن سے مری تقتل مین کس کس ناز سے / خنجر قاتل لپٹ جاتا ہے کاکل کی طرح
سنکے افسانہ مری برہم مزاجی کا وہ شوخ / چین جبین پر تیز سے آتا ہے کاکل کی طرح
دیکھنی پاسے نہ ہم کیفیت فصل بہار / ہو گئی اے دل اسیر دام بلبل کی طرح

اے فراق یار ہم ہو کر عدم کشتان سے
کان تک پہونچے ہوا ہے یار کی فریاد کیطرح

کاکل برہم کا تیرے یار جب آیا خیال
کچھ پسند آئی گلستان میں نہ سنبل کیطرح

۸۶ اے شگفتہ اور بھی لکھ اس زمین میں اک غزل
قافیہ کے رنگ سے تو نے تبدیل کی طرح ۱۳

یاد آتی ہے جو مجھکو تیغ قاتل کی طرح
میں لہو روتا ہوں چشم زخم بسمل کیطرح

معجزے پیدا کروں گر عشق کامل کیطرح
یار کے دل میں ہو سکوں عہد باطل کیطرح

جوش دکھلا کر شہید عشق کامل کی طرح
کھینچتا ہوں یار کو آغوش میں دل کیطرح

فصل گل آنے تو دو پہونچیگا اوسکے کان تک
شور بیتابی مرا صوت عنادل کیطرح

دل ٹھہاتی ہے تھکا کر پائے تدبیر خیال
جستجوئے صبح عارض شام منزل کیطرح

چین دے آوارگان راہ الفت کو ذرا
اے غم دوری جانان شام منزل کیطرح

بے تکلف یار کو لیتا ہوں میں آغوش میں
شکل صبح راحت دل شام محفل کیطرح

دیکھتا ہوں شوق سے آئینہ تصویر یار
دل کے آئینہ میں میں تخئیل کامل کیطرح

سر اوٹھا کر پاؤں دھوتا ہے غم دل اپنے
آب اشک دیدۂ تر موج ساحل کیطرح

گفتگو سے شرح گیسوئے سیہ میں یار سے
ہم اولجھکر رہ گئے تکرار باطل کی طرح

گر یہی مشق ستم ہے اوس ستم ایجاد کی
ہونگے پامال جفا ہم مزرعۂ دل کیطرح

التفات دوری وصل صنم سے کیا کہوں
قطع ہے دل کی ہوس قطع منازل کیطرح

۸۷ اے شگفتہ چٹکیاں لینے سے اوسکے ہے یقین
خلش کے پہلو میں سے احسان کامل کی طرح ۱۲

شانہ ای جب ہے مہر صبح کین کیطرح
بلندیوں سے تری پست ہوں زمین کیطرح

نظر میں جب ہی ہے اک یار نازنین کیطرح
نشان جسم میں اندوہ سے ہے مکین کی طرح

میں خاک چشم حقیقت سے اوسکا منہ دیکھوں
قمر کو کب ہے فروغ آپکی جبین کی طرح

پسند ہووے تو رکھ یہ انگوٹھی مین ۔۔۔ ہے پارۂ دل اندوہ گین نگین کی طرح

بلا رسیدہ ہون ڈسنے کا مجھکو کیا غم ہے ۔۔۔ ہے عشق زلف اگر مار آستین کی طرح

جنون نے قید تعلق سے کر دیا آزاد ۔۔۔ نہ پیرہن ہے نہ ہے جیب و آستین کیطرح

ہنسی نہ آئیگی مجھکو ترے ہنسانے سے ۔۔۔ حزین ہون روز ازل سے دل حزین کی طرح

مدام گردش بیجا کے ظلم پیہم سے ۔۔۔ کبھی فلک کی طرح ہون کبھی زمین کی طرح

ہمارا جوش بصارت اگر سلامت ہے ۔۔۔ لے آئینگے تجھے نزدیک دوربین کی طرح

مین جانتا ہون اوٹھا دوگے اپنی پہلو سے ۔۔۔ بٹھا کے غیر کو میرے دل حزین کی طرح

لپٹ کے زلف ہی لٹ ساعد مصفا مین ۔۔۔ دکھائیگی ہمین کیا مار آستین کی طرح

٨٨	جلائیگا مجھے وہ یار ہو شگفتہ کیا جلا ہوا ہون مین خود آہ آتشین کیطرح	٢٧	

سکھا نہ جسم تپ غم سے خشک بر کی طرح ۔۔۔ سمجھتے ہین تجھے اے یار ہم جگر کی طرح

خوشی سے آؤ مری بین اپنی گھر کی طرح ۔۔۔ کھلی ہے چشم تمنا شگاف در کی طرح

جھکے جو قد یہ تسلیم دوست سر کی طرح ۔۔۔ زمین کو صاف کرون نخل باردر کیطرح

کرو تو خانۂ مقتل مین امتحان تیغ ۔۔۔ تمہارے آگے ہو سینہ مرا سپر کی طرح

سفید الفت دندان نے کر دیا ایسا ۔۔۔ سرشک چشم کی ہو آبرو گہر کی طرح

ہماری عین تمنا ہو سرو قامت ہو ۔۔۔ خدا اوٹھا ہی تمہین نخل باردر کی طرح

فراق یار مین احوال یار ملتا ہے ۔۔۔ ہے مرغ روح مرا مرغ نامہ بر کی طرح

ہزار حیف کہ قاصد سے لیکے اوس بت نے ۔۔۔ ہمارے نامہ کے پرزے اوڑا دئے پر کیطرح

ہے جب سے صورت ابرو کشیدگی تمکو ۔۔۔ کتان کٹتی ہے مجھی نقش بیجبر کی طرح

ہمارا جامۂ تن صورت کتان ہے چاک ۔۔۔ نظر پڑا ہے وہ کیا دلربا قمر کی طرح

خلش کمان ہے خیال شرہ ہی فرقت مین ۔۔۔ ہر ایک موی بدن نوک نیشتر کی طرح

سمند یار کی اللہ رے یہ تیزی ہے
جدہر کو عزم ہوا جا پڑا نظر کی طرح

تمہاری گرد کدورت نے یہ مزہ بخشا
ملا ہون خاک مین مین مردم سفر کیطرح

حضور ربط محبت کی کون صورت ہے
تمہارا ڈہنگ پری کا مرا بشر کی طرح

گذر کیا تری تیر نگہ نے جب ظالم
جگر شگاف ہوا سینۂ سحر کی طرح

خیال یار اگر آئے تو ہان خوشی ہوکر
بچھاؤن آنکھین ابھی دامن نظر کی طرح

قصور دار وہ قاتل کا تہا کہ مقتل مین
چھوئے قدم تو کٹے ہاتہ میرے سر کیطرح

خیال موئے کمر سے یقین ہوا مجھکو
بنے گا جسم مرا رشتۂ نظر کی طرح

مرونگا مین تو یہہ کہتی ہو تم جلاؤنگا
پھر آگئی مری کیا عمر نامہ بر کی طرح

سوال وصل کا کچھ مختصر ملا نہ جواب
دہن نہین ہے تری کیا تری کمر کی طرح

خیال نشتر مژگان کا حیف ای ظالم
نکل گیا مرے سینہ سے تیر تر کی طرح

سحاب دیدۂ گریان کی اشک ریزی سے
دکہاؤن آپکو دامن پہ ابر تر کی طرح

نشان ملا ملک الموت کو نہ فرقت مین
عدم ہوا جو مین ایجان تری کمر کیطرح

شگاف چشم سے روز فراق جانان مین
ڈہلے ہین تین پہر اشک دوپہر کی طرح

ہزار بار عدم ہوکے دور سے ایجان
لیا ہے بر مین تجہے دامن نظر کی طرح

حضور ربط محبت ہمین ہو ثابت جب
ہمارے گہر مین چلے آؤ اپنے گہر کی طرح

٨٩	شگفتہ یاد مین دندان یار کے اکثر بہے ہین آنکہہ سے آنسو مرے گہر کی طرح	٢٥

گہٹ کے طول بہر بہی سے زلف جانان کیطرح
بٹ گیا مین رشتۂ زنجیر پیچان کی طرح

دیکہتا ہون جب سے شاخ زلف پیچان کیطرح
تیرہ روزی ہے سواد شام ہجران کیطرح

[illegible] بسملین خاک دامان گلستان کیطرح
تنگ ہے مجھکو لحد آغوش زندان کی طرح

سر تسلیم اللہ ہے ابروے جانان کیطرح
نسخ اگر قرآن تو خط تفسیر قرآن کی طرح

مشعلہ نالوں کا ہے زنجیر پیچاں کی طرح
ہے پریشاں خاطری زلف پریشاں کی طرح

اب کہاں ہے آرزوی بوسۂ رخسار صاف
وہ نہیں کرنے لگے ہر بات میں ناں کی طرح

صاف کر ڈالا تکدر ناخن غم نے مرے
دیکھیاں دامن نظر آیا گریباں کی طرح

عشق میں اک گلبدن کے بعد مردن کیا عجب
پھول اوگیں مرقد پہ داماں گلستاں کیطرح

سر بکف ہوکر در مقتل پہ قاتل کے حضور
دیکھی تیغ تبسم تیغ براں کی طرح

میں جو روتا ہوں تو شمشیر خوف جرم سے
ہر دہاں زخم ہنس دیتا ہے جاناں کیطرح

زیر کر لوں پیش ہوکر مثل شمشیر دودم
آنکھ کہلائی اجل گر اوسکے درباں کی طرح

مثل ارماں صنم نکلی نہ اک دن کیا کہوں
آرزو دل میں ہے پنہاں درد پنہاں کی طرح

کیا کروں بے یار جاکر صحبت ساقی میں
دور مے سے مجھکو دور چرخ گرداں کیطرح

سرد مہری نے تری وہ گرمیاں بخشیں مجھے
ہیں فروزاں داغ دل کے شمع سوزاں کی طرح

کچھ بھی حضرت سے نہ بن آئی اگر تقریر میں
ٹوٹ جاؤں میں تمہاری عہد و پیماں کیطرح

جاں نثاران محبت دیکھ لیویں آنکھ سے
دم نکل جائے اگر ارمان جاناں کی طرح

دست نازک کو نہ دی تکلیف شوق قتل نے
رکھ لیا خنجر کو سر پر ہمت احسان کی طرح

جب سے اک غنچہ دہن کے غم میں ہے لب بستگی
خامشی سے دوستی ہے میم مہماں کیطرح

مثل بلبل جب گلستاں میں گذر اپنا ہوا
چاک پایا دامن گل کو گریباں کی طرح

بعد مردن دیکھنا اے روح کس کس شان سے
قبر نے لی مجھے آغوش جاناں کیطرح

جیسے دیکھا ہے ترا روئے منور اے پری
ہوگئی نظروں میں کم خورشید تاباں کیطرح

جوش سیل اشک ہے اسدرجہ ہجر یار میں
چشم کو ہر بار اب باراں ہے باراں کی طرح

یہ خیال نشتر مژگاں نے بخشی لاغری
سوکھکر ہم ہوگئے خار بیاباں کی طرح

سرخ ہوکر اوسنے جب دیکھا تو خوف جرم سے
رنگ رو پراں ہوا گنجشک پراں کی طرح

۹۰	کثرت خاری ہوئی ایسی شگفتہ ہجر میں اپنا دامن ہوگیا داماں نیساں کی طرح	۸

چھوڑ کر عارض پہ وہ زلف سیہ ہنگام صبح
کم نہین قند مکرر سے کلام تلخ دوست
یا خدا مرغ سحر ہو جاے خنجر سے ذبیح
خوف قاتل سے حواس و ہوش ایسے اوڑ گئے
انتظار مرگ کب تک قاتل غفلت شعار
جلوہ ہاے نور پیشانی نظر آنے لگے
رات گذری اور تو آیا نہ او وعدہ خلاف

تو دکھاتی ہین مجھے آغاز شام انجام صبح
جھڑکیان پیہم وہ شب کی متصل دشنام صبح
وصل کی شب مین پکارا اوٹھتا ہے اکثر نام صبح
ہوگیا رنگ پریدہ پر مری الزام صبح
رات پھر رکھتی نہین ہشیار اکثر کام صبح
اوٹھ گیا پردہ تو دیکھا صاف ہمنے بام صبح
ہاتھ ملتی ہین پس دیوار ہم ناکام صبح

۱۹ چین آیا اے شگفتہ بند جب آنکھین ہوئین
شام مرقد مین مزہ دینے لگا آرام صبح ۱۸

آنکھ دکھلاتے ہی خالی کر لیا اندام روح
بے تری ہنگام مے نوشی بس اے آرام روح
پھر تسلسل ہے تری گیسو سے او آرام روح
فصل گل آئی ہوا سے پر ہے تکلف جام روح
تو جو پہلو سے ہٹا جان و دل و آرام روح
آنکھ دکھلا کر غضب سے میرے قاتل نے مجھے
وہ ادھر گھر کو چلے ہم ہی ادھر مرنے لگے
جذب دل تو ہی اوڑا لا اوس پری رخسار کو
زلف شبگون نے چھپایا جلوۂ رخ حبیب
شام غم داغہاے دل جلانے کے لئے
طایر جان خانۂ تن سے نکل سکتا نہین
شعلہ سان جب گرمی فرقت سے دل جلنے لگا

چشم جانان کو مین سمجھا قاتل خودکام روح
دل ہے مینائی مے گلگون تو آنکھین جام روح
پھر رسائی پر ہے کیا نا بخت نا فرجام روح
تجھکو جی بھر کے نہ دیکھا ساقی گلفام روح
مرغ بسمل ہو کے تڑپا طایر بے دام روح
کھینچ لی آخر غلاف جسم سے صمصام روح
صبح کے ہوتے لگا بجھنے چراغ شام روح
نامہ و پیغام سے کچھ بھی نہ نکلا کام روح
گھٹتے ہی دن ہٹ گیا آخر سواد شام روح
چشم کا آنسو ہر اک ہے روغن بادام روح
ہر رگ اندام خاکی بن گئی ہے دام روح
کانپ اوٹھا ٹھنڈی ہی سانسون کی اثر سے بام روح

دل دیا اوس بیحجر کو جان پہ اپنی آ بنی
کچھہ نہ سمجھی عشق کی آغاز مین انجام روح

خواب مین اوس شہسوار حسن کا آتی ہی یہان
لیگیا باغ جنان مین توسن خوشگام روح

میرے قاتل نے کرم سو جب زبان تیغ کھولی
ہر دہان زخم دل کہنے لگا پیغام روح

دل مرا لیکر نہ کہنا غیر سی یہ اے بتو
کعبۂ تن سے اوٹھا لائے ہین ہم اسلام روح

جب تمہاری تیغ سی ہر عضو تن ٹکڑی ہوا
اوڑگیا ٹوٹے قفس سو مرغ زرین فام روح

۹۲ | وصل کی شب مین مگر رونے سے مثل ابر تر
اے شگفتہ اوسپہ ظاہر ہوگئی آلام روح | ۱۷

کیا ہو راحت مجھکو قاتل کی طرح
مین مصیبت دوست ہون دل کی طرح

آپ سے وہم کدورت تک نہین
صاف ہون شمشیر قاتل کی طرح

جانتی ہے شوخی تیغ نگاہ
قتل کی ترکیب قاتل کی طرح

گردش قسمت سی پاے شوق قتل
تھک گیا ہے دست قاتل کی طرح

جان نثارون مین تری ہنگام قتل
سرخرو ہون تیغ قاتل کی طرح

آرزوے دل نہ نکلی قتل سے
رک رہے شمشیر قاتل کی طرح

کاوش تقدیر سے وہ دوست بھی
دشمن جان ہوگیا دل کی طرح

رنج آفت مین پہنسانے کے لئے
بنگئے وہ بھی مرے دل کی طرح

گرمی رخسار آتشناک سے
سرد ہو جاتا ہون مین دل کی طرح

قرب ہو کر وعدۂ وصل حبیب
دور ہو جاتا ہے منزل کی طرح

اٹھکے لپٹونگا قدم سے آپ کے
دیکھئے گا گرد منزل کی طرح

اب نجاینگے ترے کوچہ سے ہم
ہے ہمین آرام منزل کی طرح

شوق پابوسی مین پاے یار سے
ہوگیا نزدیک منزل کی طرح

حکم دیتا ہے مجھے آرام کا
شام منزل صبح محفل کی طرح

بار احسان کرم سے آپ کے
جھک گیا ہوں چشم سائل کی طرح

ایک دو بوسہ رخ پرنور کا
تم غنی ہو ہم ہین سائل کی طرح

اے شگفتہ دولت راحت سی ہم
پاک ہین دامان سائل کی طرح

۹۳ ردیف خاے معجمہ ۲۴

لادے شراب ساقی دریار کاب سرخ
سامان عیش کا ہو میسر شتاب سرخ

دیکھا جو بزم یار مین جام شراب سرخ
سمجھا کہ ماہتاب مین ہے آفتاب سرخ

کیونکر نہ جوش حسن سے ہو وہ جناب سرخ
آنکھین ہین سرخ رنگ ہی شکل شراب سرخ

اوس برق وش کی آتش فرقت کی لطف سے
ہر آبلہ ہے مثل رخ آفتاب سرخ

کہتا ہی دیکھکر طرف آسمان وہ ماہ
قندیل آفتاب ہے کیا لاجواب سرخ

اسفل کو لطف رتبۂ اعلا نہین نصیب
زلف سیہ کا رخ سی ہو گا نقاب سرخ

بام فلک پہ شعلۂ عارض کے عکس سے
مہتاب کی کنول کو ہی کر آفتاب سرخ

ہم رنگ کیا ہو رنگ مرا اوس کے رنگ سی
ہین غم سے زرد عیش سی وہ آفتاب سرخ

نوشاہ بنکے قاتل ظالم نہ خون بہا
ہو گی عروس زخم کے منہ پر نقاب سرخ

کیونکر نہ فرق ہو رخ وگیسوی یار مین
رنگ گنہ سیاہ ہی رنگ ثواب سرخ

مجھ زرد رو کو ہاتھ لگانے تو دیجئے
ہو گا حناے سبز سی پای جناب سرخ

ہونگے شہید تیغ تبسم سے زرد رو
ہو گا جو رنگ پان سے دہان جناب سرخ

زلف سیہ کی رخ سی ہو تو تشبیہ کسطرح
ممکن نہین عذاب کی شکل ثواب سرخ

مجھ پیر کو نہ دیکھکے ہنس یار نوجوان
میرا ہی رنگ جسم تھا وقت شباب سرخ

کیا سرخرو رقیب سیہ رو ہو میری طرح
ہوتا نہین ہے چہرۂ شام عذاب سرخ

اوس گلبدن کی سایۂ اندام سرخ ہی
ہنگام دید یک نظر کا کرے گا خون
یونہین جو شغل بادہ کشی ہی تو حشر مین
اے آہ شعلہ زا تیرے اوج کمال سے
جام و شراب دیکھکر کہتا ہی ہنسکے یار
پوشیدہ شمع سرخ ہی فانوس سرخ مین
اوس سرخرو نے فخر سے دیکھا جو وقت غسل
باغ جہان مین دیکھلو جب چاہو غور سے

دریا مین وقت غسل ہوا ہر حباب سرخ
عکس رخ جناب سی ہو کر نقاب سرخ
ہووے گا رنگ روم او وقت حساب سرخ
مین دیکھتا ہون ہجر مین رنگ سحاب سرخ
مہتاب ہے سفید تو ہی آفتاب سرخ
رخ پر نہین جناب کی رنگ نقاب سرخ
مثل شہاب سرخ ہوا رنگ آب سرخ
ہوتا ہے وقت صبح گل آفتاب سرخ

۹۴	کہتا ہے سرخ ہو کے شگفتہ سے سرخرو کہئے تو ہمسے کیون ہے یہ چشم پر آب سرخ	۹

پھر آج فخر سے وہ یار سیم تن ہی سرخ
گلو نکا ہوتا ہے دہو کا لب جراحت پر
کبھی تو سیر کو اوٹھو کہ فصل جاتی ہے
سمجھ کے حال شب ہجر چاہئے کہنا
کسی کا خون بہے گا الہی خیر کرے
بہا ہے اشک وہ آنکھون سی خون برسایا
بہار پر ہے زمان شباب اسدر جہ
لباس سرخ ہے ساغر ہی سرخ مے ہی سرخ

بصورت گل تر پیرہن ہر بدن ہی سرخ
لہو سے تن کی جو ہر زخم کا دہن ہی سرخ
بہار جوش پہ سامان انجمن ہی سرخ
کہ آج خشم سے وہ یار گلبدن ہی سرخ
یہ مے سبب نہین قاتل کا پیرہن ہی سرخ
کہ اپنے جسم پہ دامان پیرہن ہی سرخ
کہ رنگ جسم سی اوس گل کا پیرہن ہی سرخ
عجب بہار ہے سامان انجمن ہی سرخ

۹۵	شگفتہ ہو نہ کہین صورت گرفتاری کہ اپنے خون سے دامان تیغ زن ہی سرخ	۱۹

ردیف دال مہملہ

ضعف پیری سے ہی جسم ناتوان ایسا سفید — جیسے کاغذ کا بنا ہی کوئی پتلا سفید
کس طرح دیکھوں میں تیرا رخ بت ترسا سفید — روتے روتے ہوگئی ہیں دیدۂ بینا سفید
عکس رخ سی سرخ ہیں لب ای ستم آرا سفید — چاند کا سایہ ہے دنیا چاہئے صدقا سفید
جب سی دیکھا ہی ترا رخ ای ستم آرا سفید — شمع سان سوز درون سی ہی بدن اپنا سفید
سرخرو ہو لگا الٰہی کیا اجل سی بچ ہیں — ضعف پیہم سی ہوا جاتا ہی منہ نیلا سفید
ہوگیا ظاہر مجھی بے شبہہ راز باطنی — غیر کے آگے ہوا جب آپکا چہرا سفید
سخت جانی سی مری جس دم ہوئی شرمندگی — زرد قاتل کا ہوا منہ ہوگیا تیغا سفید
یاد دندان صنم میں قصد گریہ جب کیا — صورت گوہر ہوا ہر اشک ترا اپنا سفید
عکس روئے ساعد قاتل میں چشم زخم سے — اشک آسا خون نکلا میری ہر قطرا سفید
صدق دل سی جانکر بیمار چشم یار کا — اقربا گنڈہ پنہاتے ہیں مجھی کالا سفید
مثل مہ اک گل کی الفت میں وہ کی ہیں گردشیں — گھستے گھستے ہوگیا زنجیر کا حلقا سفید
اے پری ان گوری ہاتھونکی تصدق جائیے — چھوتے ہی زر کی طرح سی ہوگیا پیسا سفید
کسکی ابروئی عرق آلودہ یاد آئی مجھے — پڑگیا تیغ تصور میں مرے چھالا سفید
کون آیا ہی چمن میں جو تمہارا [illegible] گلو — دہوے کپڑے کی طرح سے ہوگیا چہرا سفید
خون بہاؤن زخم کی صورت جو اپنی چشم [illegible] — سرخ ہو مثل گلستان دامن صحرا سفید
دیکھتی ہی دیکھتی کیونکر گذر جائے نہ عمر — رات ہے زلف سیہ دن ہی ترا چہرا سفید
تم نہا کر جب چلے گھر کو تو رنج ہجر سے — میرے چہرے کی طرح پیلا ہوا دریا سفید
وصل کی شب چل بسی آئی نظر جب صبح ہجر — زرد رو ہم ہوگئے اونکا ہوا چہرا سفید

٩٦	اے شگفتہ دیکھلو جب چاہئے جی وقت خرام چاندنی سے ہے زیادہ یار کا سایا سفید	١٥

جلوہ گر بزم مین ہی یار گل اندام سفید
لا ادہر ساقی گلفام ذرا جام سفید

چشم مین اشک نہین ہی یہ بت گلفام سفید
ہے یہ بادام سے روغن بادام سفید

یہ غلط ہے کہ ہو خط سیہ فام سفید
سبز آغاز ہے جس شی کا تو انجام سفید

نہین پیری سے ہوئے موے سیہ فام سفید
ہمکو ثابت ہی کہ ہی موت کا پیغام سفید

گو سیہ بخت ہون لیکن سبب پیری سے
یار القاب مین لکہتا ہی مرا نام سفید

شام راحت کی تمنا نہ ہی عاشق کو
ہو گئی رخ کی طرح زلف سیہ فام سفید

طول دکہلائین تری ہجر کی راتین جو کبہی
صورت زلف گہٹین زیست کی ایام سفید

یونہین گر قتل پہ عاشق کی کمر بندی ہے
سرخ آئیگا نظر دامن صمصام سفید

ناز و عشوہ سے دم گریہ جو تری یاد آئے
شکل بادام ہوئی چشم سیہ فام سفید

سرخرویان جہان بر مین جگہ دین مجہکو
صورت تیغ اگر ہو مرا اندام سفید

نیک بختون سے سیہ بخت کو ملتا ہی فروغ
صحبت رخ سے ہو زلف سیہ فام سفید

دامن زلف کی پیر دین جولان ہو سرخ
ہاتہ آجاے مجہے کفر مین اسلام سفید

سرخ ہو کر نگہہ قہر سے دیکہو گر جو تم
ہیبتون سے مرا ہو جائیگا اندام سفید

اسے پیری صحبت رندان سے ہو بجز ساقی کی
سرخ ہوتا نہین شیشی کی طرح جام سفید

۹۷	صورت بدر شگفتہ ہین عالم مین جو شش حسن سے ہے وہ بت خود کام سفید	۶

شوخیان ٹہرے کی کون نفس سرد مین درد
دیکہا او ٹہرو نہ کہین سینہ ہمدرد مین درد

یاد رخسار مین آتا ہی خیال گیسو
دل دہڑکتا ہی کہ او ٹہو نہ نہین درد مین درد

ہاے افسوس کہ اسکو بہی بلا نے گہیرا
ہے مری طرح سے گلفام جوان مرد مین درد

گر ہی آپکی فرقت کی سرافرازی سے
سرخروئی سے رہے گا بدن زرد مین درد

اکہین عیسی دوران کہ تری فرقت مین
گرمیان کرنے لگا ہے بدن سرد مین درد

۹۸ اے شگفتہ بت بیدرد کی صورت ہم بھی
نام کو رکھتے نہیں اپنے دل سرد میں درد ۱۵

فرقت میں تری جب سے ہی آنکھوں میں اڑی نیند
کیونکر نہ ہے ربط مجھے خواب سے ہردم
گر تمکو مری نیند سے نفرت ہے تو آؤ پھر
جاگا کیا اس خوف سے میں وصل کی شب بھر
بیداری وصلت کا جو ہوتا ہے تصور
آئی تو ذرا لیکے خیال رخ جانان
بیدار ہوا طالع خفتہ جو شب وصل
وہ دیکھتا ہر وقت نہ چہرے کو تمہارے
چھوٹا نکرو دل کو یہ کہہ کہکے شب وصل
بیٹھے ہوئے دیکھا ہے کسی خواب میں میں نے
بے خواب اجل یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا
گھٹ جائے مزہ وصل کی راحت کا عدو کو
اے نالۂ بے سود ترے غل کے سبب سے
کیا رشک تھا جب صلح ہوئی اور بنے شب وصل

ڈھیلوں کی طرح چشم تصور سے لڑی نیند
بنکر تری صورت مری آنکھوں میں گڑی نیند
ہو ویگی نہ آنکھوں کی اشاروں میں کھڑی نیند
دکھلائے تری زلف کی صورت نہ کڑی نیند
کھاتی ہے شب غم میں نگاہوں کی چھڑی نیند
پوشیدہ کروں آنکھ میں دو چار گھڑی نیند
آنکھوں میں مری خاک کی مانند پڑی نیند
ہوتی اگر آئینہ کی آنکھوں میں جڑی نیند
سونے دو کہ اس وقت ہے آنکھوں میں بڑی نیند
رہتی ہے جو آنکھوں کی مری آگے کھڑی نیند
ہو دیدۂ کوتاہ میں پوشیدہ بڑی نیند
آئے جو شب ہجر کے مانند بڑی نیند
آتی نہیں فرقت میں مجھے ایک گھڑی نیند
آنکھوں کی طرح تجھسے کئی بار لڑی نیند

۹۹ فرقت میں شگفتہ مری آنکھوں سے نکل کر
دامن پہ مرے اشک کو آئی ہے بڑی نیند ۲۰

دیکھ لینے دے ذرا عارض دلبر جلاد
دست نازک میں تری کند ہے خنجر جلاد
حسن دندان کا دکھا دے مجھے ہنسکر جلاد

کر اہی اور نہ دم بھر تہ خنجر جلاد
ہو گی حل مرگ کی مشکل مری کیونکر جلاد
دیکھ لوں تیغ تبسم کے میں جوہر جلاد

دم جو اتا مری زخمونکی ہنسی سے خنجر
گر کوئی خلق مین ہوتا ترا ہمسر جلاد

دیکھنا کیا ہے آرایش تن مقتل مین
مجھکو زخمون کا نہا دیتاہی زیور جلاد

مقتضاے ادب قتل یہ تہا مقتل مین
رکھ لیا دامن شمشیر کو منہ پر جلاد

سر تسلیم جھکایا تہا خنجر جس دم
ہوگیا دیکھکے صورت مری ششدر جلاد

تو گرفتار محبت ہوں تہ تیغ نکر
چھوڑ دے بہر خدا مجھکو خدا پر جلاد

مشکلین مرگ کی آسان ہوئین مقتل مین
رک رہا آکے گلو پر مری خنجر جلاد

قطرہ ہاے عرق قہر نہین ابرو پر
ہین عیان تیغ شرربار کی جوہر جلاد

روح کو بوسۂ دامن نہ میسر ہوگا
گر کیا قتل مجھے یار نے بنکر جلاد

منہ پہ تلوار کے مانند لباس خوبان
کبھی میلا نہین ہوتا مرا تیور جلاد

خیر ہے خیر ہے کس کس کی اجل آئیگی
چشم خونخوار کے بیطور ہین تیور جلاد

کس طرح تیغ کے پانی سے وضو کرون تین
ضعف دیتا نہین فرصت مجھے دم بھر جلاد

دیکھ تو خانہ مقتل مین شراب خون سے
دہن زخم کا لبریز ہے ساغر جلاد

ظلم جو چاہے کرے تو کہ ہین بس مین تیرے
کس سے فریاد کرینگے تری جا کر جلاد

چشم کی طرح ہوا اشک فشانی دم قتل
دامن تیغ رہی زخم کے منہ پر جلاد

تیغ ابرو کا تصور جو کھنچیگا شب ہجر
سو رہون گا تری شمشیر سے ملکر جلاد

آب شمشیر ارادہ تو کرے آنے کا
دہن زخم کا ہو جائیگا اک در جلاد

اے شگفتہ مری منت سے غضب مین آکر
مستعد قتل پہ ہوتا ہے وہ بنکر جلاد

۱۰۰	ردیف دال ہندی	۹

تجھکو ہے قاتل جو تیغ اصفہانی پر گھمنڈ
مجھکو بھی رہتاہی اپنی سخت جانی پر گھمنڈ

اب امید تو امیدی کو نہین مجھسی امید
مہربان جیسی ہے تیری مہربانی پر گھمنڈ

اشک کی صورت نہ اوٹھین گی کبھی در سی ترے
ناتوانونکو ہی اپنی ناتوانی پر گھمنڈ

رحم آیا اوس بت بیرحم کو راحت ملی
تہا بجا ایدل تجھی غم کی کمائی پر گھمنڈ

ہم وہ ایذا دوست ہین ایذا سی گھبراتی نہین
ہے عبث ظالم تجھی ایذا رسانی پر گھمنڈ

خشک کامان شہادت کی نہ نکلی گی مراد
قاتل ظالم کو ہی خنجر کے پانی پر گھمنڈ

صورت موسی امید دید ہمکو خاک ہو
اوس سراپا نور کو ہی لنترانی پر گھمنڈ

کیون نہ بگڑے صورت گیسو وہ ہر ہر بات پہ
حسن کا صدقے ہی دل سی یار جانی پر گھمنڈ

اے شگفتہ وصل مین کہتا ہی ہنسکر وہ حبیب
تجھکو رہتا ہے عبث عشق نہانی پر گھمنڈ

۲۸	ردیف ذال معجمہ	۱۰۱

اوس گل تر نے پڑہا جب مرے خط کا کاغذ
عکس رخ سی ورق گل نظر آیا کاغذ

ہاتھ آیا نے تحریر جو سادا کاغذ
کلک نے خون جگر سی مری لکھا کاغذ

دست قاصد مین ستمگر نے جو دیکھا کاغذ
پہاڑ کر پہینکدیا طیش سی خط کا کاغذ

ہے یقین یہہ کہ مری یار کا مضمون لکھون
پر عنقا ہو قلم بازوی عنقا کاغذ

معجزہ معنی و الفاظ نے یہہ دکھلایا
ہو گیا قالب مضمون مرے خط کا کاغذ

دیکھی صحبت باہم کی صفت لکھنی مین
بوسے دیتا ہی مرے کلک کو سادا کاغذ

رشک یہہ ہی کہ پڑہین گی وہ تو دیکھیگا اونہین
دیدۂ دائرہ حرف سی خط کا کاغذ

جب لکھا کلک سی مضمون لباس جانان
دائرہ جیب تو دامن نظر آیا کاغذ

دم تحریر یہ گریہ نے اثر دکھلایا
تر ہوا سلسلۂ اشک سی سارا کاغذ

یار کو حال دل زار رقم کر دیتے
ہاتھ آتا جو ہمارے کوئی پرچا کاغذ

اور کو تیرے سوا یار نہ دیکھوں لگا کبھی
مجھسے لکھواتا ہی کیون اسے بت ترسا کاغذ

شوق نظارۂ سیم نے یہ بخشی تاثیر
تیری تصویر کا گردن مین ہے پہنا کاغذ

لیکے قاصد سے ستمگر نے غضب مین آکر
شکل کافور جلایا مرے خط کا کاغذ

اسقدر عشق مین اک شوخ کی ہے طبع رسا
شعر لکھا وہین جب ہاتہ مین آیا کاغذ

مین یہ کہتا ہون کہ مرتا ہون مین لکھدون تکلیف
ہنسکے فرماتے ہین لکھواؤگے کرون کیا کاغذ

جلوہ عارض انور کی صفت لکھنے مین
ورق مہر درخشان کو مین سمجھا کاغذ

لیے آتی ہے صبا پاس مرے خط کا جواب
در دلدار سے آتا نہین اوڑتا کاغذ

ہو گیا آتش حسرت سے دل غیر کباب
میرے نامہ کا جو دلبر نے پڑہایا کاغذ

مٹ گیا الفت مجنون کا فسانہ دل سے
میرے افسانے کا جب یار نے دیکھا کاغذ

ٹپکے آنسو مری آنکھون سے جو ہنگام رقم
صورت دامن تر ہو گیا خط کا کاغذ

دردنا اسقدر افسانۂ الفت تھا مرا
رو دیا جسنے مری حال کا دیکھا کاغذ

کسطرح مین صفت ابروے بیرحم لکھتا
تھا تصور مین ترے صفحۂ رخ کا کاغذ

چشم گریان سے ہوئی اشک کی یہ طغیانی
دم تحریر بنا دامن دریا کاغذ

کھینچ نقشہ نہ ستمگر کا مرے اے مانی
کہین تصویر کا ہو جاے نہ گویا کاغذ

حرف باطل کی طرح میری مٹانیکے لیے
کذب بہتان کا اوس بت نے بنایا کاغذ

مرتے دم تک تری وحشی نے سمجھکر دل و جان
جا بہ تعویذ کے اقرار کا رکھا کاغذ

حال غم یار تلک ایدل نہ پہنچا پایا
کہ مرے اشک کے دریا مین نہایا کاغذ

۱۰۲	اے شگفتہ بت سیمبر نے خط کا میرے رشک خاطر سے نہ غیرون کو پڑہایا کاغذ	۱۳

ہو گیا حب کا میری آنکھ مین باطل تعویذ
تیرے بازو پہ جو دیکھا ہے کامل تعویذ

یہ مزہ شوق شہادت نے دکھایا دم قتل
میری گردن پہ ہوا خنجر قاتل تعویذ

خواب مین حب کی نہین ہوتی ہی ابرش ہرگز
پاس رہتا ہی ہمارے اثر دل تعویذ

موڑ کے دیکھون نہ کبھی جو ردپیری کیصورت
تیری تصویر جو ہو اے مہ کامل تعویذ

ایک مین ہی تو نہین آہ اثر باقی سے ہے
فلک پیر نے کر ڈالے ہین باطل تعویذ

دق کی آزار سے ہو صحت کامل مجھکو
باندہ دے آپ کے جو وہ زہرہ شمایل تعویذ

اونکے محرم سی ہون جسپر وہ رسی محرم ایکدل
جا یہ جگنو کے ہر یہ نکلا کا مرے قتل تعویذ

عقدۂ شوق شہادت ابھی حل ہو جائے
دے اگر تیغ کا قاتل دم مشکل تعویذ

چاک کیا پہلوے ناشاد کرون نذر ابھی
گر دل زار کا ہو یار کے قابل تعویذ

دیکھ ڈہکی پہنو نہ گردن مین کہی دیتے ہین
پاس جادو کا نہین رکھتی ہین عاقل تعویذ

جان نثاری کی تمنا مری دل سی نکلی
باندہ دے تیغ کا گردن مین جو قاتل تعویذ

دیکھکر نقرئی تعویذ کا اوسکے جلوہ
ماہ کا چرخ نے پہنا ہی یہ ایدل تعویذ

تجھکو الکار شگفتہ سے نہ تھا ہرگز
حب کا پاس اوسکے جو ہوتا بت عاقل تعویذ

۱۰۳	ردیف راے مہملہ	۱۴

فرماکاہش کی عنایات سی پنہان ہوکر
یار کے دل مین رہا کرتا ہون ارمان ہوکر

وصل کی شب بہی رگ کاکل پیچان ہوکر
اونکی گردن سی لپٹتا ہون گریبان ہوکر

زلف کی یاد شب ہجر مین افسوس افسوس
جی ڈراتی ہی مرا افعی پیچان ہوکر

کوئی کہتا ہی جو اچہی تو سمجہتا ہون بُری
جوش الفت سی مزاج بت نادان ہوکر

ساقیا محفل رندان مین عروس بادہ
پہر مین ساغر کے رہا کرتی ہی جانان ہوکر

بہر دیا اشک گہر زا سے ہمارا دامن
شب غم مین صدف چشم نے نیسان ہوکر

جوشش عشق یہ دیکہو کہ دل دلبر مین
آیا غصے کی طرح نکلا مین ارمان ہوکر

کار منصور کا فرقت مین دکہائی ہین مجہی
دار مژگان پہ مری اشک نمایان ہوکر

پرورش سایۂ گردون نے کیا ہی ہمکو
مدتون تک رہے پیوند گریبان ہوکر

جوش پر آتی ہی جسوقت کہ بیتابی دل
اوٹہہ کہڑا ہوتا ہون تعظیم بیابان ہوکر

نادم زیست رہا یار پریرو تسخیر
حرف خاتم ہوئے ہم نقش سلیمان ہوکر

خاک ہونے پہ رہا عاشق و معشوق سی ربط
گور بلبل بنے آغوش گلستان ہوکر

دخت رز لیلی بنکے مانند حیا کرتی ہی
محمل شیشہ مین ہر طرح سے پنہان ہوکر

١٠٤	مہربانی صفت اشک کیا کرتے ہین ای شگفتہ وہ مری گود مین شادان ہوکر	١٧

بادۂ غم سی تری بزم مین مملو ہوکر
چشم ساغر سے ٹپک جاتا ہون آنسو ہوکر

اونکو غم ہوتا ہے شادی مجہی ہوجاتی ہی
بوسے عارض کی جو لیتا ہون مین آنسو ہوکر

دہیان آیا جو گناہونکی گران باری کا
چہپ گیا پیرہن یار مین آنسو ہوکر

یونہین گر دل کو رہا گوہر دندان کا خیال
آبرو خاک مین ملجائیگی آنسو ہوکر

تہا تمالیش کو مرے لطف فنا کا حاصل
مٹ گیا گر کے تری آنکہہ سی آنسو ہوکر

بار رہا ہجر پہ رو مین مرے لخت جگر
گہر بنا لیتے ہین آغوش مین آنسو ہوکر

کثرت ضعف نے یہ رنگ دکہایا آخر
رہ گیا دامن معشوق مین آنسو ہوکر

خانۂ چشم مین آئے تو خیال اوس بت کا
مردم دیدہ نکلجائینگے آنسو ہوکر

یاد عارض مین گہٹا دن تو بڑہا دلکو یہ غم
طول دکہلائے شب ہجر نہ گیسو ہوکر

دست تدبیر تہکے وصل مین لیکن اونکا
عقدۂ دل نہ کہلا طرۂ گیسو ہوکر

وہ سیہ بخت ہون او بت کہ تری عارض کے
بوسے لیتا ہون سدا دامن گیسو ہوکر

غیر دیکہین نہ کہین حسن پریرو اسوجہ
منہ چہپا لیتا ہون مین دامن گیسو ہوکر

آسیئے آنکہہ پہ رکہئی قدم اسے بحر کرم
تلوے دہو دیگا ہر اک اشک لب جو ہوکر

کیون نہون ساکن کونین مسخر میرے — کہ نہان ہون مین تری آنکھہ مین جادو ہو کر
کیا تکلف ہی خوشی ہو کے محو بعد فنا — دے لیا قبر نے آغوش مین پیر و ہو کر
کاہش جسم نے تاثیر یہ بخشی ہی مجھے — چھپ رہا پیرہن یار مین خوشبو ہو کر

۱۰۵	کاہش جسم شگفتہ مری بیوجہ نہین سلسلہ زلف سے رکھتا ہون مسرو ہو کر	۱۷

شیشۂ دل مین جلوہ گر ہو کر — وہ پری ہو گئی بشر ہو کر
اونکی آنکھون مین ہم سمائے ہین — جوش دیدار سے نظر ہو کر
آئیے بیٹھئے ہے ڈر کسکا — میرے پہلو مین بیخطر ہو کر
منہ چھپا لینگے غیر کے آگے — یار کا دامن نظر ہو کر
پاؤن پہیلا کے چین سے سوئے — کنج مرقد مین بیخبر ہو کر
عرض مطلب مین آپ کرلونگا — روح جائیگی نامہ بر ہو کر
اوڑکے جاؤنگا چشم روزن مین — اے پری طایر نظر ہو کر
بنگئے پر ہوا سے زلفون کے — ہو گئے ہو پری بشر ہو کر
ہاتہ آجائے رتبۂ عنقا — گر رہون مین تری کمر ہو کر
آبرو بڑہ گئی ہے اشکون کی — گوش مین یار کے گہر ہو کر
صندلی رنگ رنگ لائیگا — دور ہو عشق درد سر ہو کر
لونگا مقتل مین بڑہ کے ای قاتل — تیغ کی وار کو سپر ہو کر
کاٹ دکہلائے سین نالہ کیا — شب غم آ گئی سپید ہو کر
دل جگر مین خیال مژگان حیف — چبہہ گیا نوک نیشتر ہو کر
خشک باتون سے تیری ای ظالم — رہ گئے آہ چشم تر ہو کر
آبلے دل کے یاد دندان مین — گر پڑے آنکہہ سے گہر ہو کر

۱۰۶	اے شگفتہ وہ میری پہلو مین آ گئے صورت جگر ہوکر	۱۵

ڈھونڈھتے رہتے ہین دل مین تجھے بیدل ہوکر — گم جو ہو جاتا ہون مین طعنۂ باطل ہوکر

قاعدے دور رمل کی دم موزونی شعر — خوب آسان ہوئی بحر مشاکل ہوکر

الف وصل کے مانند تلفظ سے رہا — نام میرا ترے مکتوب مین شامل ہوکر

دولت وصل سے ہیہات تہی رہتا ہے — نقش مطلب مرا نقش کف سایل ہوکر

آہ نے ہجر مین وصلت کی مری دکھلائی — کھینچ لائے تمھین بر مین کشش دل ہوکر

پیش اغیار ترے منہ سے نکلتا ہے — اے صنم نام مرا وعدۂ باطل ہوکر

گوش تک یار کے مین مثل صدا سے نالہ — آ گیا کوچۂ منقار عنادل ہوکر

وائے تقدیر کہ اے یار تری قدمون سے — ہم نہ نزدیک ہوے دوری منزل ہوکر

اے پری ہمت پرواز مشاد ہے — روح کو ہجر تمھارا قفس دل ہوکر

ناز نے دامن شمشیر مین چھپکر نکلی — روح قالب سے مری حوصلۂ دل ہوکر

دیکھتا ہے تری تلوار کا منہ اے قاتل — دہن زخم ہر اک دیدۂ سایل ہوکر

دل اغیار کو محفل مین جلا دینے کو — نکل آیا ترے دلسے ہوس دل ہوکر

مدتون حلقۂ گیسو کا تری وحشی کو — شوق دیدار رہا چشم سلاسل ہوکر

شل نہ کر پائے تصور کو رہ الفت مین — ہوس دل سبب دوری منزل ہوکر

۱۰۷	زمزمے کر نہ شگفتہ چمن معنی مین جوشش طبع سے منقار عنادل ہوکر	۱۴

دیکھ تو ای لبستۂ زنجیر حیرت تخت پر — ایستادہ ہے کوئی تصویر حیرت پیشتہ

لشت شفاف آئینے دیکھی تو یہ ثابت ہوا — آئینہ سدیون کی ہے تقدیر حیرت [illegible]

دیکھیے تو ای سر پیرو نام [illegible] — آنکھ [illegible] ہیں لوگ کچھ تقریر حیرت [illegible]

تیری چوٹی جب نظر آئی ہوا مجھکو یقین
سانپ ہے یا ہے کوئی زنجیر حیرت پشت پر

کیا تماشا ہے تماشاگاہ مین کہتا ہے یار
گود سے لیلے مجھے دلگیر حیرت پشت پر

اوسکے بہ رو ٹہلکی بند ہنا نہین لیے چشم خوب
ہاتھہ بند ہوا نگلی یہ تقصیر حیرت پشت پر

آپ کرتے تھے شکایت غیر سے جسدم مری
مین کہڑا تہا صورت تصویر حیرت پشت پر

پشت پر آکر نگاہ رحم سے ظالم ندیکھہ
کارگر ہوگی نہین شمشیر حیرت پشت پر

آئینہ رو ہو نجاؤ پشت دکہلا کر اسے
دیکھہ لونگا پہر کبھی تنویر حیرت پشت پر

حسن عالمتاب مین یکسو نظر آیا وہ ماہ
نور رو صاف ہے پر تنویر حیرت پشت پر

اوسکی چوٹی گوندہنے مین یہ ہوئین حیرانیان
بنگئی مشاطہ خود تصویر حیرت پشت پر

دہر فانی سے گنا ہونگا سوی ملک عدم
لیچلے ہین بوجھہ ہم دلگیر حیرت پشت پر

اوسکی غیبت مین یہ حیرانی ہے کیا لکھون اوسے
پہیکدیگا پیر ہلے وہ تحریر حیرت پشت پر

۱۰۸	اے شگفتہ اوسکے غائب مین مجھے سکتا ہو کیا آئینہ رکہتا نہین تصویر حیرت پشت پر	۱۹

دکہا ای ناخن غم لطف باہم ایسی سامان پر
گریبان کا ہو منہ دامن پہ دامن کا گریبان پر

امید مہربانی خاک ہو نامہربانون سے
کہان ہے شرم غالب دیدۂ زنجیر پیچان پر

وہ سو ہو کے بے پردہ یہان کسکس تمنا سے
نگہہ صدقے ہوا کی رات بہر روے درخشان پر

تمہاری دست نازک نے جو کلیان شگہلیا ہین ان سے
اوتر آیا گریبان مسکرا کر پائے دامان پر

دیا بوسہ اگر عارض کا تو اک لب کا بہی دیدو
شرافت چاہتی ہے اور اک احسان ہو احسان پر

خیال طاق ابرو چاہئے وقت عبادت ہے
کرینگا سجدہ مین سجادۂ شمشیر بران پر

اسیری مین جو یاد آتی ہے گیسوے پریشان کی
ٹپک پڑتے ہین آنسو دیدۂ زنجیر پیچان پر

تہی ہے عکس جو زلف رخسار رنگین وس گل کے
کشیدہ جدول تازہ ہے اوراق گلستان پر

سکہایا چشم کو تیا آتش غم نے دم گریہ
ہر اک آنسو بنا ہے آبلہ دامان مژگان پر

جگر مین کس مزی سی چٹکیان لیتا ہی چھپ چھپکر
گمان شاہد پہلو ہی مجھکو دردِ پنہان پر

ادب سی تا بہ لب آتین حروف مدعا اپنی
دماغ مہروش ہی اندنون گردون وان پر

ہین وہ شیدائے گیسو ہون کہ اکثر موسم گل مین
مرا پاسے نظر پڑتا ہی زنجیر گلستان پر

ملایا خاک مین آوارگی نی ناتوانی سی
لبان ریگ افتادہ ہون دامان بیابان پر

چلی ہو سیر گلشن کو پری بنکر ذرا دیکھو
ہوا سی دونون شانون پر ہین گیسو پریشان پر

دم بوسہ سرک جاتی ہین گیسو روئے روشن سی
مری یہ توجہ ہی پریشان کی پریشان پر

ہمارے خانۂ ویران مین وہ کیا جلوہ گر ہوتی
کبھی دیکھا کسی نی شمع کو گور غریبان پر

کہان خاکساری سی سرافرازی یہ حاصل ہی
کہ نائے گشت مین ہین گنبد گردون گردان پر

عجب پیری مین پوچھو کچھ نہ رنگ رفتہ بدلنی کا
دم رخصت کہان رہتا ہی جلوہ شمع سوزان پر

١٠٩ وہ بلبل ہون غزل خوان ای شگفتہ باغ عالم مین
گران ہوتا نہین میرا سخن طبع سخندان پر ١٧

توجہ دست وحشت نی جو کی پیراہن تن پر
گریبان نے جھکا کر رکھدیا سر پائی دامن پر

در قتل یہ تیری دست نازک سی کہی قاتل
نئی انکھیلیان کرتا ہی خنجر میری گردن پر

کمال اشتیاق قتل نی یہ لطف دکھلایا
تبسم زا ہی ہر زخم گلو شمشیر آہن پر

تعلق جیسی ہی اک یار ایذا دوست سی دلکو
ٹپک پڑتے ہین آنسو دشمنو کی میری شیون پر

کیا کرتا ہی طعنی بی تکلف موسم گل مین
ہمارا بلبل طبع رسا مرغان گلشن پر

یہی گر شوق نظارہ رہا تو دیکھنا ہر دم
پڑیگی آنکھ اپنی بی تکلف چشم روزن پر

مری ہر طفل اشک تر کو جوش بیقراری سی
نہ چین آتا ہی پہلو مین نہ ہی آرام دامن پر

نہ جائیگی مٹے پر دل سی عادت جان ربائی کی
غبار اپنا تصدق ہوگا بیتکلف ہر کفن پر

الٰہی خیر ای ضبط فغان ہنگام غم آیا
توجہ دست کی ہو نیلگی پھر میرے دشمن پر

ادھر سی کون ایسا شہسوار مہروش گذرا
گمان ماہ نو ہوتا ہی نقش پائی توسن پر

مین روتا ہون تو کہولو دانت ہنس ہنس کر گیا مانو / گرا آہ و غیشہ بارش مین بجلی دلکی خرمن پر
عدو محبوس زلف و دست ہالو مجھکو غرض مطلب / بلا سے گر بلا آئے مری دشمن کی دشمن پر
سیہ بختی کا میری کیون نہ عالی مرتبہ ہووے / کھلا صورت گیسو ہوا اونکی رو روشن پر
عداوت ناز عشوہ قہر آفت بانکپن غمزہ / کھلا لو کیا مین کہ کیا کیا ختم ہے اوس یار پرفن پر
ہٹا وہ ہیٹ کی پردے سی نہ دم بہر اور عاشق کو / پڑا ... داماں نگاہ شوق چلمن پر
یہ خود ساحر ہے اس سے ساحری کی ہوش جاتی ہین / گرےگا پہلا کیا سحر کوئی تیری چتون پر

۱۱۰ کبھی سید یا نہوگا صورت ابرو کے تیغ ستم سے / شگفتہ جان دیتے ہو عبث اوس یار بد ظن پر ۱۶

ٹہلا کے مجھے یار ستمگر تہ خنجر / کہتا ہے تری موت کا ہے گہر تہ خنجر
روتا تہا جو مین صدمۂ فرقت سے دم قتل / ہنستا تہا ہر اک زخم برابر تہ خنجر
تاخیر نکر قتل مین قاتل کہ خوشی سے / لایا ہے مرا مجھکو مقدر تہ خنجر
ای روح نکلنے کو ترے خانۂ تن سے / ہر زخم کا ہو جائیگا اک در تہ خنجر
قوت ہی نہین بازوی قاتل مین الٰہی / حل ہو گئی مشکل مری کیونکر تہ خنجر
اے شوق شہادت تری الطاف و کرم سے / دیدار ہوا یار کا آکر تہ خنجر
کس ناز سے ہر ایک گل زخم کا ہنسکر / پہنا تا ہے قاتل مجھے زیور تہ خنجر
ہوتی ہے خیال لب شیرین کی کرم سے / تلخی قضا قند مکرر تہ خنجر
اللہ ری لحاظ ادب قاتل ظالم / پہیرکا نہ ہمارا تن لاغر تہ خنجر
آئینہ ہوئے قاتل ظالم کے غضب سے / تیغ نگہ تیز کے جوہر تہ خنجر
اوشو ہے تعظیم قضا کیا دم آخر / سینہ تہ زانو ہے تو ہے سر تہ خنجر
حیرت کے کرم سے دم نظارۂ قاتل / تہا صاف مین آئینۂ خنجر تہ خنجر
قاتل نے کیا سایۂ ابرو مین مجھے ذبح / دکہلا کے نئے ظلم سے خنجر تہ خنجر

ہیہات نہ چھوڑا صفت مشغلۂ ظلم — آغوش قضا نے مجھے لیکر تہ خنجر
دیکھا صف مژگان کو جو زیر خم ابرو — سمجھا کہ ہوئے جمع ہین نشتر تہ خنجر

۱۱۱ آخر کو خیال در دندان مین شگفتہ ۱۹
نکلے صدف چشم سے گوہر تہ خنجر

آنکھہ ڈالے نہ فلک سی مہ تابان منہ پر — رکھلو پھولون کی عوض لف کا دامان منہ پر
نازسی آپ جو چن لین کہین افشان منہ پر — صاف روشن نظر آجائین چراغان منہ پر
آج گیسو نہین لہراتے ہین ایچان منہ پر — تمنے سہلائے ہین یہ افعی پیچان منہ پر
پیٹھہ پیچھے مرے حق مین تو ہین کڑوی کلمی — میٹھی باتین نکرو ای شہ خوبان منہ پر
دست جانان کی ادائین جو کری دست جنون — نوچکر پھیکدی دامان و گریبان منہ پر
سایۂ زلف نہین یار رخ روشن پر — صبح راحت کی ہی شام غم ہجران منہ پر
ذکر جو آپ کی پیچھے ہی وہی آگے ہے — جھوٹ کہتے نہین ہرگز کبھی انسان منہ پر
ہوکے سنمکھہ وہ لئی تیغ نگہہ سی گل زخم — کہہ اوگا اوبت گلفام گلستان منہ پر
نمائیانہ جو کوئی بے ادبی ہو مجھسے — کیجیئے گا نہ بیان اوسکا مری جان منہ پر
سچ نہ سمجھو اوسی جو تمکو کوئی جھوٹ کہو — خاک پڑتی نہین مہتاب کے ایجان منہ پر
گنج سی ملکو ہوئی ہی ہمیشہ الفت — کیا ہوا آگئی گر زلف پریشان منہ پر
آبرو میری بڑھے ہے غیر ہون پانی پانی — آب خنجر جو پڑے ای دل نادان منہ پر
سرخروئی کی تمنا مین ہمیشہ قاتل — تیغ ملتی ہے تری خون شہیدان منہ پر
بوسۂ روئے مشور کی ہوس بیجا ہے — مار بیٹھین نہ کہین گیسوئے پیچان منہ پر
سحر وصل کا کیجیئے مجھسے وعدہ — ہے اوداسی کی طرح شام غریبان منہ پر
سر خنجر و گردن بسمل کی طرح ہوجاؤن — دی کوئی زخم اگر خنجر بران منہ پر
کیون نہو جنبش ابرو مین اجل عاشق کی — مہ جبین رکھتے ہین شمشیر کو عریان منہ پر

چشم پیدا تو کرے جوشِ اثرِ نیسان کا
ہم بہی لے لینگے کبہی گوہرِ غلطان منہ پر

۱۱۲	ہوں وہ بلبل میں شگفتہ چمن عالم میں منہ کی کہائے جو چڑہے ہے مرغ غزلخوان منہ پر	۱۵

اب رحم کر خدا کے لئے ای شبابِ عمر
بیتاب ہوں سو ہے مجہے یہہ جوابِ عمر

تقدیر بد کو اپنے بدلتا ہزار بار
ہوتا جو مثلِ طبع صنم انقلابِ عمر

اپنی یہی دعا ہی سوئے چرخ ای پری
تابان رہے مدام ترا آفتابِ عمر

نظروں میں اونکی گہٹ گئی لیکن نہ آئی موت
بڑہتی گئی لبان تمنا طنابِ عمر

عشقِ خدا میں انس بتوں کا نہ چاہئے
داخل نہو عذاب میں کارِ ثوابِ عمر

ہونگے سیاہ دودِ جگر سے سفید بال
جب شامِ غم کے لطف سے ہوگا خضابِ عمر

دیکہ زبان مری سی دہانِ حباب میں
کرتا ہوں نوش چشمۂ حیوان سے آبِ عمر

کیا زندگی کا اپنے بہروسا مجہے حباب
روزِ فراق میرے لئے ہے عذابِ عمر

حیرت ہی مجہکو حشر میں دونگا جواب کیا
پوچہے گا جبکہ خالقِ عادل حسابِ عمر

کہینچا ادہر اجل نے اودہر عشقِ یار نے
تہی کس کشاکشی میں شبِ غم طنابِ عمر

اسے موجِ اشک دیکہہ تو ندی غمِ فراق میں
ٹوٹے کہیں نہ بحرِ فنا میں حبابِ عمر

ہوں جان بلب مفارقتِ دوستاں میں
ساقی پلا مجہے کوئی جامِ شرابِ عمر

فرماتے ہیں وہ سنکے مرا حالِ زندگی
سنتا ہی کون کہتے ہو کس سی حسابِ عمر

تیرا مزاج جانکے ای طفلِ تندخو
پیری میں دیکہتا ہوں سدا اجتنابِ عمر

۱۱۳	گہ وصل ہے شگفتہ کبہی ہجر یار سے دنرات دیکہتا ہوں عذاب و ثوابِ عمر	۱۳

ہوئے ہیں ہم جان و دل سے صدقے خیال تو دلمیں دلربا کر
یہ کج ادائی کے ڈہنگ کب تک ذرا وفا کر ذرا وفا کر

نہ کھینچ شمشیر دیکھ قاتل کہ خود ہیں تیغ نظر سے بسمل
ستم نکر ہم پہ وقت مشکل خدا خدا کر خدا خدا کر
جو بوسہ مانگا تو بولے ہنسکر ہنوز ہوا ہی تمہین مقرر
نکو بیہودہ جاؤ بھی گھر کرو نہ باتین بنا بنا کر
خدنگ چالاک ناز کامل دریغ کرنا نہ آج قاتل
یہ آسے کچھ تو امید بسمل لگا دے اک تیر آزما کر
نہ سمجھے او آفت زمانہ کہ ہے بلا تا ترا بہانہ
نزاکت آخر کیا نشانہ ہزارون قسمین دلا دلا کر
کرو مروت نہار وہمت ہماری الفت کو دیکھو حضرت
تمہاری چاہت کی یہ ہے دولت ہزارون دشمن کئے چھپا کر
ادھر نہ تشریف لائیے گا مٹے ہوئے کو مٹائیے گا
بغل ہین غیرون کے جائیے گا نئے کرشمے دکھا دکھا کر
عدم ہوا موسم جوانی ہے دلولون پر شباب پیری
دل حزین چھوڑ بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر
جو آپ تلوار لیکے آئے دل حزین نے یہ خوف کھائے
دہن نہ زخمون کے مسکرائے نکل گئی روح منہ چرا کر
بہا کے آنکھون سے تمنے آنسو کیا جو سینے کو زیر زانو
زبان خنجر نے بنکے مہرو ہنسا دئے زخم خون رُلا کر
یہی تھا اے یار تمکو زیبا پھنسا کے ہر طرح دل ہمارا
دکھا دیا پیچ و تاب کیا کیا مدام گیسو بنا بنا کر
عدم ہوئی وہ تلاش کے دن گزر گیا سب شباب کا دن
ملا نہ معشوق حیف محسن تھکا ہین رنج و محن اوٹھا کر

۱۱۴ فلک نے کیا کچھ نہین دکھایا شگفتہ اک کہنا ہی پایا
بسانِ نقشِ قدم مٹایا بنا بنا کر بنا بنا کر ۱۹

پہونچے نہ خاک تک قدم شہسوار پر | حسرت پڑی رہی مری مشتِ غبار پر
دل جس سے ہے فدا شبِ گیسوے یار پر | ہے انتشار قلب مجھے انتشار پر
ثابت ہوا ہے نالۂ شبگیر کا اثر | کچھ رحم کی نظر ہے دلِ بیقرار پر
ای شوقِ قتل خانۂ مقتل مین دیکھ | خندان دہانِ زخم ہین تیغِ یار پر
آؤ ادہر کہین کہ یہان شوقِ دید سی | آنکھین لگی ہوئی ہین رہِ انتظار پر
ڈرتے ہی ہین نہ گرد کدورت سے یار کے | اوڑنے لگے غبار رہِ انتظار پر
منعم سے کام ہے نہ مفلس سے التجا | قانع ہون مین مشیّت پروردگار پر
بیک نگاہ قتل ہوا تیغ رشک سے | ٹھہرے جو آنکھ ابروے خمدار یار پر
نخلِ مراد خاک پھلے باغِ دہر مین | سایہ خزان کا ہے چمنِ روزگار پر
ایدل بسانِ آرزوے عاشقِ حزین | طولِ شبِ فراق نہین اختصار پر
صیاد چشم زلفِ مسلسل کا لیکے دام | کیا مستعد ہین طائر دل کے شکار پر
یونہین رہا جو زلف رخ و خال و خط کا عشق | جائیگی ایک جان انہین تین چار پر
زلفون کے خم سے رو مخطط نہین نہان | آلو ہوا ہے دامنِ لیل و نہار پر
کس طرح ضبط ہو شبِ غم مین بغیر نالہ | قابو نہین رہا ہے دلِ بیقرار پر
ایدل خیال بوسۂ عارض نہ چاہیے | وہ آج سو رہے ہین ترے اعتبار پر
دیکھون ذرا مین سیر گلستان بہار مین | صیاد کھولدے تو مرے ایکبار پر
کاہیدہ ہو گیا ہون ترے غم سے اسقدر | دہوکا ہے تار مو کا مری جسم زار پر
رکھے نہ دونون ہاتھ دمِ نوش نازنین | پیدا کرے نہ جامِ مے خوشگوار پر

۱۱۵	گردو شگفتہ سبز چمن اشک چشم کی کیا منحصر ہے رحمت پروردگار پر	۱۸

پرسان ہے کون بر مین آ کر
کیونکر دامن سے تمکو دیدون
لائینگے اونکو اپنے دم مین
غیرون سے ہین صلح کے اشارے
تمکو تم سا حسین کبھی ہم
راحت مرے غم سے کیا ہے تمکو
اے چشم نہ غسل دے برابر
غیرون سے بڑھاؤگے محبت
آفت ڈہانے کے حوصلے ہین
پائی ہم نے مراد یائی
جھوٹے جھوٹے بنا کے فقرے
سکھلائیگی کب تلک اسے تب ہجر
دکھلاؤ تو رات دن ہم آغوش
آہو کو پنہائی تمنے زنجیر
جاتے ہو کدھر ادھر تو آؤ
لوٹا ہمکو ہمارے دل نے
قاتل نے بنا دیا گلستان

لیجاؤ بغل مین دل دبا کر
موتی اشکون کے مین اوٹھا کر
تحفہ دلکا اونہین دکھا کر
آنکھون کی طرح مجھے لڑا کر
دکھلائینگے آئینہ دکھا کر
ہنستے ہو جو تم مجھے رلا کر
دریائے سرشک کو بہا کر
امید مری گھٹا گھٹا کر
شانے سے زلف کو ہٹا کر
قصہ غم کا تمہین سنا کر
سچ ہنستے ہو بر مین آ کر
کانٹا مرے جسم کو بنا کر
دامن زلفون کا رخ پہ لا کر
کاجل کو آنکھ مین لگا کر
آنکھین نہ چراؤ دل چرا کر
اوس شوخ سی صحبتین بڑہا کر
زخمون کے گل مجھے پنہا کر

۱۱۶	آئی پیری شگفتہ دل سے ہر وقت عبادت خدا کر	۹

تصور مین تری سر رکھکے اے خورشید زانو پر
کیا کرتا ہون رنج ہجر کی تمہید زانو پر

نظر آجائے یک آئینہ وقتِ دید زانو پر
ترا زانو اگر ہو غیرتِ خورشید زانو پر

ہزارون بار آبِ اشک کو جوشِ ندامت سے
کیا ہے چشم دریا بار نے یاخید زانو پر

سیاقِ دوستی دلمین سمجھکر ناز کامل سے
کرو آکر حسابِ بوسہ کی فہمید زانو پر

اگر زانو پہ میرے بیٹھکر مجھسے گلے لپٹو
مجھے ہو جاوے ایجان جشنِ نوعید زانو پر

نگرتا صورتِ تقدیر ہاتکون مجھسے ای ظالم
ترے زانو کو رکھا ہے نئی فہمید زانو پر

شبِ تنہا مین وصف اوس گلبدن کا دل بہلنے کو
کرونگا ناخنِ انگشت سی تسوید زانو پر

پئے دیدارِ روئے آئینہ رو آئینہ بنکر
کرونگا آئینہ کی دیکھنا تقلید زانو پر

١١٧	وفورِ ضعفِ کامل سے شگفتہ اندلون آخر ہوئی ہے سر جھکانے کی مجھے تاکید زانو پر	١٢

ردیف رائے ہندی

شوق سے دل صورتِ آئینۂ تصویر توڑ
پیر تسلسل رسمِ الفت کا نہ ای بے پیر توڑ

ڈر خدا سے کچھ تو دلمین ای بتِ پیمان شکن
سنگِ فرقت سی نہ قلبِ عاشقِ دلگیر توڑ

خانۂ زندان مین پھرتا ہے یہ جوشِ جنون
ہاتھ سے بیباک ہو کر پاؤنکی زنجیر توڑ

خشک ہو کر آتشِ غم سی فراق یار مین
تار اشکونکا نہ چشمِ عاشقِ دلگیر توڑ

تودۂ دل پر ہمارے پڑکے او ناوک فگن
کیا دکھائیگا تری ترچھی نظر کا تیر توڑ

اے بتِ پیمان شکن غیرونکے آگے بزم مین
دل نہ میرا سخت بالون سی دمِ تقریر توڑ

کشتۂ امید ہو گا کشتہ ای قاتل کبھی
پھیکدے خنجر زمین پہ ہاتھ سی شمشیر توڑ

یار کہتا ہے نہ نکلونگا مین ہی گہر سی آج
لاکھ دروازے سی سر ای عاشقِ دلگیر توڑ

غیر کی جا ہمکو بلا کر وفورِ لطف سے
آبلے دلکے ہمارے ای بتِ بے پیر توڑ

مرغ بے پر ہون مین اے صیاد باغ دہر مین ظلم سے بازو نہ میرے تو دم نخچیر توڑ
کیون خفا ہوتا ہے ظالم عاشق نخچیر پر کون یہ کہتا ہے تجھسے خنجر تیز یہ توڑ

آرزو سے پھنسکے دام الفت دلدار مین
اے شگفتہ دم نہ مثل طایر نخچیر توڑ

۱۱۸ ردیف زاے معجمہ ۱۱

کسطرح دیکھون ترے رخسار کا اے حور روز شرم سے ہے زیر دامان شب دیجور روز
ہمکو اونسے ربط رہتی ہے کہ مرتی کیا ہون نصیب حوصلے کی طرح گھٹ جاتا ہے بید ستور روز
خار بیتابی سے ہٹ جاتا ہے دامن کی طرح اے گریبان گیر میرے رحم کا انکور روز
روز کے ابرو جہری رہتی ہے ہمکو یہ روز سر اوٹھاتا ہے ٹھاکر دل ترا اسیا طور روز
لو گرفتار مصیبت ہون خدا کیواسطے جبر ہیہم سے بہت جابر نکر مجبور روز
آچکے بوسون پہ لازم وعدہ فردا نہین اہل دانش دیتے ہین مزدوری مزدور روز
مدعی کی گرمی صحبت اگر یونہین رہی سرد ہو گا رشک خاطر سے تن محرور روز
او کمان ابرو تری تیر نگہ کی مشق سے دل نظر آتا ہے شکل خانۂ زنبور روز
جان نثاران محبت کی بر آئیگی مراد آپکو گر امتحان تیغ ہے منظور روز
تیغ ابرو کے تصور مین یقین ہے مہوش برق بیتاب نہ ہو گا یہ دل رنجور روز

کیجیے بیخوف مشق ظلم جوش ناز سے
آپکو حق مین شگفتہ کے جو ہو منظور روز

۱۱۹ ردیف سین مہملہ ۱۶

مثل بلبل ہو گئے ہم بے اختیار اب کی برس دیکھ لینگے دیکھنا فصل بہار اب کی برس

درہم و برہم نہین ہے زلف یار ابکی برس
دام پہیلا ہوئے ہے دام دار ابکی برس

پہر نظر آیا وہ یار نو بہار ابکی برس
پہر ہوئین آنکہین ہماری لالہ زار ابکی برس

دام الفت گلرخون کا ہے چمن مین جابجا
ہوشیار اے طایر دل ہوشیار ابکی برس

فصل گل آئی ہوئی پہر جوش پر دیوانگی
پہر ہوا سودای زلف مشکبار ابکی برس

ساقیا کم ہو نہ شغل بادہ نوشی اک گہڑی
میرے پہلو مین ہوئی ہے جائے یار ابکی برس

پہر خدا جانے مقدر راستی پر ہو نہو
یار سے اے دل رہی بوس و کنار ابکی برس

جوش پر وحشت ہے دامنگیر ہے دست جنون
دیکہئے کیا رنگ دکہلائے بہار ابکی برس

راست بازان محبت کسطرح سے خم سکین
ہے کجی پر ابلق لیل و نہار ابکی برس

رات دن ہم ایچون احسان زخم تیغ کے
دیکہتے ہین تن پہ لطف لالہ زار ابکی برس

جی مین جو آئے کروا لیجان سلوک دوستی
میرے دل پر آپکا ہے اختیار ابکی برس

سایۂ گیسو مین پائی پرورش مانند خال
بنگیا ہون نقطۂ رخسار یار ابکی برس

ہو گی بیباکانہ غیرونکو مین تا ہون نصیب
جوش دلسے صورت دشنام یار ابکی برس

گلشن ہستی مین اک پردہ نشین کے عشق سے
چشم مجرم کی طرح ہون شرمسار ابکی برس

رہ گئی ہے خواہش دیدار مین پر ایک چشم
بنگئے چشم روزن دیوار یار ابکی برس

۱۲۱	اے شگفتہ روح کو ہے قلب مین یہ انتشار دیکہئے کیا رنگ دکہلائے بہار ابکی برس	۲۰

پہر مجہے ہے گیسوے خمدار جانان کی ہوس
پہر ہوئی دلکو مری گشت بیابان کی ہوس

طول پر ہے مثل غم گیسوے جانان کی ہوس
مختصر کیا صورت راحت ہو زندان کی ہوس

پیش پا ہین راتدن صحرا نوردی کے مزے
اے پری کاب کسکو ہے تخت سلیمان کی ہوس

آرزو ہے دیکہئے رخسار عالمتاب دوست
اب کسے ہے جلوہ ہای ماہتابان کی ہوس

پاک ہے قید تعلق سے مری آزادگی
حاجت دامن نہ ہے طوق گریبان کی ہوس

صورت احول دو بین ہون مجھکو یکسوئی کہان
شوق عارض ہی کبھی زلف پریشان کی ہوس

ہر زمان سودای زلف عنبرین کا جوش ہی
کیا ہی غیر از برہمی روح پریشان کی ہوس

جی بہلتا ہی نہین حال طبیعت کیا کہون
میل گلشن ہی نہ ہی مجھکو بیابان کی ہوس

ایجنون دیوانگی کا لطف کچھہ اوٹھی نہین
پاؤنکو بیڑی کی خواہش دلکو زندان کی ہوس

پیرزے دامن کو اوڑائیگی بیابان مین ضرور
کھینچ لیجا کر مجھے خار مغیلان کی ہوس

زیور دیوانگی پہنینگے اپنی جسم پر
گر رہی یونہین مجھی گیسوی جانان کی ہوس

پہول زخمون کی عنایت کر مجھی ای گلبدن
غنچۂ دل سی نکلجای گلستان کی ہوس

شوق عارض نی خیال زلف برہم کر دیا
صبح صادق ہو گئی شام غریبان کی ہوس

جنبش لب مین نکلجاتی ہی ای غنچہ دہن
مثل بوے گل تری مرہون احسان کی ہوس

چاٹ لے اگر کہین ہر دہان زخم کو
گر یہ ہی قاتل زبان تیغ بران کی ہوس

کوئی کروٹ ہی نہین آرام آتا ہجر مین
درد پنہان کی طرح ہی وصل جانان کی ہوس

چاہتا ہون صورت بادہ و فور شوق سے
شیشۂ دل مین رہی تخئیل جانان کی ہوس

ایکدن آیا نہ پھر فاتحہ تو ای مسیح
مدتون سے ہی گور غریبان کی ہوس

اسقدر ہوئی لب نمکین جانان کے مزی
خواب مین ہوتی نہین لعل بدخشان کی ہوس

۱۲۱	جودت طبع معلے کے کرم سے اندنون ہی شگفتہ بندش اشعار دیوان کی ہوس	۱۰

گریبان دکھلا رہی ہی آتش عنبر کی پاس
ہون فروزان جیسی اخگر دامن مجمر کی پاس

اشتیاق جان نثاری کی کرامت دیکھنا
صورت حلق بریدہ ہون لب خنجر کی پاس

جب خیال عارض پرنور مثل آفتاب
اور کیا ہی ای پری پیکر دل مضطر کی پاس

ہر شب فرقت مین اوس کو یاد بھی یادگی
صورت بسمل ہوئی غلطیدگی بستر کی پاس

پہ اگر جذب دل مضطر لگا دیتا مرے
جا پہونچتا اور شکے مین مثل ہما دلبر کی پاس

اشتیاق جان نثاری مجھسی کہتا ہی
آپ سے رکھدی گلی کو کاٹکر خنجر کے پاس

عقدۂ گیسو کی حل ہوجائیں ساری مشکلیں
ہاتھ پہونچے گر مرا اونکی رخ انور کے پاس

آفت و رنج و محن یان سبکے رسلیے ہوچکی
پہر نہ آیا ایک دن تو عاشق مضطر کے پاس

سیم و زر کی کچھ نہیں خواہش ہوای رشک پری
دولت کیسہ ہی تیری عاشق بی زر کے پاس

۱۲۲ اے شگفتہ کیا ملا تجھکو بجز رنج و الم
مدتوں دل کھو کے بیٹھا اوس پری پیکر کے پاس ۱۷

بوسۂ تیر سے اے یار کماندار افسوس
ہوگیا زخم ہر اک خانۂ سوفار افسوس

ہاتھ آیا نہ مرے ہائے بت عیار افسوس
کہو دیا جسکی محبت میں دل زار افسوس

ہوگئی ناخن تدبیر مری فرسودہ
نہ کھلا عقدۂ موے کمر یار افسوس

خشک ہوکر دہن زخم نے مانند زبان
تر کیا یار لب خنجر خونخوار افسوس

خاک ہو قتل کی شکل مری آسان قاتل
دم چراتی ہی تری تیغ قضا بار افسوس

کثرت نالۂ پیہم سے ترا بلبل زار
بند وا ہو کے ہوا کوچۂ منقار افسوس

بوسۂ روے کتابی کی ہوس مین ایجان
بارہا بنگئے گھٹ کر لب پرکار افسوس

تر ہوا گریۂ پیہم سے شب وصلت مین
صورت دامن غم دامن دلدار افسوس

ملک الموت کے مانند دم نظارہ
آنکھ دکھلانی لگا روزن دیوار افسوس

ڈر خدا سی بت بیرحم کہ الفت مین تری
ہر رگ جسم ہوئی رشتۂ زنار افسوس

بزم ساقی مین مری دلکو سمجھکر شیشہ
ہوا وہ بت بیہوش خریدار افسوس

آپکی گفتگوئی تیز کے آگے ایجان
بات کا منہ سی نکلنا ہوا دشوار افسوس

آرزو ایک بھی دلکی نہ بر آئی قاتل
پھر گئی صاف گلی پر تری تلوار افسوس

کھل گئی پردہ نشینی کی تمہارے پردے
ہوگئی حال کی سب میرے خبردار افسوس

صفت دوست ہوا بر سی مرے گم ایسا
نہ لگا ہاتھ مرے میرا دل زار افسوس

طرۂ گیسوئے خمدار مین جا کر ایدل
خوب رسوا کیا ہمکو سر بازار افسوس

اسے شگفتہ یہی مصرع ہے زبان پر ہردم
نہ لگا ہاتھہ مرے دامن بت طرار افسوس

۱۲۳ **ردیف شین معجمہ** ۱۱

کیا غرض ڈہونڈہین کے آرام جسم زار نقش
تیرے نقشے کا ہمارے دلپہ ہی ای یار نقش

نرگس مخمور ساقی کی تصور مین مدام
ہمکو دکہلانے لگی موج مے گلنار نقش

مٹ گئے پہر دیکہنا نا محرمون کیواسطے
تیری محرم کا بنیگا محرم اسرار نقش

عکس چین زلف عارض پہ نہین اوس ماہ کی
صفحۂ خورشید پہ لکہا ہی ز تکرار نقش

مرشونکو آنکہہ دکہلاتا ہی قاتل کی طرح
آپکی پاے مبارک کا دم رفتار نقش

مدہ سی کہینچکر خانۂ مقتل مین بجلی کی طرح
جان نثارونکو دکہاتی ہی تری تلوار نقش

اب تمنای ثبات بی ثباتی بہی نہین
بنگیا کاہیدگی سی مٹکے جسم زار نقش

نون و قاف و شین سی یہ نقش مطلب ہی مرا
کہینچ لائین اوسکو دکہلا کر سر بازار نقش

نقش عاشق کا اگر معشوق پہ چلتا نہین
کیا غرض پہر کیون لکہین ہم حب کا سو سو بار نقش

دست قاتل کے کرم سی کہینچ لیگا جسم پہ
رشتۂ آب دم شمشیر جوہر دار نقش

۱۲۴
کیا لکہین تصویر گیسو کے تصور مین مدام
ای شگفتہ مٹکے بنجاتے ہین سو سو بار نقش
۹

کربلا ہی شب وصل بت چالاک مین عیش
نیند بن بنکے رہا دیدۂ غمناک مین عیش

یاد آتا ہی جو فرقت مین مذاق جانان
ڈہونڈہتی رہتی ہین غم خاطر غمناک مین عیش

جب سی ہی خانۂ قالب مین تصور تیرا
مثل رونق ہی مکین روح کی املاک مین عیش

دیکہی چشم تلطف سی ادہر بندہ نواز
ہے مصیبت زدگان کو نگہہ پاک مین عیش

اے صنم ننکو تری وصل کی صحبت کا خیال
وہ جو پہلو سے روانہ صفتِ ہوش ہوئے
وہ ہون پامال مصیبت کہ تجھو بعد فنا
صاف باطن کو ہی ظاہر کے صفائی دی سو

ہجر کی شب مین کر لگا مرا دم ناک مین عیش
ملگیا میری طرح آہ مرا نہاک مین عیش
نہ سے ہے امر قید مین نہ ہرگز اندک مین عیش
تیرے دندان کو نہین صیقل سواک مین عیش

١٢٥	اے شگفتہ شب فرقت مین مزے دیکھیے گر تصور سے ہوا خاطر بیباک مین عیش	٢٠

جاگ کر اخلاق یارِ دلربا سے لطف عیش
کیا میسر ہو مزاجِ بیوفا سے لطف عیش
جام سجدے مین ہر کوئی شیشہ ساقی متقی
پیشِ دلبر غیر کو محروم رکھنے کے لیے
ناز کرتا ہی ہمارے پاس آنے کے لیے
واے قسمت اک بتِ پردہ نشین کی عشق مین
اوسکے رنجشِ بدمزاجی نے جو ہاتھون جستگی
لوز غم کھا کر لیو بیکر فراقِ دوست مین
شرمگین وہ مین حجاب آلودہ پہلا اتفاق
برہمی مین بوسۂ زلفِ معنبر لے لیا
تیرے دزدیدہ اشارونکی کرم سی ہی یقین
گر سلامت ہی کشیدِ عشق صادق کی کشش
چھوڑ کر ایذای فرقت کے نکہیڑی نین تیغ
خاکسارانِ محبت تیری تلوے چوم کر
چاربوسی دونون عارض کی نہ لے یکبار گی

سو رہا ہی لطف بختِ نارسا سی لطف عیش
منہ چھپا لیتا ہی رمزِ مدعا سی لطف عیش
پارسا ہے فیضِ یار پارسا سی لطف عیش
بنگیا ہون آپ اپنی مدعا سے لطف عیش
حیف تعلیم مزاج دلربا سی لطف عیش
منہ دکھاتا ہی نہین شرم و حیا سی لطف عیش
ٹھوکرین کھایا کیا پائی جفا سی لطف عیش
روز بے منت اوٹھاتی ہین غذا سی لطف عیش
حیف کچھ نکلا نہ لطفِ آشنا سی لطف عیش
پہلوے رنجش مین ہاتھ آیا خطا سی لطف عیش
آشنا ہوگا رقیبِ بیحیا سے لطف عیش
کھینچ کر لائینگے زنجیر دعا سے لطف عیش
لیکے نکلا ہون مین آغوشِ قضا سی لطف عیش
خاک مین دیکھین گے چشمِ نقش پا سی لطف عیش
ایدلِ غمگین وہ اٹھا کچھ اکتفا سے لطف عیش

سوز غم سے آپکے آگے بھرون مین آہ سرد
ہو اگر مرغوب دل ٹھنڈی ہوا سے لطف عیش

غنچۂ دل کیا پریشان خاطرونکی کھلا سکین
کر رہا ہے بلبل سر زلف دوتا سے لطف عیش

مشتمون کو فرقت آقا مین مبارک آستین
ہم فقیرن کو ہے اپنے بوریا سے لطف عیش

وصل کی شب مین بکھر کر ہو نثار زلف دوتا
چھین لو گے شل دل مجھ بےنوا سے لطف عیش

١٢٦ تیرہ بختون کو زمانے مین ہماری طرح سے
ای شگفتہ ہے خیال دلربا سے لطف عیش ✣ ٧

کس تکلف سے ہے صحن بت مغرور کا فرش
چاندنی کرتی ہے ہر روز نیا دور کا فرش

جب ہوا جوش جنون دشت کی پہونچا فرش
پاس تھا میری لگا ہو نہین بچھی ہے دور کا فرش

آمد بادشہ حسن ہے کیا پوچھتے ہو
کیجیے حضرت دل اگلو ہی دستور کا فرش

آتش فرقت جانان سے پھکا جاتا ہون
چاندنی چاہیے میری دل محرور کا فرش

چاند غیرت سے نہ نکلے وہ چمک ہے اوسمین
دیکھ پائے جو تری صحن مین وہ نور کا فرش

خون چکا چشم کی اپنی یہ ہوئی طغیانی
ہو گیا مخمل دلدار مین سیندور کا فرش

١٢٧ جب سے اوس بت کی محبت ہے شگفتہ ہمکو
بیقراری ہے برابر دل محرور کا فرش ١٦

خاک ہو پیش پر سر و مجھے تحریر کا ہوش
صورت رنگ ہے پران مری تصویر کا ہوش

تجھکو اے بت بہ ہم اگر تیر کا ہوش
ہو عدم جان کی طرح سینہ نخچیر کا ہوش

گرمی عشق نہانی سے لبان سیماب
ایک جا پر ہے نہین عاشق دلگیر کا ہوش

کوشش کر ساکن گردونکو ہے سوزش مری
مجھکو فرقت مین جو ہو نالۂ شبگیر کا ہوش

حسن صافی کی ادائین وہ تحیر زا ہین
کیا رہے عاشق بیتاب کو تقریر کا ہوش

تشنۂ خنجر ابرو کو ترے ای قاتل
نہ عدم ہے ہوگا آب دم شمشیر کا ہوش

صورت بلبل ناشاد کرونگا نالے
گر مری دلکو رہا شورش زنجیر کا ہوش

زلف کی یاد نے پابند کیا ہے مجھکو
کب ہی حدا مجھو حلقۂ زنجیر کا ہوش

حسن شفاف سے ہو صورت آئینہ سکوت
آے کر مانی و بہزاد کو تصویر کا ہوش

وہ پلا جام مے ناب مجھے ای ساقی
کہ نہ ہو بزم میں کچھ کاوش تقدیر کا ہوش

دل مرا زلف سے سلجھا کے تو دیکھا ہوتا
تمکو آیا نہ کبھی بستۂ زنجیر کا ہوش

کر لیا خاک دریا سے دامن لبریز
آگیا کشتۂ عارض کو جو اکسیر کا ہوش

پھر گیا خنجر خونخوار گلے پر افسوس
نہ رہا عاشق جانباز کو تکبیر کا ہوش

آگئی یاد تری چشم کی شوخی ظالم
جب کبھی مجھکو ہوا دیدۂ تصویر کا ہوش

تو دکھا ی خم ابرو تو کرون میں آہین
یاد ہو تجھکو کمان کی تو مجھے تیر کا ہوش

١٢٨

اے شگفتہ جو کرو دن ہجر صنم میں نالے
صاف اوڑ جائے مزاج فلک پیر کا ہوش

١٧
ش

موسم گل میں جو یاد آتی ہے شان میفروش
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ہم راہ دکان میفروش

گر تعلی پر ہے وہم امتحان میفروش
بے نشان ہوکر نکالینگے نشان میفروش

قابل تسلیم کیا ہو داستان میفروش
دختِ رز کو تاکتے ہیں خادمان میفروش

سجدے کرتے ہیں خم مے کو وفور نشہ میں
صورت مینا ہے مداح شان میفروش

جام مینا و صراحی و سبو سے بیگمان
ساقی مشفق پہ ہوتا ہے گمان میفروش

رند مشرب دختر رز کی تمنا میں مدام
کعبۂ ایمان سمجھتے ہیں مکان میفروش

بھٹیوں پر جا کے پوچھینگے بہار آئی تو دو
عالم مستی میں مستوں سے بیان میفروش

لائیں باہر دختِ رز کو پردۂ مینا سے رند
مہربانی پر اگر ہوں پاسبان میفروش

ہمکو ہو دیدار جام چشم ساقی کا نصیب
مے پرستوں کو مبارک خیر جان میفروش

شیشہ و جام و صراحی و سبو کیا مال ہیں
بخشدینگے جوش مستی میں دکان میفروش

میکدے سے دخت رز کو لا بٹھائینگے ضرور
پہلوے مینا سے دل میں میہمان میفروش

گرمی ہے بادہ نوشی کا برابر مشغلہ
ہم تھے دل سے رہینگے قدردان میفروش

جام آنکھیں ہیں تو بادہ اشک ہے شیشہ ہے دل
دیکھہ او مینوش مین بہی ہین لسان میفروش

کسقدر چپکا ہوا ہے بادہ گلگوں کا دور
ایک عالم آجکل ہے میہمان میفروش

بادۂ خون جگر موجود ہے پی لیجیے
آپ گر مجھکو سمجھتے ہین لسان میفروش

مین بھی ہون اے ساقی مینوش تیرے دور مین
کفش بردار شریک خاندان میفروش

خم کے خم گردون تہی دم بھر مین وہ مینوش ہون
اے شگفتہ ہاتھ آئے گر دکان میفروش

OSMANIA ... LIBR...

۱۲۶	ردیف صاد مہملہ	۲۳

پیدا کیا ہے قلب نے سیماب کا خواص
حاصل نہ کیون ہو ماہی بے آب کا خواص

رویا جو شب کو گوہر دندان کی یاد مین
تھا اشک چشم مین در نایاب کا خواص

لائیگا ایک روز تمھین بر مین کھینچکر
اے دلربا مرے دل بیتاب کا خواص

ہو حسن لازوال کا کچھہ اور ہی کمال
مہتاب گر بنے مرے مہتاب کا خواص

زخمون کے منہ شگاف ہوئی بوئے زلف کی
رکھتا ہے مشک مرہم تیزاب کا خواص

کیونکر پڑے ہون مین آیت سجدہ جھکا کے سر
ابرو کے خم مین ہے خم محراب کا خواص

سر ہم ہوا اس سے بوسۂ رخسار کی ہوس
رکھتی ہے زلف مار سیہ تاب کا خواص

ادسیمبر خیال عذاب فراق سے
حاصل دل و جگر کو ہے سیماب کا خواص

دامن کی طرح چادر گردون ہو تر ابھی
دکھلاؤن گر مین دیدۂ پر آب کا خواص

شکر خدا کہ بازوئے قاتل مین اندنون
پیدا ہے زور رستم و سہراب کا خواص

ہم ہند تجھکو دیکھکے کیونکر نہ مست ہون
آنکھون سے ہے نمود مئے ناب کا خواص

آیا جو اسمین پھر نہ ہوئی مخلصی نصیب
آغوش قبر رکھتی ہے گرداب کا خواص

ہنگام قتل گلشن خنجر کے لطف سے
ہر زخم تن مین تھا گل شاداب کا خواص

آتے ہی فصل گل مجھی بیہوش کر دیا
ستھا دور غم مین دور مئی ناب کا خواص

آنکھون نے بیقراری طفل سرشک سے
پیدا کیا ہے معدن سیماب کا خواص

تر کیجئے نہ مجھکو سر ولا کر وصال مین
ہے آستین مین دامن سیلاب کا خواص

ہو جاؤ بیقرار مری طرح وصل مین
دکھلاؤن گر تمھین دل بیتاب کا خواص

دنکو جو ہے وصال تو شب کو مفارقت
ہے قلب یار مین دل سرخاب کا خواص

وہ مبتلائے غم ہون کہ شلم شب وصال
پیدا کرے گی مار سیہ تاب کا خواص

ای دل خیال روئے منور کے لطف سے
روشن ہے داغ جسم سے مہتاب کا خواص

کرتا ہے خشک صورت دامن فراق مین
ہر عضو تن کو دیدۂ پر آب کا خواص

پی لینگے ہم بھی بزم مین ساقی کے شوق سے
پیدا کرے تو اشک سے مئے ناب کا خواص

۱۳۰	ہے شگفتہ اوس لب شیرین کو چوس کر حاصل کیا ہے لذت عناب کا خواص	۱۲

جوش دکھلائے اگر ابروئے خمدار کی حرص
ہر رگ حلق کو ہو تیغ قضا بار کی حرص

رعب سے لب نہ کہلے صورت غنچہ دم دید
رہ گئی یار سے تیرا دسی گفتار کی حرص

محو جب سے نگہ مست کا ہون ای ساقی
خواب مین بھی نہین ہے تی مئے گلنار کی حرص

آج نکلی در مقتل پہ خوشی سے قاتل
چوم کر حلق مرا خنجر خونخوار کی حرص

چشم بنجائے مری روزن دیوار کی چشم
جوش دکھلائے اگر آپکے دیدار کی حرص

ذبح کر ڈالے اگر وہ گل خندان مجھکو
بوئے گل بنکے نکلجائے دل زار کی حرص

آنکھین سر مین کہ ہو صحت کامل حاصل
صفت درد ہے دل مین تری غمخوار کی حرص

چوم لے منہ سے زخمون کا خوشی سے آکر
ای کمان کش ہے ہی تیر قضا بار کی حرص

ہے کبھی رخ کا تصور کبھی گیسو کا خیال
ایک دل کو ہے مری کافر و دیندار کی حرص

کہینچکر تیغ دو سر جاتی گلے پر رکہا ہون
آرزو ہے کہ تری تیغ سے ملجائے گلے

ہو جو بیتاب ترے ابروے خمدار کی حرص
صفتِ روح نکلجائے دلِ زار کی حرص

۱۳۱ ایکدن سیر تہ شمشیر ستم ہوگا ضرور
اسے شگفتہ جو رہے یار جفاکار کی حرص ۲۱

دیکھکر کشتوں کا تیرے ای بتِ خودکام رقص
پاے گردش سی کر لگا چرخ نیلی فام رقص

ہو اگر مدِ نظر گلشن مین گلفام رقص
صورتِ بسمل دکھاے بلبلِ ناکام رقص

خانۂ مقتل مین ہوتا ہی گمان فردوس کا
حور بنکر جب دکھاتی ہی تری صمصام رقص

گردشون سی صورت یار سپہری آکے بالا سر
روز دکھلاتا ہی اپنا چرخ نیلی فام رقص

وہ ہوا خواہِ نسیم زلف ہون مین تیرہ بخت
کیون نہ مرقد پر کرے دودِ چراغ شام رقص

جب لکھا کچھ ہمنے حالِ بیقراری یار کو
صفحۂ کاغذ پہ دکھلانی لگی اقلام رقص

کاٹ کر سر عاشق مضطر کا تیغ تیز سے
کسکو دکھلاتا ہے مقتل مین بت خودکام رقص

نقد دل لیلو دکھا کر آنکھ جوشِ ناز سی
تیلیون کا ہو پری گر قابلِ انعام رقص

تو دمین پیالہ کہ دختِ رز کو جوشِ شوق سی
کر رہی ہین بزم ساقی مین سبو و جام رقص

از رہِ التفاتِ بیقراری سی مجھے
وصل مین اوسکو دکھائی ہر رگِ اندام رقص

دم جو گھبراتا ہی دلمین یہ سمجھا جاتا ہون مین
کر رہا ہیگا قفس مین مرغِ زرین فام رقص

دل نوید وصل دلبر سو نہین ہی مضطرب
بر مین دکھلاتا ہی میرا صاحبِ آرام رقص

گلشنِ عالم مین ہون ہوا ای پری وہ خوش نصیب
سامنی کرتی ہی میری گردشِ ایام رقص

جب مری نالی ہلا دینگے زمین و آسمان
دیکھ لینا تجھکو دکھلائیگا تیرا بام رقص

عاشقِ جانباز کیونکر گالیون سے خوش نہو
ہے زبانِ یار کو منہ مین لیے دشنام رقص

[illegible] ادا سی جب نہانی کو گیا ای بحرِ حسن
آب دریا نے دکھایا غسل کی ہنگام رقص

دم نہین اپنا تڑپکر لوٹتا ہی ہجر مین
روح کو سکھلا رہا ہی موت کا پیغام رقص

آرزو ہے اشک ٹپکیں یاد رو یار مین
شمع ہو ملکر دکھائے روغن بادام رقص

یاد جب آتا ہی رقص اوس نازنین کا تحتِ
دیکھ لیتا ہو ترا ہو دل ناکام رقص

رات دن اک سیمبر کے اشتیاق وصل مین
صورت سیماب کرتا ہی دل ناکام رقص

اے شگفتہ وہ پریرو مجھسے فرماتا ہی یہ
تمکو دکھلاؤنگی اپنا آج زیر بام رقص

١٣٢	ردیف ضاد معجمہ	٢٠

شوق سی فرقت ساقی مین مین ساغر کی عوض
اشک پی جاتا ہون مین بادۂ احمر کی عوض

زلف کو چوم کی لام لب دلبر کے عوض
زہر کھا لیتی ہین ہم قند مکرر کے عوض

کھو کے دل بوسہ لام لب دلبر کے عوض
میم مخزوم ہوئی میم مقدر کے عوض

دیکھ او قاتل بیرحم گریبان میرا
بوسے لیتا ہی گلو کے لب خنجر کے عوض

شوق آرایش رخ ہو تو مین لوا یجان
اشک دامن سی اوٹھا کر میری گوہر کی عوض

آبرو پائی ہنا گوش صنم سے ملکر
دانۂ اشک نے کیا دانۂ گوہر کے عوض

بار احسان نے تری یار جھکایا ایسا
پاؤن پر آگئی دستار مرے سر کے عوض

بے تکلف تری شمشیر مجھے اے قاتل
زیور زخم پہنا دیتی ہی زیور کے عوض

خاکساران محبت کو تری کوچے مین
ہاتھ آئی ہی زمین گور کی بستر کی عوض

دیکھتا کیا ہی مرے قتل کی بعد اے قاتل
قطرۂ خون ہین تری تیغ مین جوہر کی عوض

پرورش بعد فنا جسم کے کرنے کیلئے
دامن گور ملا دامن مادر کے عوض

جلوے دکھلانے لگی صفحۂ تن پر کیا کیا
فرط کاہش سی ہر اک رگ رگ مسطر کی عوض

بادۂ رشک سی لبریز ہوا اے ساقی
حلقۂ چشم مرا حلقۂ ساغر کے عوض

آتش رشک نے جسوقت کیا سرد مجھے
تن مرا گرم رہا سینۂ مجمر کے عوض

جا پہونچتا ہی خیالِ دلِ ناداں اوس تک
جذب کامل سے شبِ غم میں پیمبر کی عوض

چشمِ ظاہر سی تو کیا دیدۂ باطن سے کبھی
روے مہتاب نہ دیکھوں رخِ دلبر کی عوض

آتشِ رشک سی ہی پرورشِ دل ہر دم
آ کے عشق میں آیا سمندر کے عوض

کیا لڑاؤں تری آنکھوں سے میں ایجاں آنکھیں
چادرِ اشک مری منہ پہ ہی چادر کی عوض

درِ دنداں کی تصور میں لوٹا کر دیا اشک
میم مفلس ہوئی ہم تا ہی تو نگر کے عوض

۱۳۴	حکم دیتا ہے شگفتہ مجھے مینوشی کا حلقۂ چشم مرا ہجر میں ساغر کے عوض	۱۵

ہے دلکو تیغِ ابروے دلدار سی غرض
خنجر کی آرزو ہے نہ تلوار سی غرض

زاہد سے کچھ غرض ہے نہ میخوار سی غرض
ہمکو تو ہے جناب کی سرکار سی غرض

ساقی کو اپنے بادۂ گلنار سے غرض
بیہوش سی غرض ہی نہ ہشیار سی غرض

ہر چشم شکل دیدۂ دیوار ہو گئی
ہے جیسے دیدۂ چشمِ رخِ یار سی غرض

دل ہی نثار مردمکِ چشمِ دوست پر
بیمار کو ہے ہر دم بیمار سے غرض

کیا کیا نہ پیچ و تاب میں آیا دلِ حزیں
ہے جیسے دامِ گیسوے خمدار سی غرض

جو دلسی کشتۂ خمِ ابروے یار ہیں
اونکو عبث ہے تیغِ قضا بار سے غرض

ایدل تصورِ خمِ ابروے یار میں
رکھتا ہی خلق خنجرِ خونخوار سے غرض

مجھکو رلاؤ ذکرِ سی دنداں کی وصل میں
گر آپکو ہی گوہرِ شہوار سے غرض

ہر دم خیالِ زلفِ سیہ رنگ ہی نصیب
رکھتا ہوں اسلئے میں شبِ تار سی غرض

آنکھیں ہیں جامِ اشک ہی بادۂ فراق میں
پیدا ہی جب سے ساقیِ میخوار سے غرض

مانند بوے گل چمن روزگار میں
نکلی نہ حیف یارِ دل آزار سے غرض

فرمایا جب سنی مرے مطلب کی داستان
کیا ہمکو ہی وصال کی اقرار سے غرض

مثلِ غبارِ دشت نہو گردش کسطرح
ہے آبلوں کو پاؤں کے ہر خار سی غرض

۱۳۴	وہ اشتیاق دید شگفتہ نہین ہین آنکھین لڑائین روزن دیوار سے غرض	۱۶

صورت مرغ نگہ جا کے دیار عارض
ہے اگر نور خدا نور بہار عارض
زلف رہتی نہین بیوجہ نثار عارض
حلقۂ خط سے رنگ نہین چہرے پر
ہوس بوسۂ رخسار صنم ہین اکثر
صحبت کفر سے اسلام کو لازم ہے دریغ
ہوس بوسۂ عارض نہ برآئی شب وصل
کیون نہ دیکھا کرون حیرت سے تری صورت رنگ
اسقدر سایۂ گیسو کی مضامین لکھی
جانب عاشق جانباز تو دیکھو ایجان
کسطرح دو دن تری رخسار سے مہ کو تشبیہ
چار کب مہر سے ہوتی ہین کسیکی آنکھین
کھول دو شمع عارض کو اگر محفل ہین
یاد مین رخ منور کے نہین روتا ہون
کیون نہو شعر کا ہر لفظ بر نگ گل تر

دیکھہ لیتا ہون سد الطف بہار عارض
جاؤنگا پاے نگہ بنکے دیار عارض
شام کو ہے مزۂ صبح بہار عارض
یار آغوش خزان مین ہے بہار عارض
چشم تر ہوتی ہے دزدیدہ نثار عارض
سایۂ زلف نہ ہو جاے غبار عارض
دامن زلف رہا یار نثار عارض
روز عارض ہے تو گیسو شب تار عارض
خط شب رنگ ہوا خط غبار عارض
دل کیا کرتے ہین ہر وقت نثار عارض
عارض مہر سے بالا ہے وقار عارض
خاک دیکھون بت عیار بہار عارض
مثل پروانہ ہون عشاق نثار عارض
گوہر اشک کو کرتا ہون نثار عارض
منضبط کرتا ہون مضمون بہار عارض

۱۳۵	اسلئے چپ ہون شگفتہ کہ نہو شب وصل دود آہ دل افگار غبار عارض	۱۱

کمانزض

ہمکو ذکر وصل یار خوبرو سے کیا غرض
آب دریاے ندامت غسل دید لگا اسی

عاشق صادق ہین ہم اس گفتگو
اشک تر دامن کی تجھکو شست شو سے کیا غرض

ہم مزاج چرخ کجرو ہین زمین دہر پر
آشنا سی ہمکو مطلب کیا عدو سے کیا غرض

خوب ہنس ہنسکر زبان تیغ کے لوٹو مزی
ہر دہان زخم کے نکلے عدو سے کیا غرض

جسکی گردن سی ملے اوسکو ملایا خاک مین
آب خنجر کو کسی کی آبرو سے کیا غرض

احتیاج بوسۂ رخ ہی نہ پروائے وصال
پھر بہلا ہمکو تمہاری جستجو سے کیا غرض

پند واعظ سی طبیعت پارسا کہتی ہین ہم
جام ساقی سے تعلق کیا سبو سے کیا غرض

سجدے کرتے ہین خم ساقی کو کیف نشہ مین
رند مشرب ہین ہمین آب وضو سے کیا غرض

بے تکلف بنگیا طوق گریبان وقت قتل
خنجر قاتل کو تھی میرے گلو سے کیا غرض

یونہین سوجا سے مشک دامن دل رہنے دے
کام کیا تجھکو رفو گر ہے رفو سے کیا غرض

۱۳۶
کہتے ہو اوس سے نہین مطلب رہا کچھ بھی ہمین
پھر شگفتہ ذکر یار خوبرو سے کیا غرض
۱۵

ردیف طاے مہملہ

کہو چکا ہی ربط پیہم سے بت مغرور ضبط
ہجر مین ہوگا الہی کسطرح منظور ضبط

کیون منا تا ہی اوسہین کچھ خبر ہی کیا فایدہ
وہ جو روٹھے ہین تو تو بہی کر دل رنجور ضبط

صورت موسی برابر ہی غشی ہنگام فکر
شعر مین ہو خاک مضمون رخ پر نور ضبط

کھینچ لائیگی کشش جذب دل بیتاب کی
دیکھ لینگے کیجیے گا اے بت مغرور ضبط

مرحبا اے جوش بیتابی تری الطاف سے
آجکل رہتا ہی مثل یار مجھسی دور ضبط

رو دیا مینی تو وہ یہ ہنسکے فرمانے لگے
اب کہان ہے آپکا ای عاشق رنجور ضبط

ناصح مشفق نصیحت کو تری میرا سلام
کیا کریگا رنج فرقت مین مجھی مسرور ضبط

ہو گئی مفلس لوٹا کر نقد دل اب کیا کرین
باندہ ہم پر جتنا جی چاہی بت مغرور ضبط

حسن کی دولت کی پہر طالب نہون ہرگز کبھی
مفلسون کو دی خدا گر ای بت مغرور ضبط

دیکھکر حالِ دلِ بیتاب فرمانے لگے
کوئی صورت جان بھی اپنی بچائیں ہجر مین
ظلم اوٹھا لینا ہمارا یاد آئیگا تجھے
تیری گالی سے ستم کو دل بیلون ... ہم
جب نہ تھے ہم آشنا تجھ دی کہتے تھے یہ

آپکا تو عاشقون مین تھا بہت مشہور ضبط
بس نہین چلتا تو کر لیتے ہین ہم مجبور ضبط
اور پیر جب تو کریگا آپ بت مغرور ضبط
جسطرح غصے کو کرتا ہے کوئی مخمور ضبط
عشق خوبان کیا ہے ... [illegible]

۳۷ آتش دوریٔ جانان کے کرم سے آمد لون
اے شگفتہ ہوش کی صورت ہوا کافور ضبط ۱۵

ردیف ظاے معجمہ

دل دکھا دیتا ہے تیرا وصل مین اکثر لحاظ
بے تکلف صحبتِ باہم کی حاصل ہو مزہ
کیون نہ تنہا ہے بت بیرحم اسکو ظلم سے
سہنے دے او قاتل ظالم نکر اسکو جدا
جسنے دیکھا ہے چشم فور اسکو خوب سا
دیکھے کیا ... آشنائی کا ہو ضبط
شکوہ شرم و حیا سے ہنسکے فرماتے ہین وہ
آرزو ہے دل ہی آنکھون مین جگہ دیتے ہین
یاد تھا ... آنکھ اپنی لیکے دل
کیا کرون تمنے سوالِ وصل ہو کر ساز
بوسہ لینے مین چھپا لیتے ہو منہ سمجھے ہین ہم
تم غنی ہو تمسے بھی اے دوست شرم غیر مین

دور کر آنکھون سے میری طرح اے دلبر لحاظ
تجھکو میری قدر کی صورت جو ہو کمتر لحاظ
ٹوٹ جائیگا ترا اینکر دلِ مضطر لحاظ
میری چشم زخم کا ہے دامنِ خنجر لحاظ
ہے تری تیغ نگاہِ ناز مین جوہر لحاظ
گالیان دیتے ہو تم کرتے ہین ہم دلبر کی لحاظ
یار پیش اہل دانش ہے بہت بہتر لحاظ
گر نہ تا مجھکو میرا خالق اکبر لحاظ
چشم کی کشتی کا ہے ایجانجان لنگر لحاظ
اے صنم رکھتی ہے میرا اشک کی چادر لحاظ
منع کرتا ہے تمہارا تمکو اے دلبر لحاظ
گم رہا کرتا ہے شکلِ عاشقِ بے زر لحاظ

لو پیو تم بھی مری سر کی قسم دو چار جام
وصل مین فرصت ہم آغوشی کی بھی فرصت نہین

صاف کہو دیتی ہے آنکھون لگا سے احمر لحاظ
دشمن جان ہے مرا تیرا ایری پیکر لحاظ

١٣٨
وہ بگڑتا ہے اگر تجھسے بگڑنے دے اوسے
اے شگفتہ تو بھی اوسکا دور دل سے کر لحاظ
١٧

ردیف عین مہملہ

دیکھکر حال دلِ بیتاب بیتابانہ شمع
دیکھے گر شکل آئینہ رخ جانانہ شمع

کہتی ہے ہم زبانِ حال سے افسانہ شمع
سوختہ ہو شعلے مین اپنی صورت پروانہ شمع

لطف سے تیری مہیا ہو گیا سامانِ عیش
ساقی و مینا و مطرب بادہ و پیمانہ شمع

کیون نہ لے بوسہ لب گلگیر اسکے بزم مین
ہر زمان دکھلا رہی ہے نازِ معشوقانہ شمع

مین وہ بیکس ہون کہ میری قبر پر بعد فنا
اے صنم کوئی ترحم سے کبھی لایا نہ شمع

میرے آنے سے نہ گھبراؤ کسی کے سامنے
ایکجا ہوتے ہین اکثر اے صنم پروانہ شمع

غیر کے آگے نہ اولٹو روی روشن سے نقاب
پردۂ فانوس سے باہر نہو جانانہ شمع

دلکو بہلائیگا بن بنکر یقین ہے بعد مرگ
شام مرقد مین خیالِ عارضِ جانانہ شمع

صحبت میخوار کا کچھ ہو گیا اوسکو اثر
ناز سے دکھلا رہی ہے لغزشِ مستانہ شمع

ایک ہین آپسمین لیکن جدا ہین رنگ مین
زلف گر شب ہے تو حسن عارضِ جانانہ شمع

سر پہ رکھکر تاج شعلے کا وفور ناز سے
ہمکو دکھلاتی ہے کیا کیا شوکتِ شاہانہ شمع

ہوکے برہم آستینون کو نہ اولٹو لگتے ہین
پیرہن مین اپنے پوشیدہ رہی جانانہ شمع

دل ہی دل مین صورتِ پروانہ کیون صدقے نہون
یان ہے فانوسِ خیالی مین قدِ جانانہ شمع

کتنی صابر ہے یہ صرصر کہ تیرے جور سے
بزم مین کرتی ہے ہم سجدۂ شکرانہ شمع

جب سے آیا ہے تمہاری شعلۂ رخ کا خیال
بنگیا ہے سوزشِ غم سے دلِ دیوانہ شمع

شام سے آئی ہے رخصت ہوتی ہے ہنگام صبح / بیت ہستی کو سمجھی ہے مسافر خانہ شمع

۱۳۹	اے شگفتہ کیون نہ ہو روشن مرا قلب حزین خانۂ تن مین ہے عشق عارض جانانہ شمع	۱۱

ردیف غین معجمہ

رہنے دے عارض کا میرے سامنے روشن چراغ / کیون چھپاتا ہے دم بوسہ تہ دامن چراغ

کس طرح آئے مرے دلکو خیال روے یار / مفلسون کے گھر مین ہوتا ہے کہین روشن چراغ

دیکھ لو شب کا مزہ دن مین اوٹھا کر آئینہ / صبح عارض کا ہے شام زلف مین روشن چراغ

اسکو بھی میری طرح کیا شوق نظارہ ہوا / دیکھتا ہے بے تکلف آپکا جوبن چراغ

اندنون کچھ ہے خیال یار سے صحبت مجھے / خانۂ تن مین مرے کرتا ہے اب مسکن چراغ

پوچھتا کیا ہے مرے دلکے تصدق کا سبب / شمع قد پر تیری پروانہ ہے یہ روغن چراغ

آہین کرتا ہون مین کیون کرتا ہے تو منہ سے دور تف / جوش صرصر سے نہ رکھا اے یار بیدامن چراغ

میری تیری ایک ہے صورت شام ہجر مین / بے گریبان ہون اگر مین تو ہے بیدامن چراغ

اشتیاق عارض گلگون سے مجھکو اسلئے / جلوے دکھلاتا ہے بنکر ہر گل گلشن چراغ

جب ترا رخسار پنہان ہو تہ زلف سیاہ / کیون نہ پہنے دامن گیسو کا پیراہن چراغ

۱۴۰	کیون نہ ہو مجھ پر ہر اک کو شمع فانوسی کا شک اے شگفتہ داغ تن من پر ہے پیراہن چراغ	۶

تمہاری دیکھ کے عارض کا اے نگار چراغ / ہوا نے دیکھے ٹھنڈے کئے ہزار چراغ

شعاع روے منور سے گئی دید سے شب وصل / حضور زرد ہے شکل قصوروار چراغ

نہ آئے کام جو دنیا مین تم تو محشر مین / دکھاؤ گے ہمین کیا یار گلعذار چراغ

نصیب وہ ہے ہمکو تو تیرہ روزی سے / مخل ہوا صفت غیر لاکھ بار چراغ

جہان مین غور سے دیکھو تو گھر مین مفلس کے
حضور لعل پہ رکھتا ہے افتخار چراغ

مقام رشک نہ کیون ہو کہ اونکی عارض کا
تمہاری طرح شگفتہ ہے جو آشکار چراغ

١٤١ ردیف فاے معجمہ ١٤

کیا مختصر ہو نطق زبان سے بیان زلف
ہے طول آرزو کی طرح داستان زلف

نکلا نہ دم بشکل تمنا فراق مین
بر ہتی آئی جناب ہماری بسان زلف

شام شب وصال مین مجھہ تیرہ روز کو
مار سیاہ رنگ سے بڑہکر ہے شان زلف

میری طرح نہ دام کشاکش سے ہو نجات
سو بار گر رقیب کرے امتحان زلف

سودائے شام گیسوئے خمدار مین مجھے
زنجیر کی شبیہہ پہ ہوگا گمان زلف

افعی بد بلا کی بلا یاد آگئی
جب مانگ کے نشان کو سمجھا نشان زلف

پیوستہ روے دوست پہ ابرو نہین نہین
بھر سجود دل ہے یہی آستان زلف

سونگھو نہ سانپ صحن گلستان مین لوگ گل
سنبل جو اپنی شکل بناے بسان زلف

زندان کی سختیون سے نہ گھبرائینگے کبھی
جو لوگ صدق دل سے ہوئے مدح خوان زلف

ظلمات کی ہین نظر آتی ہے سیدہی راہ
پنہان جو ہے نشان تری درمیان زلف

سیندور اپنی مانگ مین بھر کر نہ کھینچیے
کیا گفتگو ہے اسمین یہی ہے زبان زلف

١٤٢
کیونکر نگاہ شوق کو عارض پہ ہو قرار
ہے پیچ و تاب دل کو شگفتہ بسان زلف
١٥

بنکے چشم آئینہ دیکھون ترا رخسار صاف
ہو اگر گرد کدورت سے دل افگار صاف

دختر رز کو کنار جام مے مین کھینچلون
ریش قاضی سے اگر ہو شیشہ گلنار صاف

میرے بھی دل سے کدورت صاف ہو جاتی ابھی
تو جو ملجاے گلے سے ہو کے اے دلدار صاف

بے کدورت صحبت ساقی و رند بادہ نوش
پردۂ مینا سے نکلی بادۂ گلنار صاف

کس گھڑی سینے سے نظر تو نے دیکھا ہے یار
آپ ہوئی رنگ کدورت سے تری تلوار صاف

اب تقاضا سے مروت بھی نہیں باقی رہا
ہر سوال وصل پر ہونے لگا انکار صاف

دیکھ گستاخی نہ کر اے جوش بیتابی دل
میرے اوسکے وصل میں جبتک نہو تکرار صاف

اب کہاں پردہ میں رہ سکتی ہے باقی حجاب
وہ نکل آنے لگے گھر سے سر بازار صاف

رہنے دے دیر اخ شکل تیغ قاتل سے خرد
کر نہ دامن سے ہمارا زخم دامندار صاف

ہر سوال زرد روئی سے سبب وہ سر خرد
سرخ ہو جاتا ہے شکل زخم دامندار صاف

گفتگو دانش سے پیش جاے کسطرح
ہے کلام روزمرہ میں زبان یار صاف

شیشہ و ساغر سبو اوندھے پڑے ہیں خالی پیے
کر دیا مستوں نے ویران خانۂ خمار صاف

جب ملیں آنکھوں سے آنکھیں بے تکلف ہو گئے
ہے کدورت سے مزاج یار بے تکرار صاف

کیا غضب ہے وصل کی شب میں جلانیکو مرے
رخ کے بوسے لے رہے ہیں گیسوئے خمدار صاف

۱۴۳	جودت طبع معلے کے کرم سے واقعی اے شگفتہ کسقدر ہے بندش اشعار صاف	۱۹

تب کے آیا آشنا نا آشنا میری طرف
میں یہ سمجھا ہو گیا میرا خدا میری طرف

کسطرح ہووے مری تیری طبیعت ہمکنار
ہے دغا تیری طرف مہر و وفا میری طرف

ایک مدت سے ہوں میں طالب نگاہ لطف کا
دیکھئے تو اک نظر اے دلربا میری طرف

خیر باشد آج کیوں ہے اک مری دلکے لئے
اے پری پیکر تمہاری التجا میری طرف

اے کشید دل کبھی تو اوس بت بیرحم کو
تب کے زنجیر محبت کھینچ لا میری طرف

جوش الفت نے مری اوسکو دکھایا یہ اثر
غیر کی جانب سے اوٹھکر آ گیا میری طرف

نذر دیگا مائل شمشیر ابرو سر ابھی
لائیے تو آپ اپنا نیمچا میری طرف

عشق صادق نے دکھایا یہ مزہ ہنگام دید
میں ہنسا اوسکی طرف وہ بھی ہنسا میری طرف

آرزوئیں دل کی نکلینگی ہین کیونکر خوش ہون
آتے ہین وہ غیر سی ہو کر خفا میری طرف

بے بسی پر اپنی رویا اوسکی صورت دیکھکر
جو کوئی آیا کبھی ہنستا ہوا میری طرف

دوستی کا ذکر کیا ہی دشمنی سی بھی ذرا
ایکدن تو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا میری طرف

وہ گنہگار محبت ہون کہ بام چرخ سی
پھینک دی اللہ نے میری دعا میری طرف

حسن سی راحت ہی تجھکو عشق سی مجھکو ہی غم
ہے جزا تیری طرف ظالم سزا میری طرف

تیری ابرو کے تصور مین جو لکھتا ہون غزل
تیغ دکھلاتا ہی ہر مصرعہ مرا میری طرف

عفو کر پھر خدا میرے بت کافر قصور
ہے عطا تیری طرف سہو و خطا میری طرف

کیا کہون تمسی تمہاری طرح ہوتے کبھی
ہجر مین آتی نہین میری قضا میری طرف

امتحان خادم دیرینہ گر منظور ہے
آئیے تلوار لیکر اک ذرا میری طرف

بوالہوس سے راحت دل کی نہ نکلے گی ہوس
دیکھیے آکر محبت کا مزا میری طرف

۱۴۴	غیر جلجاتے ہین دل مین آہ شگفتہ رشک سی دیکھتا ہے جسگھڑی وہ فتنہ زا میری طرف	۱۷

ردیف قاف معجمہ

پامال جفا کر کے وفائے دل عاشق
ڈھونڈھو نہ مریجان خطائے دل عاشق

منظور نظر گر ہے شفائے دل عاشق
جز وصل نہین اور دوائے دل عاشق

کچھ راحت و غم پر نہین موقوف مریجان
ہر رنگ مین ہی رنگ وفائے دل عاشق

آباد رہو خوش رہو دنیا مین ہمیشہ
ہر دم ہی یہی یاد دعائے دل عاشق

سرگشتگی بخت سے اوس یار کے آگے
ہوتی ہی سزا حیف جزائے دل عاشق

کہتے ہین نہ ہو شاکی تقدیر پریشان
ہے تحفۂ اندوہ غذائے دل عاشق

ڈر اوس بت بیرحم کہ درگاہ خدا مین
ہوجائیگی مقبول دعائے دل عاشق

خوش ہو کے اسی کوچۂ گیسو مین جگہ دو / گر چاہتے ہو دلسے لگائے دل عاشق
کسطرح نہ پہلو کو کرون چاک مین اپنے / وہ دیکھنے آتے ہین لقائے دل عاشق
یونہین جو تعلی پہ ہے ایذائے غم ہجر / ہو نیکی نہین تن مین بقائے دل عاشق
یہ ناز عداوت ہے کہ اک بوسۂ رخ پر / کرتے ہین وہ تجویز سزائے دل عاشق
سُن او بت خاموش کہ اک تیری ادب سے / مضمون نہانی ہے صدائے دل عاشق
حسرت ہی رہی بنکے تری شکل کسی روز / آئی نہ شب غم مین قضائے دل عاشق
اے دیدۂ گریان نہ دکھا بارش گریہ / بدلی نظر آتی ہے ہوائے دل عاشق
لیتے ہو تو لو بیچتے ہین ہاتھ تمہارے / دو بوسۂ رخسار بہائے دل عاشق
دل لیکے مرا یار نے کی رنج سے آباد / خالی جو ہوئی جسم سے جائے دل عاشق

۱۴۵ — کہتا ہے شگفتہ وہ پریرو دم خلوت / راضی ہون مین جسمین رضائے دل عاشق — ۱۲

اگر ہے حمد خدا وصف کارخانۂ عشق / سنو لگا گوش حقیقت سے مین فسانۂ عشق
خیال جعد معنبر ترا پری پیکر / ہمارے توسن دلکو ہے تازیانۂ عشق
سنبہالئے تو ذرا تیر ناز کو اپنے / بنو لگا دیدہ و دانستہ مین نشانۂ عشق
سمجھ گیا ہون حسینون پہ آنکھ پڑتے ہی / ترقیون پہ ہے کچھ ان دنون زمانۂ عشق
کٹا کے سر تری تیغ دو دم سے اے قاتل / گرا جو مین تو ادا ہو گیا دوگانۂ عشق
نماز ظہر ادا ہو گی اے بتو بخدا / ہے سجدہ گاہ مجھے سنگ آستانۂ عشق
تمہاری خنجر ابرو پہ جان دینے سے / شہید تیغ اجل کو ہوا بہانۂ عشق
بہار جوش پہ ہے ہر چمن مین خوش ہو کر / سنو لگا بلبل بستان سے مین ترانۂ عشق
ہزار رنگ ہر اک رنگ مین دکھاتا ہے / نگار خانۂ چینی ہے کارخانۂ عشق

مدام طائر دل کیون نہو غم آلودہ
تمہارے ہجر مین گل کہا کر سیکڑون تن بیا

نصیب روز ازل سی ہوا ہی دانۂ عشق
لئے ہون سر کے عوض جسم پر خزانۂ عشق

۱۴۶

خیال حسن پری رو سے ہر زمان مجھکو
شگفتہ خانۂ تن ہو گیا ہی خانۂ عشق

۱۶

آفت تازہ اوٹھائیگا عشق — ہنستے ہنستے رولائیگا عشق
تازیست نہوگی اس سے فرصت — مرنیکے بعد جائیگا عشق
سمجھا ہون فساد کچھہ نہ کچھہ آج — بیٹھے بیٹھے اوٹھائیگا عشق
ہم جانتے ہین مٹا کے ہمکو — مٹی مین اب ملائیگا عشق
آؤگے اوڑکے میری بر مین — جب وقت اثر دکھائیگا عشق
اوس شعلہ مزاج کی طرح حیف — دل کو میرے جلائیگا عشق
تدبیر وصال دلربا مین — ترکیب نئی دکھائیگا عشق
دکھلا کے کشش تمہین کسی روز — بر مین مری کہینچ لائیگا عشق
اے یار ترے وصال کی راہ — رہبر ہوکر بتائیگا عشق
صبح غم یار سنگدل مین — اشکون سے منہ دھولائیگا عشق
زلفین دکھلا کے اوس پری کی — دیوانہ مجھے بنائیگا عشق
یونہین گر ہے خیال ابرو — خنجر سے گلے ملائیگا عشق
آئے تو بہار دیکھیئے گا — تازہ اک گل کہلائیگا عشق
کوچے سے ترے بڑہا کے صحبت — توقیر مری گھٹائیگا عشق
اے گوہر اشک چشم تجھکو — دولت کی طرح لٹائیگا عشق

مثل معشوق اے شگفتہ
پہلو مین دل دکھائیگا عشق

۱۴۷	ردیف کاف عربی	۱۷

دید کے قابل نہیں ہے رخت منحوس فلک
آفتاب ساقی مینوش کے آگے مدام
سر ہلانے کی نہیں دیتی اجازت کیا کہوں
اوسکی پیشانی پہ جب ہو تصدق دل مرا
ہے میسر بے تکلف ہجر مین اوس ماہ سے
کوچ کر نیوالی او ہو کوچ کا وقت آگیا
اے بیر پیرو التفات گردش تقدیر سے
اقتضائے فہم عالی سے سمجھ جاتے ہین ہم
کسطرح بیخوف بیٹھون ملکی اپنی یار سے
شکئے پر بہی نہوئیگا مصیبت سے فراغ
تیرے ماتم کے تصور مین کرلون نالے اگر
جوکہ بد ہین اونکو ہے بد طینتی سے اتفاق
دیکھکر اوس بت سے ہم آغوش مجھکو دہر مین
دوست دشمن ہے اگر تو ہو یہان کسکو ہے غم
سرخرویون کو دکہا سکتا نہین منہ ہو کے زرد
چھپ گیا ہے جب سے زیر چرخ وہ عالی دماغ

جوش شام کفر سے نیلا ہے ملبوس فلک
ماہ کہتی ہین جسے ہے جام معکوس فلک
شمع ساں لیکر مجھے پہلو مین فانوس فلک
ہون زمین گلشن ہستی پہ محبوس فلک
دود آہ شعلہ زا کو لطف پابوس فلک
سن رہے ہین رعد کی آواز سے کوس فلک
رقص دکہلاتا ہے کیا کیا ہمکو طاؤس فلک
چوب برق شعلہ زا ہے رعد ہے کوس فلک
راز پنہان کی خبر رہتا ہے جاسوس فلک
بے بسی ہے قسمت بد سے ہون محروس فلک
کعبۂ دل سے ہو پیدا شور ناقوس فلک
قابل تسلیم کب ہے وصف ناموس فلک
رشک کہاتا ہے برابر دل مین لوس فلک
حارس اپنا کیا ہے گو ہون محروس فلک
دیکھئے تو ہے کبودی رنگ طاؤس فلک
اس زمین کو ہے زمان رہتا ہے افسوس فلک

۱۴۸	دل بہلنے کے لئے مجبور ہو کر ہجر مین اے شگفتہ دیکھتا ہون رقص طاؤس فلک	۱۷

آزردہ رہا وہ بت فہمیدہ سحر تک
ہمصورت بسمل دل بیتاب ہمارا
نظارہ سے کہ وہ مہ صفت مہ درخشان

جاگا نہ مرا طالع خوابیدہ سحر تک
بستر پہ رہا شام سے غلطیدہ سحر تک
رہتا ہے ... شام ... [illegible]

بیدار رہا تنہا سو جو مری ساتھ شب ہجر
رویا مرے غم مین دل غمدیدہ سحر تک

پانی کی طرح سے دل بیہوش ہمارا
زلفون مین رہا آپکی ژولیدہ سحر تک

اے ناخن غم تیری خراش ستمی سے
تہا جسم پہ پیراہن خندیدہ سحر تک

حسرت ہی رہی صورت جان دلمین ہماری
بوسے نہ دئے آپ نے بخشیدہ سحر تک

افسوس شب وصل مین مضمون محبت
سمجھا نہ ذرا وہ بت فہمیدہ سحر تک

اے جان ترے بستر کی طرح جسم ہمارا
رہتا ہے تپ ہجر سے تفتیدہ سحر تک

وصلی کی طرح وصل کی شب مین نہوئی وا
دہشت سے تمہاری لب چسپیدہ سحر تک

ہیہات مری دست تمنا کی طرح سے
سمٹا ہی رہا وہ بت ترسیدہ سحر تک

راحت کا طلبگار سمجھکر مجھے دل مین
دل سے نہ ملا وہ بت رنجیدہ سحر تک

اے آتش اندوہ تری لطف و کرم سے
دل تہا تن محرور مین جوشیدہ سحر تک

کیا خاک نکالتی ہوس بوسۂ عارض
تہا افعی گیسو سے مین ترسیدہ سحر تک

مانند نظر محفل اغیار مین جاکر
دیکھہ اے دل غمگین اونھین دزدیدہ سحر تک

مثل شمع بزم تری بزم مین آکر
جائیگا نہ یہ عاشق طپیدہ سحر تک

۱۴۹
تہا پیش نظر دور سرج کا جو شگفتہ
پیر تا ہی رہا شعر پسندیدہ سحر تک
۱۷

کیون کہا او تم صورت سیارہ سر سے پاؤن تک
مین اٹھا لون چادر نظارہ سر سے پاؤن تک

پوستین بنتا ہون تمہاری تمکو لیکر گود مین
مثل باد گردش گہوارہ سر سے پاؤن تک

ہٹ کر اے قاتل لگا خنجر کو سر سے سر
سر کر لگا خون کا فوارہ سر سے پاؤن تک

سرخ کپڑے پہننے سے وہ بت شعلہ مزاج
بنگیا ہے آگ کا انگارہ سر سے پاؤن تک

دیکھ لیتا ہے خزان مین موسم گل کی بہار
زخم کہا کر یہ دل بیچارہ سر سے پاؤن تک

کیا کسی کو صحبت دنیا سے دون کو نفع ہو
ملک مین ڈوبی ہے یہ بیکارہ سر سے پاؤن تک

پوست کھچوائیگا راحت کی ہوس مین ایکدن
دیکھ لینا یہ دم امارہ سرسی پاؤن تک

دیکھ لے ای قاتل کہ پیہم ضرب ہای تیغ سی
جسم آتا ہے نظر صد پارہ سرسی پاؤن تک

مثل موسی کیون نہ وقت دید ہو جا غشی
نور کا شعلہ ہے وہ مہ پارہ سرسی پاؤن تک

جی لگا کر کیا مری مضمون مطلب کو نہین
جانتے ہین وہ مجھے آوارہ سرسی پاؤن تک

صورت آوارگان دشت تیری عشق مین
خاک آلودہ ہون مین آوارہ سرسی پاؤن تک

ای بت بیرحم رحم آتا نہین مطلق تجھے
منتین کرتا ہون مین بیچارہ سر سے پاؤن تک

عشق کا ای دل نہ اوترا لگا اوتار سے کبھی
کھینچ دیکھو ذنب کا پشتارہ سر سے پاؤن تک

زاہد صد سالہ بھی مشق اذان صبح سے
بنگئے ہین بیگیان نقارہ سر سے پاؤن تک

دست قاتل سر گلے ملتی وہ میری کسطرح
تیغ نے سمجھا مجھے ناکارہ سر سے پاؤن تک

عاشق بیجان ہین ہم جان جسم میں کہتے نہین
دیکھ لیوی موت کا ہرکارہ سر سے پاؤن تک

خار دیتا ہے شگفتہ دل مین ہمکو وقت دید
صورت بت حیف سنگ خارہ سرسی پاؤن تک

۱۵۰	ردیف کاف فارسی	۱۴

کم ہمتی کا نشہ مئی سے مٹا کے رنگ
بیٹھا ہون بزم یار مین اپنا جما کی رنگ

ای عشق سرخرو ترا ہونا یقین ہو جب
ہون زرد آشنا کیلیے آشنا کی رنگ

ٹھہرو ذرا نگاہ تمنا کی طرح سے
جاؤ نہ مثل ہوش ہمارا اوڑا کی رنگ

کسطرح میری آپکے صحبت برا رہو
سیکھے مزاج پاک نے ہین نارسا کی رنگ

ای دل تجھے امید وفا ہے خدا کی شان
دیکھے ابھی نہین ہین بت فتنہ زا کی رنگ

روتا ہون مین تصور زلف سیاہ مین
پانی برس رہا ہے جمی ہین گھٹا کی رنگ

وہ ہین دوا دو وصل کو دینے یہ مستعد
بیمار ہجر کو نظر آئے شفا کے رنگ

افلاک پہ بھیجے عذاب فراق مین
دیکھین تو کیا دکھائین ہجوم دعا کی رنگ

غیروں کے ساتھ اوٹھکے چلے سامنے مرے
کس رنگ سے حضور ہمارا اڑا کے رنگ

آئینہ رکھکے سامنے وہ یار شوخ چشم
ہنستا ہے میرے رنگ سے اپنا ملا کے رنگ

اکبار پھر دکھا بت کافر جمال پاک
بے رنگ کر دیا مجھے اپنا دکھا کے رنگ

ہونگے اسیر دام ہزاروں بلا نصیب
دکھلائیگی جو زلف تمہاری بلا کے رنگ

یوں ہین اگر شدید رہی جوش آہ کی
دیکھیگا میرے دل کا وہ کافر خدا کے رنگ

۱۵۱ لطف شباب یاد کریں کیا شگفتہ ہم
پیری کے رنگ میں نظر آئے قضا کے رنگ ۱۷

شعلہ زن رہتی ہے عشق شعلہ رو سے تن میں آگ
ہو فروزاں جسطرح سینۂ گلخن میں آگ

اپنے دامن میں حنائی ہاتھ پوشیدہ نکر
سرخرو رکھتی نہیں آغوش پیراہن میں آگ

کسطرح رووں نہ خوں او بت تصور میں ترے
سنگ سے ملکر عیاں ہوجاتی ہے آہن میں آگ

دوڑ جائے کیوں نہ شعلہ آہ آتشباز کا
ہے نہاں سوز دروں سے جسم کے انجن میں آگ

سرخ موباف اپنی چوٹی میں نہ ڈالو ناز سے
آگ میں ناگن نظر آجائیگی ناگن میں آگ

عندلیباں چمن کے دل جلانے کیلئے
ہر گل تر نے لگا دی دامن گلشن میں آگ

کھوئے دست حنائی سے گلا میرا نہ آپ
دیکھئے مانند دل لگجائیگی گردن میں آگ

رو رہا ہوں میں ذرا ہنسکر بت شعلہ مزاج
جوشش بارش ہے دکھلا برق کی ساون میں آگ

گر ہنسی اٹکھیلیاں میں شعلہ ہائے حسن کی
وقت نظارہ پڑیگی دیدۂ دشمن میں آگ

سرخ لب پر گر جمائینگے دھڑی مسی کی آپ
برگ گل کی ہوگئی پوشیدہ گل سوسن میں آگ

دیکھتا ہے اپنے غرفہ سے نہیں وہ شمع رو
جل رہی ہے شعلۂ رخسار سے روزن میں آگ

آگ لگی ہے دلمیں جب بت آتش مزاج
بے سبب ہوتا ہے مجھسے محبت دشمن میں آگ

سینہ میں ہے جراح زخموں کو خون گرم سے
لگ اوٹھیگی تامل رشتۂ سوزن میں آگ

سوز غم سے گر نہیں گی اشک تر چپکا یا ان
پھیل جائیگی مری دامان پیراہن میں آگ

بعد مردن بے تکلف داغ ہائے جسم کی
لیچلا ہوں آپ اپنے ساتھ میں مدفن میں آگ

اسے پری پیکر بجھا دی آکے آپ رحم سی — آتش غم نے لگا دی روح کی مسکن مین

اے شگفتہ قطرہ خون نوک مژگان پر نہین
دیدہ و دانستہ رکھدی چشم نے چلمن مین آگ

۱۵۲	ردیف لام مہملہ	۱۲

گر نیک تیرے لطف سی ہوگا مآل دل — راحت کی طرح دور رہے گا ملال دل
اے جان تیرا خیال سمجھکر عزیز جان — رکھا ہی ہمنے خانۂ تن مین مثال دل
اوس مہروش کو صورت جان سر مین لیلیا — کس درجہ رفعتون پہ ہی اوج خیال دل
رہتا ہون مین اپنے کلیجے کو تھام کر — ہوتا ہے تذکرہ جو کوئی حسب حال دل
دیکھین تو آپ لکھکے دل غمزدہ کے حرف — بار الم سے شکل کمان خم ہی دال دل
سنتا کوئی نہین ہی توجہ سی کیا کہون — کیا شکوۂ حبیب ہی بیدردی حال دل
کیا مختصر زبان سی ہو روز وصال مین — مثل درازی شب فرقت ہی حال دل
اس دہر بے ثبات مین وہ غم نصیب ہون — رویا جو کوئی مجھکو ہوا احتمال دل
اللہ ری شوکت الف قامت حبیب + — سیدھا نہو سکا پئے تسلیم دال دل
مفلس ہون گو ہزار پہ ہو جاونگا غنی — پہلو مین آکے جب وہ کرینگے سوال دل
بیوجہ پیچ و تاب سر مو نہین ضرور — اولجھے تمہاری زلف سی یہ ہی مجال دل

۱۵۳	وہ گل شگفتہ ہوکے شگفتہ سی لگتا ہی پژمردہ کسلئے ہو کہو کچھ تو حال دل	۲۰

تو جو آیا رگ گردن کے مقابل قاتل — طایر روح ہوا طائر بسمل قاتل
لا نہ آئینہ کو آنکھون کے مقابل قاتل — ایک جا چار نظر آئینگے قاتل قاتل
روح کی طرح پھڑک کر دم بسمل قاتل — نکل آئی تہ خنجر ہوس دل قاتل
بے ترے رات کو اے حور شمایل قاتل — حلقۂ گور ہوا حلقۂ محفل قاتل

خود نمائی سے نظر آئینگے جوہر کیا کیا
آئینہ ہوگا اگر عکس مقابل قاتل

کیون نہ لون آنکھہ پہ صورت مصحف تیرے
تیری تصویر پہ صدقے ہی مرا دل قاتل

پاک ہو وسوسۂ شوق شہادت دلکو
چھوڑ دے ہاتھہ کوئی ہوگی مقابل قاتل

ہاے کیا قہر کیا ناز صنم نے برپا
بنگیا میرے لئے عشوۂ قاتل قاتل

کسطرح جان بچے جسم کی مقتل مین مری
دھیان ابرو کا ہی شمشیر تو ہی دل قاتل

جوشش شوق شہادت سی لپٹ جاتا ہون
کھینچکر تیغ جو ہوتا ہے مقابل قاتل

مدتون تک صفت اشک در زندان پر
چومتی پاؤن رہی چشم سلاسل قاتل

تو وہ ہی قاتل عالم کہ تری ابرو سے
چھپ گئی تیغ فلک ہو کے مقابل قاتل

کیا عجب ہی تری شمشیر کا منہ دہو لوین
زخم تر میرے بنین گر لب ساحل قاتل

ہاے اوسنے ترے وعدہ کیطرح دم توڑا
ہوگیا جو تری شمشیر سے بسمل قاتل

منہ چھپا کر جو کیا قتل مجھے قاتل نے
مین یہ سمجھا کہ بنا حور شمایل قاتل

مجھکو پہلو مین جو پایا تو ہوا شادی مرگ
سبب ربط مجھے زہر ہلاہل قاتل

چھپکے آب دم شمشیر نہ نکلی باہر
دامن زخم ہوے پردۂ محمل قاتل

بے تکلف تری شمشیر کے لیکر بوسے
نکل آئینگے مرے حوصلۂ دل قاتل

دیکھہ لی آئینۂ تیغ مین جب جی چاہی
اور قاتل ہے تری مدّمقابل قاتل

154	حشر ہو سایۂ شمشیر مین بے منت خلق اے شگفتہ جو بنے بازوی قاتل قاتل	21

ناخن غم کا ہوا ہم پر یہ احسان آج کل
صورت دامن مشبک ہی گریبان آج کل

جذب دل سی بنگئے نقش پای جانان آج کل
منہ چھپاتا ہون تہ ریگ بیابان آج کل

صحبت ہمسایہ کی کا اثر ہوگیا ہی اختلاط
گو وہین دامن ہی مجھے طوق گریبان آجکل

فصل گل ہی ہر طرف شیشی ہین لبریز شراب
ناہد و نہی رخصت تو بہ کا سامان آجکل

اجتناب یار نے بخشی ہی ایسی بیکسی — بہاگتا ہے دور مجھسو میرا ارمان آجکل
مین جو روتا ہون چمن مین صورت ابر بہار — سبز ہو جاتا ہی ہر نخل گلستان آجکل
پاؤن باہر خانۂ زندان سی رکھہ سکتی نہین — دیدۂ زنجیر رہتا ہی نگہبان آج کل
بے غرض بنکر مین اکثر گفتگوی غیر سے — ٹوٹ جاتا ہون لیسان عہد جانان آجکل
دشت پیمائی کا دلکو لطف اوٹھی کسطرح — چوستا ہی آبلے خار بیابان آجکل
آرزوئین دل کی نکلین گی نہین کاڑھین — اب تو وہ ہر بات مین کرنے لگے ہان آجکل
وہم نے اسدرجہ بخشی ہی پریشان خاطری — ہو گیا میرا تصور اوسکا دربان آج کل
نازسی باد بہاری بنکے جب آتا ہون مین — پہول جاتا ہی ہر اک نخل گلستان آجکل
جانکر مجھکو اسیر رشتۂ الفت ترا — پیچ دکہلاتی ہی یاد زلف پیچان آجکل
ہاتھہ گستاخی سی آیا تہا تمہارا تا گلو — مسکراتا ہی مرا طوق گریبان آجکل
کس نگاہ شرم زا کا دلمین پوشیدہ ہی دہیان — منہ پہ رہتا ہی مری اشکون کا دامان آجکل
جان نثارون مین ہمارا بہی چمک جاتی نصیب — آکے ملجای گلے گر تیغ بران آج کل
تیری گیسو کا تصور جب سی ہی سمجھا ہون مین — آگئی قبضہ مین زنجیر گلستان آج کل
رنج تنہائی نہین ہرگز فراق یار مین — راحت پہلو ہی اپنا ہمکو ارمان آج کل
اشتیاق عارض گلگون اگر یونہین رہا — منضبط کر لینگے مضمون گلستان آجکل
مرحبا ای جوش ناکامی تری الطاف سو — مین تو کیا ہون آرزو تک ہی پشیمان آجکل

۱۵۵	اے شگفتہ باغ معنی مین ترا شیرین سخن بنگیا ہے نغمۂ مرغ غزلخوان آج کل	۹

تیر لگی ہی الفت گیسوی پیچان آجکل — گہٹ گئی ہی قوت زنجیر پیچان آجکل
جوش وحشت نے کیا پیدا یہ سامان آجکل — دہجیان ہونے لگا اپنا گریبان آجکل
سر اوٹھاؤن کیا مین ہنگام دعا سوی فلک — حلقۂ زنجیر ہے طوق گریبان آجکل

میرے رونے پر ہنسی وہ مجھکو یہ وحشت ہوا
موسم باراں میں چمکی برق تاباں آج کل

آرزوے وصل ہوتی ہے پریشاں کیا کہوں
ٹالتا کہہ کہکے ہے وہ ماہتاباں آج کل

موسم گل میں گلوں کے پاس جا سکتے نہیں
پاؤں الجھاتی ہے زنجیر گلستاں آج کل

مثل بلبل اوڑ گیا ہوں جو چمن کی دید کو
سدرہ ہوتی ہے دیوار گلستاں آج کل

یاد رخسار صنم میں ہل کی آنکھوں سے مری
ہو گئے لخت جگر پیوند داماں آج کل

۱۵۶	اے شگفتہ جودت طبع رسا کے لطف سے طرح مشکل ہو تو کر لیتے ہیں آساں آج کل	۱۰ آج کل

آشنا ہے بدمزاجی سے طبیعت آج کل
صاف باتوں پر بھی ہوتی ہے کدورت آج کل

پھر ہوا گستاخیوں پر دست وحشت آج کل
پھر گریباں کو ہوئی دامن سے صحبت آج کل

پاؤں پھیلائیگی دل میں آتش غم کی طرح
سر اوٹھا کر شعلہ رویونکی شرارت آج کل

بے سبب روے منور پر نہیں ہے عکس زلف
شام کی آغوش میں ہے صبح راحت آج کل

مجھکو لٹوائیگی آنکھونکی طرح اغیار سے
چشم بد دور آپکی چشم مروت آج کل

واہ ری ناکامی الفت کہ چھپکر مثل دوست
چٹکیاں لیتا ہے دلمیں درد فرقت آج کل

پوچھئے مجھسے نہ ہنس ہنسکر دل غمگیں کا حال
کیا کہوں ہے کسلئے رونیکی عادت آج کل

اسقدر لوٹے ہیں مضمون مصیبت کے مزے
کان تک آتی نہیں الفاظ راحت آج کل

سرد مہری کی توجہ سے مزاج یار میں
گرمیاں کرتی ہے ہر لحظہ حرارت آج کل

۱۵۷	بے تکلف دید بازی کے مزے لیا ہوں نصیب اے شگفتہ اور لینے ہے مجھکو ندامت آج کل	۱۵

جل کے دل میں صورت دل آج کل
بنگیا ہوں شمع محفل آج کل

پھر نظر آیا وہ قاتل آج کل
پھر نہیں پہلو میں ہے دل آج کل

پھیلا ہے کوچۂ دلدار میں
خضر بنکر شوق کامل آج کل

چاک ہو جاے ہے سینہ مین جگر
صورت دامان ساحل آج کل

میری صورت گردش تقدیر سے
تھک گیا ہے شوق منزل آج کل

خوش تو کردیتا ہو او ظالم ترا
راستی سے قول باطل آج کل

آئینہ ہو کر مقابل کس لئے
ہٹ گیا ہے صورت دل آج کل

خواہش پابوسی دلدار مین
بنگیا ہون گرد منزل آج کل

کھینچ لا آغوش مین اوس یار کو
اے کشید عشق کامل آج کل

گھورتا ہے جان نثار ونکی طرف
جوہر شمشیر قاتل آج کل

دیکھتی ہے چشم آئینہ تمھین
دیکھئے ہو کر مقابل آج کل

قتل پر اب ہمت قاتل نہین
ہوگیا آسان مشکل آج کل

گوش جانان تک پہونچ جاتا ہون مین
بنکے آواز عنادل آج کل

مشعل رخ کے مقابل مین حضور
زرد رو ہے شمع محفل آج کل

اے شگفتہ جوش طبع پاک سے
سہل ہے مضمون مشکل آج کل

١٥٨ ردیف میم مہملہ ١٥

ڈرتے ڈرتے جب تمھاری سامنے آتے ہین ہم
ہوش کہتے ہین خدا حافظ ہوے جاتے ہین ہم

راحتون سے داستان رنج سننے کیلئے
اسے صنم اپنا فسانہ آپ بنجاتے ہین ہم

آؤ ملجاؤ گلے لینگے نہ بوسے پیار سے
آپکے گیسوے پیچان کی قسم کھاتے ہین ہم

نکہت گل کو بٹھا لیتے ہین اپنے دوش پر
بنکے جب باد بہاری باغ مین آتے ہین ہم

خانہ دلسے نکلتے نہین بت پردہ نشین
میری نالے مجھسے کہتے ہین کہ شرماتے ہین ہم

حیف خود بینی سے ہوتا ہی نہین مد نظر
آئینہ اپنا جو اوس کافر کو دکھلاتے ہین ہم

ہمکو فرقت مین جو یاد آتے ہین وصلت کے مزے
سیج کی آغوش مین کیا راحتین پاتے ہین ہم

دیکھہ او ظالم مقام گور تک بعد فنا
رحمدل ہنستی ہین سینہ مین حسینونکی طرح
آہ وہ رو رو کے کہتی ہین جنازی پر مرکے
ضعف ہیم نی کچھہ ایسا کر دیا بیحس ہمین
غیر کا دل توڑتے ہو گفتگو ی سخت مین
خارش شوق قضا سی پیش قاتل بار بار
ہمکو ہوتے ہین مزی وصلت کی فرقت مین نصیب

تیرے احسان کا نہین احسان لئے جاتی ہین ہم
جب تری تیغ تبسم کے مزے پاتی ہین ہم
ہمسے تم چھٹتے ہو اب تمسی چھٹے جاتی ہین ہم
اشک کی صورت زمین پر گر کے رہجاتی ہین ہم
جذب کامل سی مزاج یار بہکاتے ہین ہم
ناخن شمشیر سی سینہ کو کھجلاتے ہین ہم
جبکہ آغوش تصور مین اوسی پاتے ہین ہم

۱۵۹
دل تڑپ جاتا ہے اپنا مرغ بسمل کی طرح
اے شگفتہ کوچۂ قاتل مین جب جاتے ہین ہم
۹

جوش الفت سی خیال کمر یار ہین ہم
کرم عشق نہانی کا یہ دیکھو تو اثر
اثر طالع بے سود سی شل تو قیر
جب اوٹھی آتش دوری کی شرارے دل مین
مستیان اوس بت مینوش کی جب یاد آئین
سجدے کرتا ہی ہر اک نخل گل تر جھک کر
لب سایل کی طرح وصل کی شب مین کھلکر
شوخیان کرتے رہی صورت اطفال سرشک

ہین عدم تشکل نظر خواہش دیدار ہین ہم
چھپ گئی صورت ارمان دل دلدار ہین ہم
گھٹ گئی بڑھکے نگاہ بت عیار ہین ہم
بنکے پروانہ گئے انجمن یار ہین ہم
بنکے میخوار چلے خانہ خمار ہین ہم
مثل صرصر جو کبھی آتی ہین گلزار ہین ہم
بند ہو جاتی ہین بیشک تری گفتار ہین ہم
کبھی دامن پہ کبھی پہلوی دلدار ہین ہم

۱۶۰
اے شگفتہ کرم طبع رسا سے بخدا
سہل مضمون نہین لکھتے کبھی اشعار ہین ہم
۱۱

امید وصل ہو تو کہین دلربا سے ہم
آنکھین لڑا رہے ہین کس آشنا سے ہم
محبت بنا کے پیدا کی زلف دوتا سے ہم

مرتے ہین ہجر مین غم لا انتہا سی ہم
کھاتے ہین دل مین زخم خدنگ قضا سے ہم
لیتے ہین سر پہ روز بلائین بلا سی ہم

کیا حظ اوٹھائین تذکرۂ مدعا سے ہم | بت بنگئے ہین عشق بت پارسا سے ہم
اے یار پردہ دار ترے اشتیاق مین | پہونچے زمین سے چرخ پہ اپنی دعا سے ہم
وہ تھی گناہگار محبت کہ بعد مرگ | چھوٹے اسیر ہوکے تہ دست قضا سے ہم
راحت سے شاد رنج سے رنجیدگی نہین | راضی رہا کئے ہین تمہاری رضا سے ہم
گر آنکھ لگ گئی ہی تو سندان پہ بھی | چونکے صدائے نالۂ زنجیر پا سے ہم
مٹ مٹکے خاک رہ کی طرح کوی پائمال | ملکر گلے رہینگے سدا نقش پا سے ہم
آئین جو یاد وصل مین فرقت کی سختیان | گھبرا گئے اذان سحر کی صدا سے ہم

کس طرح اے شگفتہ کہین کسی حال دل
تنگ آ گئے ہین مفارقت دلربا سے ہم

۱۶۱	ردیف نون معجمہ	۱۰

تری فرقت گوارا کر چکے ہین | ارے اپنا سہارا کر چکے ہین
اجل آئے تو آئے کسکو ہے غم | یہان سب سے کنارا کر چکے ہین
نہ کھلا آنکھ او ظالم کہ اب ہم | تجھے پتلی کا تارا کر چکے ہین
خیال راحت وصل صنم مین + | مصیبت کو گوارا کر چکے ہین
نہ نکلی گی کبھی اف منہ سے اپنے | ستم تیرے گوارا کر چکے ہین
جنھین سمجھے ہو اپنا وہ ہین سب غیر | گلہ ہمسے تمہارا کر چکے ہین
ہمارے قتل کا اے خواہش قتل | وہ ابرو سے اشارا کر چکے ہین
نہ گھبراؤ محبت سے ہماری + | اجی ہم بھی کنارا کر چکے ہین
جو آئے جی مین وہ ہمپر کرو ظلم | ہم اپنا دل تمہارا کر چکے ہین

۱۶۲	دل راحت طلب سے سیکڑون بار شگفتہ ہم کنارا کر چکے ہین	۵

چہو گئین دیہو کی سی زلف پر شکن مین اونگلیان — اسلیئے بستہ ہین زنجیر رسن مین اونگلیان
دیکہئے رزاقی رازق کہ طفل شیر خور — چوستا ہی شیر کی بدلے دہن مین اونگلیان
اونگلیان اوس گلبدن کی دیکہہ کر سی شاخ سی — پنجۂ مرجان دکہاتا ہی چمن مین اونگلیان
تیری ہمچشمی کا گر دعوی کرے وہ شوخ چشم — جائے گردون چشم آہوی ختن مین اونگلیان

۱۲۳	ای شگفتہ قدرت حق ہی ذرا دیکہو تو تم نقش زائیدہ کی پیر ہی ہون سن ہے او ٹکلیا	۱۴

بے رحم کی جا مجہہ مین قابل احسان ہون — بندہ مین خدا کا ہون او بت تری قربان ہون
زنجیر سی صحبت ہی پا کو سر گیسو مین — حداد کی ہاتہون سی محبوس تبر دان ہون
کچہہ ہی نہین بس چلتا آئینہ جماوں سے — حیرت ہی مجہی کیا کیا انگشت بدندان ہون
تشریف ادہر لاؤ رخسار تو دکہلاؤ — بلبل کی صفت ای گل دروازہ پہ نالان ہون
کیونکر نہ بہلا کہٹکون بلبل تری آنکہون مین — گل پہلو مین ہے میری وہ خار گلستان ہون
پہر کہینچ نہ تو میری صیاد رہا کردے — گلشن مین تری مین ہی اک مرغ غزلخوان ہون
جب چاہو لگا دیکہو شمشیر دو دم اپنی — وہ مین نہین قابل آگ سے گریزان ہون
مذہب مرا رندانہ مشہور ہی عالم مین — زاہد ہون نہ عارف ہون ہندو نہ مسلمان ہون
غرہ ہی او نہین ایسا اپنی رخ زیبا کا — فرماتی ہین وہ اکثر مین مہر درخشان ہون
دامن کسی کہتی ہین پیراہن تن کیسا — مین جوشش کاہش سی اک تار گریبان ہون
دشنام ہند و پیارے سمجہو تو ذرا دل مین — تم شکل پری گر ہو مین صورت انسان ہون
تکلیف ہو خنجر کو قد مو نہ پہ جہکا سر ہے — تاخیر کا باعث کیا عاشق ترا ایجان ہون
شیدا ہے گل عارض کی حق مین سر مو آب — کہتا ہی سر گیسو طول شب ہجران ہون

۱۶۴	گلزار معانی مین مانند گل خندان ہون ہر شعر شگفتہ ہے مین بلبل بستان ہون	۱۷

دیکہون جو اپنی ہاتہ سی اوس گلبدن کی پاؤن — پہیلین کبہی نہ جسم مین رنج و محن کی پاؤن

ہیہات کسکی چال نے پابند کر دیا
کیا گڑ گئے چمن مین ہین سرو چمن کے پاؤن

بندش نہ باندہ اے سر گیسوے دلربا
کہولینگے خاک ہاتہہ اسیر رسن کے پاؤن

آنکھون پہ سر پہ وصل کی شب مین خوشی خوشی
رکہلونگا اپنے ہاتہہ سے اوس گلبدن کے پاؤن

بیتاب ہو گئی گوہر دندان کی یاد مین
نکلی صدف کے بطن سے در عدن کے پاؤن

کیونکر روش پہ اسکے قدم زن ہو پائے عقل
ثابت نہین کہین پہ تمہارے سخن کے پاؤن

آوارہ مجھکو جانکے ہیہات بعد مرگ
احباب نے کئے مرے باہر کفن کے پاؤن

آب حیات چشمۂ حیوان سے ہو نصیب
بوسے اگر وصال مین اونکے دہن کے پاؤن

آئینگے ایکدن دم آرام دیکہنا
اس بیز پانکے ہاتہہ مین اوس سیمتن کے پاؤن

یہ کیا غضب ہے پاؤن کی چہوٹی پہ آپنے
کاٹے ہین بدلے ہاتہہ کے مجہہ خستہ تن کے پاؤن

ایمان اپنا جانکے اوبت تری قسم
چہوتا ہون ہاتہہ جوڑ کے مین برہمن کے پاؤن

ہر جا یہ شق ہین گردش بیجا کے لطف سے
کیا دیکہتے ہین آپ غریب الوطن کے پاؤن

تیر نگاہ چشم صنم سے ہوے ثبوت
مجہہ ناتوان کو صاف غزال ختن کے پاؤن

پامال کشتہ دل کو کرینگے یقین ہوا
وہ چال سے نکالکے اپنے چلن کے پاؤن

وہ حسن ہے کہ جن و بشر باغ دہر مین
ملتے ہین ہاتہہ دیکہکے اوس گلبدن کے پاؤن

اوس شعلہ رو کی بزم سے شرما کے اوٹہہ گئی
کسطرح ہو گئی شمع انجمن کے پاؤن

۱۶۵	مضمون نو کو ڈہونڈہ کے لائینگے بیت مین کیا شل دست شل ہین شگفتہ سخن کے پاؤن	۲۱

کیا مزے سے مجہے اوٹہائے مژدہ بیداد مین
آہ نالے تا دہن رسم مبارکباد مین

رنج و غم پیہم اوٹہاکر خاطر ناشاد مین
نالۂ حلق بریدہ ہون تمہاری یاد مین

جوش الفت نے مری جسوقت دکہلایا اثر
نور بنکر چہپ گیا چشم ستم ایجاد مین

صورت گوہر لئے بوسے جو اونکے کان کے
سیکڑون بل پڑ گئے زلف ستم ایجاد مین

جبکہ فرط لاغری سے جسم سایہ ہو گیا
فرق پہر کیا رہ گیا مجہہ مین مرے ہمزاد مین

منتشر ہو کر خیال عارض گلفام سے
دلکو بہلاتی ہین اکثر صحبت فریاد مین

صورت گیسوے پر خم بلبلون کی تاک سے
دام کے حلقے پڑے ہین گردن صیاد مین

مرغ بسمل کی طرح غلطیدگی ہے خاک پر
جوش بیتابی سے اوس سیمین بدن کی یاد مین

منہ لگائین لطف ساقی سے عروس دہر کیا
گردن مینا ہے مشغول ہے فریاد مین

گوش تک کسطرح پہونچی یار کی ایذائے جبر
آبلے لاکھون ہین پائے نالہ و فریاد مین

لطف سے مطلب کسی کو ہے نہ رنجش سے غرض
خندۂ دیوانہ ہون مین گلشن ایجاد مین

ہر دہانِ زخم مصروف تبسم ہے مرا
کیا مزہ پایا زبان خنجر فولاد مین

جوش الفت سے لکھا جب لوح دل پر وصف یار
چشم کا نقشہ ہوا پیدا صفت کے صاد مین

جان و دل سے کیون تصدق ہون نہ روے یار پر
حسن یہ دیکھا نہین پریون نے آدمزاد مین

قتل گہ مین قتل ہونیکا مزہ کیونکر ملے
پڑ گئی زنجیر حیرت ہمت جلاد مین

رعب تیغ شعلہ زا سے چھوڑ کر تن وقت قتل
روح نے منہ کو چھپایا دامن جلاد مین

جوشش عشق نہانی کی اثر سے اندنون
جور تازہ بنکے آجاتا ہون اونکی یاد مین

نغمہ آرا ہین جو کیفیت سے دیوانی ترے
شورش زنجیر ہے شور مبارکباد مین

وہ دکھائین جوش بیتابی نے اپنی گرمیان
پڑ گئے چھالے زبان فتنہ زا فریاد مین

دیکھنے کو نوجوانان گلستان کی بہار
آئے صحرائے عدم سے گلشن ایجاد مین

۱۲۶ اے شگفتہ کیون نہو ہر شعر کی بندش فصیح
چیدہ مضمون کا ہے مسکن خاطر ناشاد مین ۱۵

آتے ہین بار بار آنکھون مین
اشک ہین بیقرار آنکھون مین

مردمک کی طرح محبت سے
گھر دیا تجھکو یار آنکھون مین

وہ نہ دیکھین گے دیکھنا مجھکو
ہے حیا سرمسار آنکھون مین

ایک عالم کو کر لیا تسخیر
خوب جادو ہے یار آنکھون مین

اوس گل تر پہ جب سے ہون مایل
غیر گذرے ہین خار آنکھون مین

اے پری چشم مست کی شوخی / نہیں چھپتی ہزار آنکھوں میں
ہو لکھا اسے تصور جانان / اکھیں ایک بار آنکھوں میں
آپ کے انتظار سے دم مرگ / رک رہی جان زار آنکھوں میں
نہ سولا نیند ابھی کہ باقی ہے / لطف بوس و کنار آنکھوں میں
یہ مزہ ہے یہی ہے چالاکی / لڑیں آنکھیں ہزار آنکھوں میں
بعد مردن پلک نہ جھپکے گی / گر رہا انتظار آنکھوں میں
جلوۂ یار دیکھنے کے لئے / نور دے کردگار آنکھوں میں
کوئی اچھا نظر نہیں آتا / جز ترے طرحدار آنکھوں میں
پیجئے خون دل مرا ایجان / مے کا گر ہے اوتار آنکھوں میں

۱۶۷ لطف دیتا ہے اسے شگفتہ کیا / لالۂ داغدار آنکھوں میں ۱۶

یہ ہم ہیں کہ جور و ستم دیکھتے ہیں / سحر اوٹھکے پہر یہ قدم دیکھتے ہیں
ترا لطف جب یار کم دیکھتے ہیں / تو دل پر ہجوم الم دیکھتے ہیں
ترے رخ پہ جب زلف ہم دیکھتے ہیں / ہم آغوش شادی و غم دیکھتے ہیں
تمہاری نگہ لطف آمیز کو ہم / غضب ہے کہ اب بیش و کم دیکھتے ہیں
اونہیں کی طرح بے غرض بنگئے ہیں / جو وہ دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں
تصور میں رخسار و گیسو کے پیہم / بہم کفر و اسلام ہم دیکھتے ہیں
تمہارا سوئے مزرعۂ غیر اکثر / ترشح پہ ابر کرم دیکھتے ہیں
ترے ناز و انداز سے ای ستمگر / ستم ہی ستم پر ستم دیکھتے ہیں
ٹھہر تو ذرا جوش بیتابی دل / ابھی ہم مزاج صنم دیکھتے ہیں
لکھیں گے مری سینہ چاکی کا مضمون / وہ ہنسکر شگاف قلم دیکھتے ہیں
نہیں دیکھتے گر نہیں تم تو دیکھو / تمہیں تو محبت سے ہم دیکھتے ہیں

خدا پرست ہے آئینہ اے آئینہ رو / تمہین ایک مدت سے ہم دیکھتے ہین
خدا آبرو جان نثارون کی رکھے / کہ وہ آب تیغ دو دم دیکھتے ہین
نہ مانگینگے اب بوسۂ زلف تمسے / قسم ہے تمہاری قسم دیکھتے ہین
سمجھتے ہین سیارۂ بخت عاشق / جو تازہ کوئی صبحدم دیکھتے ہین

۱۶۸ شب وصل مین اے شگفتہ خوشی سے / کرم یار کا دم بدم دیکھتے ہین ۱۳

حضور نے جو دکھائی شراب شیشی مین / ثبوت صاف ہوا آفتاب شیشی مین
کبھی شراب کبھی ہے گلاب شیشی مین / جہان کی طرح ہے کیا انقلاب شیشی مین
نہین ہے جلوۂ رنگ شراب شیشی مین / پری اسیر ہے یا آفتاب شیشی مین
عجیب لطف ہو ساقی عجب مزے ہو اوٹھین / وہ ماہ گود مین ہو آفتاب شیشی مین
مرے جو آبلۂ دل مجھے نظر آئین / کہون کہ جمع ہوی ہین حباب شیشی مین
دولہن بنا کے بٹھایا ہے میرے ساقی نے / اوڑہا کے رنگ کا مے کو نقاب شیشی مین
حضور شیش محل مین ملے شراب وصال / امیدوار ہی ہون کامیاب شیشی مین
ہمارے دل مین خیال آپکا کرے آرام / پری کو چاہئے اے یار خواب شیشی مین
عیان ہے شوخی پان گردن مصفا سے / کہ لعل لعل بھری ہے شراب شیشے مین
سرشتگی مری دلکی یہ یون سے کیا ہو نمود / چھپا کے عشق نے رکھا کباب شیشے مین
مین مست ہون مری پائے نظر کی ٹھوکر سے / گزند پہونچے نہ ساقی شتاب شیشے مین
نظر مین یہ رنگ شفق چرخ سے ہم دیکھو / لہو مرا جو بھروائے جناب شیشے مین

۱۶۹ بھری ہے جان کی اکسیر اپنے مذہب کی / شگفتہ خاک در بوتراب شیشے مین ۱۶

جلوہ فرما کیا ہو صبح وصل جانان گود مین / مثل گیسوے سیہ ہے شام ہجران گود مین
جمع کرتے ہین پارہ ہاے سنگ طفلان گود مین / عشق کا اپنے لئے رہتا ہون احسان گود مین

عاشق جانباز سو جانسی تصدق کیون نہو
یار رکہتا ہی عروس تیغ بران گود مین

تم بہی اسکو چہپا گیسو مین جا دیتی نہین
کیا کرون پہر رکہکی اپنی دلکو الجہان گود مین

آرزو سی عالم وحشت مین مثل طفل اشک
لیلیا دامن نے ہر تار گریبان گود مین

دور غم سو دیدہ و دانستہ پہر مشغلہ
اشک کو رکہتی ہی ہر دم چشم گریان گود مین

وقت آرایش جو دیکہا دستی رکہے صاف کو
آئینہ سمجہا کہ آیا مہر تابان گود مین

پوچہتی ہو کیا کہون کیا آپکی رحمت کا حال
دل لیئے ہے مثل جان مضمون لعان گود مین

بنگے دست دلربا بیخوف ابدست جنون
کہینچ دامن کی طرح طوق گریبان گود مین

گشت گلشن سی کہین بیجان آنکہیا مین ہون
آو لے لین آپکو مرہون احسان گود مین

مٹ گئی پر نقش پای رخش جانان کی طرح
لیلیا ہے ذرہ ریگ بیابان گود مین

ای خیال گیسوی برہم نہ دکہلا پہر ہمی
دل مرا بے طور ہوتا ہی پریشان گود مین

خاکساری کی سرافرازی یہ بعد مرگ ہی
خاک میری لے اوڑا غول بیابان گود مین

یہ دکہائی آتش فرقت کی آنکہون نے مجہے
دل نہین اک آبلہ سا ہی مریجان گود مین

دلکو بہلانیکو فرقت مین تیری اوسی وفا
شاہد پنہان ہی اپنا درد پنہانہ گود مین

۱۷۰	اے شگفتہ غنچۂ خاطر شگفتہ کیون نہو ++ مثل دل ہے آج وہ رشک گلستان گود مین	۱۰

ہے ناتوانی و ضعف ایسا نہین ہے اوٹہنی کی تاب ہم مین
نکل ہی جائیگی جان آخر جو تیری فرقت ہی کوئی دم مین

کدہر گئے وہ شباب کے دن کہان گئین وہ مزی کی باتین
اجی شگفتہ وہ خواب تہا سب قدم کو رکہئی رہ عدم مین

گئی جوانی ٹہری ضعیفی اخیر راتین ہین زندگی کی
چمک کے سہیات بجہہ جائین چراغ سحری ہین کوئی دم مین

ہمین تہی ہمنی اوٹہایا کیا یہ جہا لجاتی بہت ہے مشکل

نہ ٹھہرتا اور کوئی عاشق تمہاری افزائش ستم مین
جناب عالی ذرا تو سمجھو بغل سے دل دو ن مین تمکو کیونکر
ثبات ہے کچھ نہ گفتگو مین نہ راست ہے آپکی قسم مین
کہا تو مانو پیو نہ اتنی بہک رہے ہو بہت نشہ ہے
اوٹھاؤ آگے سے جام مے کو تمہارے لغزش ہے اب قدم مین
نہین ہے ثابت کہ لکھدیا کیا مرے مقدر مین کبریا نے
زمین پہ آتے ہی پھنس گیا ہون عجیب رنج و غم و الم مین
اوٹھا چکے بس تمہارے عشوے بہت مزے تمسے ملکے لوٹے
نہ وہ ہے ایمان حسن تم مین نہ وہ ہے چاہت کی بات ہم مین
کہے یہ دیتا ہون اب مین تمسے رولائیے ہجر مین نہ مجھکو
ابھی ہو طوفان نوح برپا وہ جوش ہے اپنے چشم نم مین

۱۶۱	قرار کی جا کہین نہین ہے لبان سیماب دل ہے مضطر ہمارا احوال اے **شگفتہ** سقیم ہے الفت صنم مین	۱۰

جو ہم کچھ بھی شریک صحبت فریاد ہوتے ہین
در مقتل پہ شوق قتل سے جب شاد ہوتے ہین
مین دیوانہ ہون دل سے تیزیٔ شمشیر کا اونکا
کمال لاغری نے اسقدر ہمکو گھٹایا ہے
بہار گل مین شکل طائر بے بال و پر اکثر
نہین ہو جب اپنی آنکھ نیچی اونکی آنکھون پر
مین وہ پروردۂ غم ہون کہ دشمن کی ترش کلمی
تمہارے سجان شاعرون مین تمہاری آنکھ سے گر کر
فدا ہے خنجر ابروے قاتل کس تمنا سے

زبان پر اونکے الفاظ مبارکباد ہوتے ہین
تمنا سے قریب خنجر جلاد ہوتے ہین
کہین مجھسے لحاظ نشتر فصاد ہوتے ہین
کہ اپنے سایۂ ہمزاد کی ہمزاد ہوتے ہین
خوشی سے ہم اسیر پنجۂ صیاد ہوتے ہین
یہین عشق کے صاد ختم پر صاد ہوتے ہین
تمنا کی طرح دل مین ہمارے آباد ہوتے ہین
بشکل اشک تر ہم خاک مین برباد ہوتے ہین
عروس تیغ پہ خم سے لپٹ کر شاد ہوتے ہین

١٥	زمین کوے جانان سے بڑھا کر صحبتین اپنی ++ شگفتہ دیدہ و دانستہ ہم برباد ہوتی ہین	١٧٢

جنون سے گستاخیون پہ مائل نئی ہین اٹھکھیلیان مغان ہین
عجب طرح کے یہ شعبدے ہین کہ ناز باہم ہین این و آن مین
بہار مین کچھ نہ راحتین ہین نہ رنج ہین موسم خزان مین
ہین شاخ گیسوے دلربا ہون مدام اس گلشن جہان مین
عجب طرح کا عذاب ہے یہ کہ آج بیتابیون کے جھگڑے
دل حزین سے پڑے ہوئے ہین کہ قافل یار بدگمان مین
نہ کیون ہون ممنون مین لاغری کا کہ مدتون سے دل حزین کا
بشکل ذرہ ہوا ہے مسکن کسافت گرد کاروان مین
مرے مرض کی دوا کا اونکو خیال ہرگز نہین کہون کیا
عذاب کی لذتین ہین حاصل تساہل طبع دوستان مین
کبھی اندھیرے سے ہے تعلق کبھی بلاؤن کا سامنا ہے
ہے کشمکش مین یہ جان مضطر تسلسل زلف جانجان مین
گلے رقیبون کے تیسکے لپٹو قبول ہے جسطرح جلاؤ
حصول ہووے اگر تمہین کچھ ہماری الفت کے امتحان مین
موی پہ بیشک وصال ہوگا تری گلی کی زمین کا مجھکو
ملے گی بلبل کو قبر کی جا ضرور آغوش گلستان مین
اگر نہین ہے تو جلوہ فرما قریب پہلو مجھے ہے غم کیا
بصورت جان خیال تیرا ہے میہمان جسم کے مکان مین
تمہاری صحبت کا لطف ہمکو نصیب ہو یہ بہت ہے مشکل
بجز الم کے کہان ہے راحت حضور تقدیر یکسان مین

توگالیان مجھکو دے رہا ہی دعائین مین تجھکو دیرہا ہون
لحاظ کر تو ہی فرق ہے کچھہ تیری زبان مری زبان مین
نہین ہی کچھہ انتشار کی جا شب تمنا مین میرے نالے
پہونچ ہی جائینگے لامکان تک لپٹ کے فریاد بیکسان مین
نہ آئے نالے کبھی لبون تک تمام شب مثل حرف مطلب
رہے ہین لب بستگی کے احسان خیال خاموشی بتان مین
نہ کیون فرشتون کے گوش کر ہون کہ اوسکی فرقت مین لامحالا
مری طرح سے ہین میرے نالے اسیر زنجیر کہکشان مین

۱۷۴	مناسبت یہ ہین کیا معانی ہی لفظ سے لفظ کو تعلق فصاحت آمیز بندشین مین شگفتہ اشعار نکتہ دان مین	۱۶

خجل ہو کر لبسان نہال گرد ن وصل جانان مین
زبان کھلتی نہین وصف گل رخسار مین
گرا اگر چشم سے آنسو طفیل سوزش غم
دکھاؤن کسطرح ہمدرد کو حال پریشانی
تصدق کے لئے اے دل خیال سلک دندان
دکھا دو عارض النور ہٹا کر دامن گیسو
خموشی نے کسی کی یہ دکھایا ہی مزہ مجھکو
نمبارا اپنا پس مردن یہ رنگ غول راحت سے
کوئی کیا بے ادب منہ سے سخن نکلا دم منت
ندامت معجزے دکھلائیگی جسدم مری مجھکو
ندی ہمکو اجازت ضعف نے مشکل کشائی کی
مٹے پہ ضعف پیری نے یہ اپنا رنگ دکھلایا

چھپا لیتا ہون اپنے منہ کو آغوش گریبان مین
بسان غنچہ ہے لب بستگی لطف گلستان مین
ہزارون آبلے دکھلا دے آغوش دامن مین
کہان لنور نظر سے دیدۂ زنجیر پیچان مین
در نایاب رکھتا ہون سدا دامان مژگان مین
نظر آجائے صبح وصل طول شام ہجران مین
گیا منہ بند ہو کر مین در شہر خموشان مین
نئی اٹھکھیلیان کرتا ہی دامان بیابان مین
تزلزل سا نظر آنے لگا اقرار جانان مین
کمر غنگا غسل اشک جوہر شمشیر بران مین
اولجھکر رہگیا دست جنون تار گریبان مین
بسان ریگ ہم افتادگی صحن بیابان مین

فقط اعلیٰ و اسفل کا لکھو گر فرق ممکن ہے
مگر مجھ پہ بل نہین تشبیہ زلف و مار پیچان مین

ملا دو تو انکو ایسا ایک ہی صورت نظر آئی
صفائی چاہئے دست جنون اب جیب و دامن مین

جنہین آوارگی ہو وہ سنبہل سکتے نہین ہرگز
مچل جاتے ہین طفل اشک جب آتی ہین دامن مین

۱۷۴	خوشا لطف محبت آبرو کہوئی شگفتہ کی ڈبویا حضرت دل آپنے چاہ زنخدان مین	۱۸

بنکے مژگان کے تصور مین ستمگر ناخن
دل فگاری کی دکھا دیتے ہین جوہر ناخن

صورت پیرہن قیس یہی وحشت ہے
چاک کردین نہ کہین دامن محشر ناخن

ماہ نو آئینہ مین صاف نظر آنے لگے
تو نے شمشیر پہ رکہی جو ستمگر ناخن

اونگلیون کو دہن مار مین دیکر بیخوف
کہولتا ہے گرہ زلف معنبر ناخن

بار بردار اجل ہو کے چلا مقتل مین
شیر کا تو نے جو رکہا مری سر پر ناخن

وحشت مضمون مین اوڑتی خاک تھا تفتون
توسن فکر لیا کرتا ہی اکثر ناخن

لطف خون ریزی عشاق رہی چٹکی مین
اسلئے تمنے بڑہائے ہین ستمگر ناخن

اپنے پنجے مین جواب خط عاشق لایا
مونس جان ہی کبوتر تو ہے پیمبر ناخن

دل فگاری کا مزہ بہی نہ لگا ہاتہہ افسوس
رہگئے جاکے قریب لب خنجر ناخن

دیکہکر ہاتہہ ترے حور و ملک کہتے ہین
پنجۂ مہر مین ہین ماہ منور ناخن

چشم نرگس ہی تو گیسو مین شبیہ سنبل
شاخ گل ہاتہہ مین دونون تو گل تر ناخن

ہندؤن مین یہ ہی دستور کہ بی شادی طفل
کاٹتی پاؤن کی دیتی نہین مادر ناخن

سر کٹا کر صفت شمع کسی کے غم مین
تو نے پیدا کیا سو بار نیا سر ناخن

کثرت ضعف نے تاثیر یہ بخشی شب ہجر
ہوگئے تار گریبان مین الجہکر ناخن

دم خارش ہوئین ناخن کی لکیرین جو خطوط
بنگئے صفحۂ تن پر رگ مسطر ناخن

چٹکیان لیتے ہو تم خون یہ بہا دیتے ہین
ہر رگ جسم پہ ہو کر سر نشتر ناخن

کار دنیا مین خراش جگری ہوتا ہے
بنگئے دائرۂ حرف مقدر ناخن

۱۷۵	کیا شگفتہ ہو دل زار مکان تن میں ++ منہدم کرتے ہیں زخموں کا ہر اک در ناخن	۱۴

اگر دیکھوں تصور میں تری سیمیں ناخن
کروں ثابت خراش غم سی اپنی جسم پر ناخن

جنوں ہو لوں پر ہاتھ پیلاے میں وحشت میں
بنیں گی کیا مری پیوند داماں جگر ناخن

بسان عاشق جانباز یہ شمشیر قاتل سی
کشادہ ہیں از خود بیش ہو کر اپنا سینہ ناخن

مقرر اپنی دل پر پنجتن کا وصف لکھو نگا
بنیں گی خمسۂ انگشت پر نقطے اگر ناخن

ہوا ثابت مشک ہو گا داماں جگر میرا
ثریا نا مثل گیسو تمکو ہی مد نظر ناخن

گریباں چاک ہو گا ایجنوں فصل بہار آئی
نکالیں گے ثمر کے بدلے گلشن میں شجر تا ناخن

ستار جسم ہی تار نفس پر دہیان رہتا ہی
مرے انگشت حیرت یہ ہے مضراب سر ناخن

گریباں سر جھکائی ہے پی تسلیم وحشت میں
بسان قدد الحو آجکل میں بارہ پر ناخن

دم خارش ہوئیں ہیں یوں تشیاں ایذای فرقت میں
بجا ہی گرچہ کہیں سم کار کرتی ہیں اثر ناخن

زباں تیغ بنکر اشتیاق جانی ہلاکی میں
دہان زخم کی ہر لحظہ دیتی ہیں خبر ناخن

نگہہ بنکر تمہاری وقت آرائیش تماشا سی
مقرر واکر ینگے عقدۂ موی کمر ناخن

دہان زخم سی مل ملکے اکثر یاد قاتل میں
ہوا ہی سر خرو مثل زبان تیغ ہر ناخن

بتاتی ہیں جو ہم اوس مہ کو انگشت شہادت سے
ہلال آسا نظر آتا ہی اپنا دار پر ناخن

۱۷۶	یہاں تک چیلیاں لیں بی تکلف وصل میں وحشی نظر آنے لگے لاکھوں شگفتہ جسم پر ناخن	۶

کسو ملنی کی ہوس ہائی خوبرو باقی نہیں
پھر گیا دل آرزو کو آرزو باقی نہیں

مجھکو کیا مثل صبا آوارگی سو ربط ہو
جستجو سے یار کی اب جستجو باقی نہیں

بانی بانی ہمت قاتل ہو میری قتل سے
آب شمشیر دودم کی آبرو باقی نہیں

غیر کی صحبت نے یہ عادت بگاڑی ہی اسکی
خادم دیرینہ سے ملنی کی خو باقی نہیں

فیض ساقی سے نکیوں ہو نہ ہم رندان مستفیض
جام مے سی کو کی تعظیم سبو باقی نہیں

۱۷۷	اے شگفتہ بغل ساقی کے کرم سے اندنون شیشۂ مے مین ہی آواز گلو باقی نہین	۲۰

جب سے ہیگا انتظار یار کا گہر آنکہ مین
ڈہیلے آنکھون کی نظر آتے ہین تہر آنکہ مین

کسکے ابرو کا تصور ہو گیا مد نظر
پہر گئی شکل نگہ تصویر خنجر آنکہ مین

یاد دندان مین بہا دیتے ہین اکثر اشک چشم
موتیون کا مردم آبی کو زیور آنکہ مین

حکم ہو تو غرق کر دون کشتی گردون ابہی
ہین وہ غمگین ہون کہ رکہتا ہون سمندر آنکہ مین

آنکہ کے ملتے ہی خون رووُن نکیونکر آنکہ سے
نشتر مژگان لگا دیتا ہے نشتر آنکہ مین

آرزو ہی کشتۂ چشم فسونگر کو یہی
آئیے رکہئے قدم اے بندہ پرور آنکہ مین

چشم کوکب کی طرح سے ہجر کی شب مین کبہی
نیند بہی آتی نہین اے ماہ انور آنکہ مین

پس گئے پر شوق آرایش سے خوبان جہان
مجہکو سرمے کی طرح رکہتے ہین اکثر آنکہ مین

پیر ہونے پر نہ بہولی راحت طفلی مجہے
آج تک ہے شفقت آغوش مادر آنکہ مین

آئینہ کو کیا تمہارا عشق ہے مد نظر
سامنے ہو کر تمہین لیتا ہے اکثر آنکہ مین

اسقدر حال زبانی مین تہا جوش غم
نامہ بر کیا اشک بہر لایا کبوتر آنکہ مین

کشتی دل ڈوبنے دینگے نہ بحر غم مین ہم
اشک کی زنجیر کے رکہتے ہین لنگر آنکہ مین

آب ہونے پر جو ٹہہر جائیگی میری آبرو
مجہکو آنسو کی طرح رکہیگا دلبر آنکہ مین

میری آنکھون مین جو دیکہا اوسنے اپنی زلف کو
ہنسکے فرمایا نظر آتی ہین اژدر آنکہ مین

آبرو سے پرورش ہوتا ہون پتلے کی طرح
دیدہ و دانستہ اے یار ستمگر آنکہ مین

تم گراؤ گے جو آنکہون سے مجہے آنسو کی طرح
چہپ رہونگا دیکہ لینا نور بنکر آنکہ مین

آئیے تو مہربان ہو کر کبہی بندہ نواز
دل مین کیا آنکہون سے دینگے آپکو گہر آنکہ مین

یاد دندان مین لوٹانے کیلئے اشکون کے ہم
ضبط گریہ سے لئے رہتے ہین گوہر آنکہ مین

اوڑ کے پہونچیگا ترے کوٹھے پہ شہباز نگاہ
گر نہین گے دامن مژگان کے شہپر آنکہ مین

۱۷۸

روے روشن کا تصور ای شگفتہ جب سے ہے
ہر زمان رہنے لگا خورشید خاور آنکہ مین

۱۸

نیا پہر گل کہلے گا ای گل تر وصل کی شب مین
نکل آئینگی شاخین سو طرح کی شاخ مطلب مین

وہ ہمکو گالیان دیتے ہین ہنسکر وصل کی شب مین
مزہ کیا کیا نظر آتا ہی مضمون مرکب مین

بے تسکین خاطر ہم اوٹہا کر ہجر کی شب مین
نگاہ شوق نے مسکن کیا ہی چشم کوکب مین

نکل جائینگے ارمان دل بیتاب احسن سے
نہ آئیگا اگر کچہ حرف میری حرف مطلب مین

نہ کیونکر خاکساری کرکے ہون ہم سربلندون سے
سر تسلیم جہک جاتا ہی تسلیم مودب مین

اجی ترچہی نگاہون سے تمہاری ہمکو ثابت ہے
گرادوگے ہمین آنکہون سے آنسو کی طرح سب مین

یہی کر تیرگی ہی شام گیسو کے تسلسل کی
پہونچ جائیگا شور نالہ گردون پر شبا شب مین

نہ آزردہ ہو میری بندگی سے ای پری پیکر
ستمگر کو رحم آجاتا ہی تسلیم مودب مین

نہ روؤن کسطرح جی بہر کے بہر کر اشک آنکہون مین
طبیعت سیر ہوجاتی ہی اک جام لبالب مین

چہپاؤ روے روشن کو ادا سے اپنی زلفون مین
دکہاؤ آفتاب حشر پنہان دامن شب مین

قسیمہ ہی وہ خم انگشتہ کی تشبیہ لکہنے سے
نظر آتی ہی شکل نیش عقرب عین عقرب مین

نہ کیونکر سرد مطلب ہو کہ اوسکی گرم باتون سے
نکلکر بات دلسے خشک ہوجاتی ہی اب لب مین

دہان یار کے لیتا ہی بوسے سرخروی سے
مزہ پایا ہے کیسا رنگ پان نے صحبت لب مین

کہو لگا کسطرح اپنا فسانہ اوس ستمگر سے
زبان نطق کو لغزش نہین اظہار مطلب مین

دل بیتاب کا کیا ذکر ہے ای یوسف ثانی
نگاہون نے کنوئین جہانکے ہین عشق چاہ غبغب مین

جلاؤ تم بہ اذن اللہ کہکر میرے مردے کو
کہ اعجاز مسیحا ہے تمہاری جنبش لب مین

خیال صبح پیری تیرہ روزی کی جوانی سے
لپیٹا ہے سواد شام بنکر دامن شب مین

۱۷۹

کہو اوس نازنین سی مختصر حال غم پنہان
شگفتہ فائدہ ہوگا نہین کچہ طول مطلب مین

۱۱

دل دون تمہین وہ بشر نہین ہین
وصلت سے خوش اگر نہین ہون

ایسا شگفتہ جگر نہین ہون
فرقت سے بہی خبر نہین ہون

کہتی ہے آہ ہجر مین آہ
ہون آہ پہ کارگر نہین ہون

بوسے لیلو ن بغیر ارشاد
ایساہی بے خطر نہین ہون

مجھسے خوش آپ کسطرح ہون
اغیار کی مین خبر نہین ہون

کیون مجھسے لڑا رہے ہو آنکھین
مقبول نظر اگر نہین ہون

اے رشک پری خدا کی قدرت
نزدیک ترے بشر نہین ہون

پیراہن جسم کا ہے کیا ذکر
دامن تلک سے خبر نہین ہون

کیون مجھسے حضور بہاگتے ہین
مین بارش ابر تر نہین ہون

قدمون سے اونکے خاک لپٹون
مین گرد رہ سفر نہین ہون

١٨	کہتا ہے شگفتہ وہ پری رو مین شیفتۂ بشر نہین ہون	١٨٠

رحم کر ظالم کہین بیرحمی تقدیر مین
مثل دل ارمان ہین مضطر [illegible]

دیکھی کیا لطف ہے بے لطفی تقدیر مین
مثل دشمن دوست رہتا ہے مری تدبیر مین

یون دکہادو نون کو اے ظالم تن نخچیر مین
ہو سنان تیر دل مین [illegible] سنان تیر مین

یہ تمنا ہے کہ میری تیری دل ایسا ملے
ارتباط باہمی ہے جیسے آب و شیر مین

پیش قاتل سر جھکا کر مقتضای شرم سے
روح نے منہ کو چھپایا دامن شمشیر مین

خشک باطن کی نہین ظاہر ہوئی چشم تر
ایک بھی آنسو نہ دیکھا دیدۂ زنجیر مین

چشم سے نکلے اسیری کا جو غم یاد آگیا
لخت دل محبوس ہو کر اشک کی زنجیر مین

کور چشمون کو دکھائین کیا در زندان یہ حال
ہے کہان نور بصارت دیدۂ زنجیر مین

خشک کامی مین جو یاد آئے تری گیسو کا طوق
پڑ گئی زنجیر پائے نالۂ شبگیر مین

بندگان بارگاہ عشق ہو کر شادمان
بندگی کرتے ہین محراب خم شمشیر مین

سخت جان وہ ہون کہ گردن پر سر ہنگام قتل
کند خنجر ہو گیا بل پڑ گیا شمشیر مین

صاف ہو کیا صحبت ظاہر سے باطن کا غبار
منہ نظر آتا نہین آئینۂ تصویر مین

رایگان کی مفت اپنی عمر ہمنے کیا کہین
نالہ بے سود مین فریاد بے تاثیر مین

ذکر راحت پر تمہین رنجش ہوئی ثابت ہوا
شومی تقدیر کی تاثیر ہے تدبیر مین

رنج کے خوگر کو راحت کی ہوس سے کام کیا
زخم دل خندان ہونگے سینۂ دلگیر مین

ہوش آسا اوڑ گیا صیاد و قاتل کی حضور
طائر جان پھنسکے دام جوہر شمشیر مین

آبلے توڑے جو پاؤنکے تہ تیغ نے جرے
اشک بھر آئے الم سے دیدۂ زنجیر مین

١٨١	اے شگفتہ مثل خاور جلوے دکھلانے لگے ملکے الفاظ و معانی شعر کی تحریر مین	١٠

آتش غم سے اگر دود جگر پیدا کرین
آسمان اک اور ہم بالاے سر پیدا کرین

دامن دلدار گر ہو چاک تو بہر رفو
سوزن مژگان سے کار بخیہ گر پیدا کرین

آتش انکار جانان گر لگادے دل مین آگ
داغ حسرت شعلۂ تار شرر پیدا کرین

روے روشن سے ہٹاکر زلف شبگون کو حضور
شام کے آغوش مین نور سحر پیدا کرین

تیغ قاتل سے کنادیگی تمنائے حیات
مثل ناخن ہم اگر سو بار سر پیدا کرین

تم نہ ناخوش ہو تو کہا کر زخم تیغ تیز کے
سیکڑون ہم زیر پیراہن قمر پیدا کرین

عالم وحشت مین یاد آئے جو مژگان کی خلش
موے جسم زار کار نیشتر پیدا کرین

چشم عاشق اونکی گردن مین پنہا دے سلیمان
شکل گیسوئی اگر تار نظر پیدا کرین

پوچھتے ہو ہمنفس کیا مجھ سے اوس بت کی خبر
بیخبر کی بیخبر کیونکر خبر پیدا کرین

١٨٢	اے شگفتہ ہوش گم ہوتے ہین عنقا کی طرح بیت مین کسطرح مضمون کمر پیدا کرین	١٣

اے آب اشک غسل ندی ہجر یار مین
ڈوبا ہوا ہون مین عرق جسم زار مین

ہے روے یار دائرۂ خط یار مین
یا شمس آگیا ہے زحل کی کنار مین

بے اختیار ہون جو تیری اختیار مین
نے جان کنار دل مین دل ہے کنار مین

کیا خلق آرزو ہو سر زلف یار مین
راحت کہان نصیب شب انتشار مین

پوشیدہ روے یار نہین زلف یار سے
مشغول صبح و شام ہین بوس و کنار مین

برسون طفیل عشق سے افتادگی رہی
مٹ مٹ کے گرد رہ کی طرح کوے یار مین

باتین کرونگا بعد فنا یار سے ضرور
بنکر زبان دہان شگاف مزار مین

برسون امید قتل سے پائی ہے پرورش
جوہر کی طرح دامن تیغ نگار مین

بیجا مصیبتون کی شکایت بجا نہین
کیا دخل ہے مشیئت پروردگار مین

گرمی جو گرمیون سے دکھائیگا شوق گرم
دم تونگا جاکے سایۂ دیوار یار مین

یارب ہو خیر جان لیکہ بسمل کی طرح سے
بیتاب آرزو سے دل بیقرار مین

عارض پہ خط نمود ہوا دیکھئے تو آپ
فصل خزان کا رنگ ہے فصل بہار مین

۱۸۳ یہ میری ہین اے شگفتہ دل و جان سے ہر زمان
مصروف رہ عبادت پروردگار مین ۱۵

بے اختیار کر نہ شب ہجر یار مین
اے اختیار مین ہون تری اختیار مین

وہ دفعتاً جو آگئے میری کنار مین
گھبرا کے انتشار ہوا انتشار مین

آئیگا ایکبار نہین تیری طرح سے
بے اعتبار قول ترا اعتبار مین

نکلے امید وصل کرم سے حضور کے
امید یہ نہین دل امیدوار مین

سن لے ہے مختصر مرا افسانۂ فراق
اے یار اختصار نکر اختصار مین

اک آبلہ سا صورت دل ہے بجائے دل
اے خواستگار قلب تن خواستگار مین

پاؤن کو میری دشت نوردی کی لطف سے
کیا کیا مزے ملے خلش نوک خار مین

جو جی مین آئے کر ستم و جور شوق سے
کیا اختیار مجھکو ترے اختیار مین

اے وہم وصل و ہجر تری وجہ سے رہا
دیکھا ہے لطف ربط کا لیل و نہار مین

دشمن سے ہمنے دوست بنایا ہے آپکو
ایجان یہ لطف ہے سخن انکسار مین

اوس گلبدن کی عشق مین گل کہا کے جسم پر
رکھتا ہون اپنے ساتھ گلستان بہار مین

اوس بحر حسن کے در دندان کے سامنے
کیا تاب تاب ہو گہر آبدار مین

بوسہ کی التجا پہ مری جان خفا نہو — عاشق کی زیست ہی کرم دوستدار مین
اے شرمگین خیال تری شرم وصل کا — ابتک ہے جلوہ گر طبع شرمسار مین

١٨٤ دیکھون مین چشم شوق سی کیونکر نہ چشم یار +
اک لطف ہے شگفتہ ہرن کی شکار مین ١٧

رنج کا اے صبح راحت کر نہ سامان باغ مین — مہربان ہو صورت شام غریبان باغ مین
یاد آتی ہین جو وہ گیسوے پیچان باغ مین — چومتی ہی پاؤن زنجیر گلستان باغ مین
مجھکو تجھکو دیکھکر یکجا مری جان باغ مین — گل کو ہی خندیدگی بلبل ہی نالان باغ مین
سرخرو ہو کر گلون نے آتش افروزی جو کی — باغبان سمجھا کہ ہین غول بیابان باغ مین
دیکھہ لینا داغہای جسم کا اے گلرخو — تمکو دکھلائینگے ساتھہ اپنی گلستان باغ مین
آمد فصل خزان ہی قہر بلبل کے لئے — جمع صرصر کرتی ہے گرد پریشان باغ مین
ہمنشینی کی مزے ہر گل سی ہوتی ہین نصیب — مجھکو مثل سبزۂ بیگانہ ہر آن باغ مین
ہر روش پر سحر چشم مست سی ای سحر چشم — چشم نقش پا ہی چشم غزالان باغ مین
سرخروئی سی تری ہو کر خجل ای شمع رو — زرد رو ہو ہو گئی سرو چراغان باغ مین
دور ہی فصل خزان کا خشک ہین گلہای تر — ہر چمن ویرانہ ہی شبنم ہے گریان باغ مین
یاد رخ مین گوہر افشانی تہین کرتی ہین اشک — چشم دکھلاتی ہی کار ابر نیسان باغ مین
یار کا دست مبارک گر کری گستاخیان — چاک شکل دامن گل ہو گریبان باغ مین
باغ جاؤن مثل بلبل کیون نہ ہو کر باغ باغ — میرے اونکی وصل کی ہین عہد و پیمان باغ مین
اسکے منہ پر چشم و ابرو دیکھکر سمجھا یہ مین — مست دو کھینچے ہوئی ہین تیغ بران باغ مین
دیدبانی گلرخون کی ہی مجھے مد نظر — کھینچ لیچل ای کشش شوق پنہان باغ مین
خط نکل آیا ہی عارض پر نہ غمزہ کیجئے — دیکھئے تو جمع ہین خار بیابان باغ مین

١٨٥ فصل گل آئی خوشی سے زمزمے کرنے لگے +
اے شگفتہ خوش نوایان گلستان باغ مین ١٦

اب کچھ بھی عشق گیسوے دلدار کا نہین
اچھا ہوا کہ خوف عذاب بلا نہین

آنکھون سے سامنا جو تری آنکھ کا نہین
پیش نگاہ صحبت صبح و مسا نہین

کھولے تمہارے گیسوے ژولیدہ کی گرہ
یہ اختیار ناخن عقل رسا نہین

باہم ہین ہم وہ معنی و الفاظ کی طرح
صورت مین گو جدا ہین یہ دل سے جدا نہین

جھکتے ہو اوس سے کیون سر تسلیم کی طرح
اے آشنا رقیب اگر آشنا نہین

دیکھو نگاہ شوق سے میری طرح مجھے
یہ مدعا ہے اور کوئی مدعا نہین

اونکو ہین ظلم دوست کہون یہ ہی کب روا
شکوے سے آشنا کے تو لب آشنا نہین

ایسا گلے کو خشک تپ غم نے کر دیا
نالون سے اپنے ہمکو امید صدا نہین

تم ہو جفا شعار تمہارے مزاج مین
کیسی وفا کہ نام کو بوے وفا نہین

کیونکر ملون نہ آپ سے مین مثل لام لب
ہون میم ملتجی الف التجا نہین

کہتا ہے مجھ سے ہو کے خفا یار تند خو
وہ آشنا نہین جو مزاج آشنا نہین

جاؤ سحر سمجھ کے نہ تم اپنے گھر ابھی
نالے کی یہ صدا ہے اذان کی صدا نہین

ٹپکے گا کیا عرق خم زلف سیاہ سے
پانی برس پڑے یہ وہ کالی گھٹا نہین

شاید کیا ہے خون کسی بیگناہ کا
بیوجہ دست بوس یہ رنگ حنا نہین

تشبیہ کیا مین دون تری دندان سے بحر حسن
ایسی تو آب و تاب در بے بہا نہین

۱۸۶ — کیا اوس سے ہو خیال شگفتہ سوال کا
لب پر ہو جسکے پان کی طرح بر ملا نہین — ۶

چشم آہو کی تری چشم مین بنیاد نہین
یار وہ صاد نہین جسپہ ترا صاد نہین

کب خم ابروے پر خم کی مجھے یاد نہین
لب گریبان صفت خنجر فولاد نہین

بس یہی عاشق و معشوق مین ہے فرق یہان
مجھکو ہے یاد تری تجھکو مری یاد نہین

مہربان جب سے ہے اک بت کا تصور اپنا
ہوس نالہ نہین خواہش فریاد نہین

بندہ پرور نگہ غیر سے دیکھو نہ مجھے
بندۂ حسن ہون مین بندہ آزاد نہین

١٨٧	بیت ہین شاہد مضمون کی تمنا کیا ہو ای شگفتہ ربل وغلین کا ارشاد نہین	١٣

لطف آنکھونکو دکھا کر تری دلبر پلکین — بن گئین آبلۂ اشک کو نشتر پلکین
درد ندان کو تصور یہ لوٹا دینے کو — اپنے دامن مین لئے رہتی ہین گوہر پلکین
نرگس ساقی مینوش سی ثابت ہی مجہی — پاس رکہتی ہین سدا بادۂ احمر پلکین
دم نظارہ نہ کیون آے اجل عاشق کی — چشم قاتل کی جو قاتل ہی تو خنجر پلکین
پرورش کرلی ہین ہر طفل سرشکی کو مری — اپنے دامن مین سدا صورت مادر پلکین
دولت گریۂ بے سود مدد سے تیری — موتیونکا مجہی پہناتی ہین زیور پلکین
چشم بد دور سبک جانکے نظرونکی طرح — میرے اشکونکا اوٹہا لیتی ہین لشکر پلکین
خانۂ دل مین خیال آپکا آئی تو سہی — ہم سر آنکھون سی بچہا دینگی دلبر پلکین
آنکہہ سی آنکہہ کے ملتی ہی خدا شاہد ہی — دلمین بیخوف لگا دیتی ہین نشتر پلکین
صورت مردمک چشم کسی صورت سی — چہوڑتین ساتہہ نہین آنکہہ کا دم بہر پلکین
آنکہہ دکہلاتی ہین بیخوف پئے قتل مجہی — بنکے شمشیر قضا بارکے جوہر پلکین
بوسے لیتا ہون جو نظرون سی لب شیرین کی — پاتی ہین ذائقۂ قند مکرر پلکین

١٨٨	خاک حاصل ہون شگفتہ شب حاصل کی مری شرم سی یار اوٹہاتا نہین دم بہر پلکین	١٣

خاک دیکھون مین پس مرگ اوٹہا کر پلکین — آنکہہ تہرانے سے ہو جاتی ہین تہر تہر پلکین
ڈوبنے دینگے نہین اشک کی دریا مین کبہی — مردم چشم کی ہین صد سکندر پلکین
چشم بد سے مین اگر آپکو دیکھون تو ابہی — چاک کردین نگۂ شوق کی چادر پلکین
دیدہ ودانستہ ہے اشک گرا دینے کو — گود مین رکہنے لگین چشم کا ساغر پلکین
آپکے روی کتابی پہ نظر آتی ہین — صاد کے زیر و زبر ہو کے ستمگر پلکین

خشک کامی نے کیا چشم کو خشک اسد جو — آنسوؤں سے نہیں ہوتی ہیں کبھی تر پلکیں

غیر کے صفحۂ عارض پہ بنا دینگے کبھی — تار ہاے نگۂ غیظ سے مسطر پلکیں

وہ کماندار اگر آنکھ لڑاتے دم بھر — صورت تیر نظر دل میں کریں گھر پلکیں

صاف خست کا کدورت سے مری ہے ظاہر — چشم باطن میں کہیں ہوتی ہیں دلبر پلکیں

اوڑکے کوٹھی پہ ترے شل پری جا پہونچے — بازوے مرغ نظر میں جو ہوتی شہپر پلکیں

کشتی چشم کو ہونے نہیں دیتیں غرقاب — ہیں مرے اشک کی دریا کی شناور پلکیں

توڑکر آبلۂ پاے نظر کو دم دید — صورت خار اوٹھاے ہوئی ہیں سر پلکیں

اے شگفتہ ہے شگفتہ کہ کرن سے اپنی
بیگمان رکھتی ہے چشم شہ خاور پلکیں

۱۸۹	ردیف واو مہملہ	۱۹

کٹی کٹ جائیں باہم تیغ ابرو ہو تو ایسی ہو — رہیں پابند دل زنجیر گیسو ہو تو ایسی ہو

سمجھکر ساغر مے ہاتھ او سپر دالدی ساقی — ہوسے حضرت دل چشم مملو ہو تو ایسی ہو

ہنسے بجلی گری روئے تو طوفان کردیا برپا — شرارت ہر ادا میں ای سپر یرو ہو تو ایسی ہو

مسخر کرلیا ہے سامری کو واہ کیا کہنا — نگاہ تیز میں تاثیر جادو ہو تو ایسی ہو

دہان جنبش ہوئی پائی وش سے سرگوشی — حسینان جہان شمشیر ابرو ہو تو ایسی ہو

چمن میں دولت نکہت سے بہر گلشن ال دامن تو — گل رخسار میں ای یار خوشبو ہو تو ایسی ہو

نگاہوں میں شرارے صلح کی متی الہ من وش ہے — لگاوٹ ہر بشر سے ای پری رو ہو تو ایسی ہو

شب غم سے زندہ الٰہی کمال اوسکی سیاہی سے — صنم رخ پر نقاب شام گیسو ہو تو ایسی ہو

صدای مرحبا نکلی زبان مرگ تک کا تل — زبان کو طاقت تعریف بازو ہو تو ایسی ہو

دم گریہ تو لے ہر اشک مثل گوہر یکتا — تری ای چشم دریا زا ترازو ہو تو ایسی ہو

احبا زیور دیوانگی پہنائیں رو رو کر — طبیعت مبتلای دام گیسو ہو تو ایسی ہو

اوڑا جاتا ہے مثل دامن محبوب پہلو سے / مرے دلکو ہوا شاخ گیسو ہو تو ایسی ہو
بلا کر پیار سے پابند الفت کر لیا تمنے / مریجان شرح حرف قاف قابو ہو تو ایسی ہو
نہ ہنسنے پائے خالی دست منعم کیطرح ذخم / مرے پہلو کو تجسے رسم پہلو ہو تو ایسی ہو
حسین دہر سنکر تیغ حسرت سی گلی کاٹین / بیان واقعی مین مدح ابرو ہو تو ایسی ہو
سوال بوسۂ رخ پر چھپانا منہ کو دامن سے / حیا ہر بات مین ای یار خوشخو ہو تو ایسی ہو
پڑہین آیات سجدہ عاشق مشتاق جب دیکھین / جہکے طاعت کو سر محراب ابرو ہو تو ایسی ہو
صدای قم سمجھکر اوٹھہ کہڑی ہون قبر کی مردے / الہی گفتگوی یار خوشخو ہو تو ایسی ہو

۱۹۰ لڑین ہر وقت آنکھین بے تکلف چشم روزن سے / شگفتہ خواہش دیدار دلجو ہو تو ایسی ہو ۲۹

ناتوان وہ ہون جو ہون آنکھ سے باہر آنسو / کشتی عمر کو لے جائین بہا کر آنسو
در دندان کے تصور مین مرا ہر آنسو / اب تو قیمت مین ہے گوہر کے برابر آنسو
نامہ بر نامہ سے کیفیت گریہ ہے نمود / دائرہ چشم تو نقطہ ہے مرا ہر آنسو
مین جو روتا ہون تو گردن سے لپٹا کر میرے / چشم جوہر سے بہا دیتا ہے خنجر آنسو
رکھدیا منہ دم گریہ جو ترے ابرو پر / بنگئے تیغ قضا بار کے جوہر آنسو
سامنے آگئی کیفیت سوز جگری / آبلے ہو گئے دامن پہ ٹپک کر آنسو
یاد آئے جو تری لطف و کرم ای ساقی / چشم ساغر کی طرح رہگئی بھر کر آنسو
دل نہ مائل تھا کسی پر تو سمجھتی تھی یہ ہم / غم کسے کہتے ہین بھر آتے ہین کیونکر آنسو
جانب دامن محبوب شب وصل مین حیف / چشم سے پائے نگہہ بنکے چلا ہر آنسو
آبرو رہگئی ومہلت مین دل غمگین کی / پی گئے ضبط سے ہم آنکھ مین بھر کر آنسو
دم گریہ تری گیسو کا تصور جو بندھا / گر پڑے آنکھ سے ہو کر مری اژدر آنسو
کیون رولاتے ہو مجھے کسلئے ہنسکر ہی ہے / اپنے دامن سے اوٹھا دونگی تمہین کیونکر آنسو

آب ہونے پہ ندامت جو رہیگی باقی / دامن یار مین چھپ جاوینگے بنکر آنسو

دست رنگین سے جو پونچھے مری اشک اوس گل نے / بنگئے شاخ گل تر مین گل تر آنسو

گر یہی خار بیابان کی خلش ہی تو کیا / آبلے پاؤنکے بہ جائینگے بنکر آنسو

رک رہی وہ جو مین قدمونسی لپٹکر رویا / پاے نازک کے لئے بنگئے لنگر آنسو

آبرو ضبط کی ہوجائیگی پانی پانی / منہ پہ آئینگے جو پیش رخ دلبر آنسو

بھردیا دامن دلدار گہر سے شب وصل / ہم ہین مفلس تو ہمارے ہین تونگر آنسو

چشم دکھلاتی ہی جسوقت تقاطر پیہم / آپ سے آپ چلے آتے ہین منہ پر آنسو

مین جو روتا ہون تو گہوارہ دامن پہ مرے / طفل کی طرح سی سو جاتی ہین آکر آنسو

جب ترے روی عرقناک کی یاد آتی ہی / موتیونکا مجھے پہناتے ہین زیور آنسو

شعلۂ آتش فرقت کی بجھانے کے لئی / صورت دامن تر رہتے ہین منہ پر آنسو

بزم ساقی مین اجازت جو ملے روئیکی / سیکڑون بار بھرین شیشہ و ساغر آنسو

رو دیا مینی تو فرمانے لگے وہ ہنسکر / کیون پسینے کی طرح آگئے منہ پر آنسو

صفت یار پریزاد طفیل غم سے / میرے پہلو مین کیا چاہتے ہین گھر آنسو

سخت طینت کو ترحم سی تعلق کیسا / نام کو رکھتی نہین چشم ستمگر آنسو

گر یہی جوشش گریہ ہی تو کیا ڈر اسکا / طرف گور چلے جائینگے لیکر آنسو

خشک وعدے سے تری ماہی بی آب کی طرح / مضطرب چشم کی آغوش مین ہی ہر آنسو

۱۹۱	اے شگفتہ در دندان کے تصور مین مدام بنکے نکلے صدف چشم سے گوہر آنسو	۸

گر پڑے دامن مژگان سے برابر آنسو / ہوکے دود دل سوزان سے مکدر آنسو

ہمنشین ہون بیدار جو ایذای شب ہجران مین / طفل خوابیدہ ہی دامن پہ مرا ہر آنسو

بزم ساقی مین گرے یار کے اوٹھہ جانے سے / صورت قطرۂ مے جام پہ اکثر آنسو

موج گیسو جو ہی آب دم شمشیر کی موج
تیر باران بلایان ہی مجھے ہر آنسو

جب گلے خنجر قاتل کو لگا کر رویا
دہن زخم مین پیوند ہوا ہر آنسو

کام آجائیگا ہر وقت کا رونا دم حشر
دہوئیگا میری گناہون کو مرا ہر آنسو

آتش عارض جانان نے سکہا لیئے دامن
دے کسی وقت جو فرصت مجہے دم بہر آنسو

١٩٢	اے شگفتہ ہوس وصل مین کس کا فرقی گر پڑے دامن مژگان سے ٹپک کر آنسو	١٧

جنت الماوا مین بیشک تا کوثر خشک ہو
مثل خاور گر ہار دیدہ تر خجل ہو

عکس خط سبز روئے یار پڑ جائے اگر
باغ ہستی مین نہ ہر نخل گل تر خشک ہو

اشک کی سیلاب نے ایسا سکہایا نخل جسم
جسطرح سے آب مین روح سمندر خشک ہو

دیکھ پائے گر دہن مین جلوۂ دندان یار
چشمۂ حسرت مین آکر آب گوہر خشک ہو

عین زاری مین جو آئے آتشین رخ کا خیال
آتے آتے منہ پہ اشک دیدۂ تر خشک ہو

منہ لگائین تشنہ کامان گلستان جب کبھی
آب شبنم سے یقین ہے گل کا ساغر خشک ہو

بے تکلف چشم خوبان جہان مجہپر پڑے
شکل تصویر گلی گر جسم لاغر خشک ہو

پہیل جائے نکہت زلف معنبر جب کبھی
آتش غم سے شمیم مشک و عنبر خشک ہو

منہ سے نکلے جبکہ چمن مین میری شعلہ آہ کا
ہر گل تر خشک ہو نخل صنوبر خشک ہو

ہاتھ رکہدون گر شب وصلت مین مین دلسوختہ
جسم پر اوس یار کے پہولون کا زیور خشک ہو

تا فلک پہونچے شب غم مین جو شعلہ آہ کا
مثل آتش دامن ماہ منور خشک ہو

جلوہ فرما ہو گلستان مین اگر باد خزان
سبز پتا ہر شجر کا مثل ثاپر خشک ہو

فصل گل مین طائرون سے کر دیا خالی چمن
یا الٰہی دست صیاد ستمگر خشک ہو

غوطہ زن ہو حسن کی گرمی سے گر وہ شعلہ سو
مچھلیان بنجائین آب سمندر خشک ہو

پہول توڑے دست رنگین سے جو وہ رشک چمن
شاخ گیسو کی طرح شاخ گل تر خشک ہو

چاہتا ہون فصل گل مین ساقی مشفق کبھی
بادۂ گلرنگ سے دم بہر نہ ساغر خشک ہو

۱۹۳ — یہ تمنا ہے شگفتہ غم مین پھر مشغلہ
صورت ساغر نہ دم بھر دیدۂ تر خشک ہو — ۱۷

قول پر اپنے نہین نے مائل الطاف ہو
اسطرح پھر گفتگو میری تمہاری صاف ہو

میٹھی باتون پہ ترش کلمونکی دیتے ہو جواب
چاہتے ہو یہ کہ میری تری لام کاف ہو

لاکھ جی چاہے تو دیکر بوسہ رخسار کا
تو متابع دل ہمارا تم اگر صراف ہو

اعتراض وصل مین آئین کمنون کی نہ حرف
بات پر قایم رہا ہے اگر اشراف ہو

توڑتا ہون دم تری تیغ دو دم پر اسلیے
میرے مرجانے کا شہرہ قاف تا قاف ہو

خادم دیرینہ محروم سرافرازی ہے تن
دوستان تازہ پر افزائش الطاف ہو

جان نثارونکی کدورت صاف کرنے کیلیے
حکم ہے آئینۂ تیغ دوسر شفاف ہو

وصل مین کہتے ہین وہ مجھسے کہ ای شیرین زبان
نیند کی آمد ہے ذکر وضع اسلاف ہو

کیون نہ سمجھون مرتبہ اسفل کا اعلی سے سوا
جبکہ عنقا کی کمر پر عکس اغ ناف ہو

جوش بیتابی کا زیر تیغ یہ ارشاد ہے
دامن صفاک مین خونکی تری سنجاف ہو

تازیانہ توسن دل پر لگانے کے لیے
شانہ بالون سے ہے آرایش موباف ہو

پیر رہے میرے دامن لگکے اوڑاؤ شوق سے
گر مزاج پاک مین کچھ خصلت نداف ہو

جی جلائیں لاکھ وہ پر یہ نہین ممکن کبھی
جز کلام وصف کی لب کلام لاف ہو

لیکے دل بر سے ہرا ہے حرف گیری پر نظر
ہوگیا ثابت مجھے ای یار تم حراف ہو

التفات بدحواسی سے نہین ہے التفات
لاکھ گو آگے ہمارے قصہ اطراف ہو

غیر کا ہے ذکر لب پر آپکے ایسے انجان
حیف اشرافون کو ہو وہم صحبت اجلاف ہو

۱۹۴ — اے شگفتہ جودت فکر رسا کا ہے یہ حکم
بندش اشعار موزون ہر طرح سے صاف ہو — ۱۹

میہمان گر دل مین ہو اوس سیم تن کی آرزو
اسطرح ہے روح کو آرام تن کی آرزو

آرزو سے نذر مین دیدون سخن کی آرزو
جسطرح دولہہ کو رہتی ہے دولہن کی آرزو

چشم کی صورت نہین رکہتا سخن کی آرزو
بے زبان ہین ہون مجہی ہی پیرہن کی آرزو

دیکہی کیا عاشق و معشوق مین ہی اتفاق
تن کو جان کی آرزو ہی جان کو تن کی آرزو

کیا اوٹہائیگی ترے در سی مجہی باد چمن
مثل دولت کہو کی بیٹہا ہون وطن کی آرزو

حیف دور بیکسی سی بعد مردن دشت مین
رو رہی ہی میرے لاشہ پر کفن کی آرزو

مجہسی مقتل مین عروس تیغ ملتی ہی گلے
آج دولہہ سے نکلتی ہی دولہن کی آرزو

رنج تنہائی نہوگا شام مرقد مین مجہی
ساتہہ جائیگی مری مجہہ بے وطن کی آرزو

بہر تسکین پرورش ہوتی ہی میری جسم مین
آرزوئے گلشن رخ سی چمن کی آرزو

وہ گنہگار محبت ہون کہ مجہسی دہر مین
آرزو رکہتی نہین اس خستہ تن کی آرزو

اوسکی صورت اوسکا بوسہ نکلجاتا ہون تو
آرزو سی بنگئے ہین اوس سیم تن کی آرزو

زخم بوسی تیغ کی لی تیغ بوسی زخم کے
ساتہہ نکلے اسطرح دولہہ دولہن کی آرزو

چہپ گیا جوش حیا سی میرا لاشہ وقت قتل
ڈہونڈہتی پہرتی رہی گور و کفن کی آرزو

تیرہ بختی سی مری مانند افعی دراز
بل کیا کرتی ہی زلف پر شکن کی آرزو

میری صورت صورت غربال کیا پیدا کری
مجہسے آزردہ ہی اوس ناوک فگن کی آرزو

شکل احول وصل مین بیتابی دلسے مجہی
گہ زبان کی آرزو ہی گہ دہن کی آرزو

میرے رونے پر اگر آئے اوسی میرا خیال
راحت تسکین ہو مجہی رنج و محن کی آرزو

جانکر بیمار وحشت خیز اپنا رات دن
شوخیان کرنے لگی مجہسی ہرن کی آرزو

۱۹۵	عفو ہو دینگے جرایم ای شگفتہ روز حشر ہے اگر بہر شفاعت پنجتن کی آرزو	۹

بغل مین ہے بت بے پیر دیکھو
ہماری آہ کی تاثیر دیکھو +

کرینگے عقدۂ موئے کمر وا
بڑے ہے ہین ناخن تدبیر دیکہو +

نگاہ شرمگین سے سر اوٹہا کر
ادہر تو اسے بت بے پیر دیکہو +

پھڑکتا ہی ہمارا طائر دل — ذرا موڑ کر سوے نخچیر دیکھو
تمہین غیرون کی بر سے کھینچ لائی — کشش خاطر دلگیر دیکھو
تمہاری تیغ کے لیتے ہین بوسی — دہن زخمون کے بے تدبیر دیکھو
شادی تمنے آنکھون سے گرا کر — ہماری عزت و توقیر دیکھو
تمہاری زلف برہم کی طرح سے — بگڑتی ہے مری تقدیر دیکھو

۱۹۶	شگفتہ ایک دن تو آنکھ اوٹھا کر ذرا سوے بت بے پیر دیکھو	۹

موزون شب الم کی اگر داستان نہو — فکر رسا کو لذت نطق زبان نہو
حسن ملیح کا جو کوئی قدردان نہو — موج صبا سے شانہ زلف بتان نہو
بے لطف لطف وصل ہی ای یار شکرین — آغوش مین ترے مین اگر آسمان نہو
راحت سے اپنے دل کے نکلتے ہین حوصلے — رنجش کا ذکر وصل مین گر درمیان نہو
مقتل مین سر جھکائے ہین جانباز دیر سے — تاخیر کیا ہے تیغ کا اب امتحان نہو
اوس تیر قد کے سامنے تسلیم کے لئے — کسطرح جسم زار ہمارا کمان نہو
للہ برہمی سی نہ زلفین بنائیے — نازل بلاکشون پہ بلا مہربان نہو
کب تک دہان زخم کی باندھے چپ رہین — کب تک زبان تیغ ستم کا بیان نہو

۱۹۷	کیونکر نہ روؤن یار کے دندان کی یاد مین کیونکر شگفتہ چشم مری درفشان نہو	۱۷

مجھکو روتے دیکھکر پاس آ گئے وہ تفہیم کو — کیون ندون دل سی دعائین اپنی عین دیم کو
جلوہ گر ہی فرق اقدس پر تری ای شاہ حسن — مرتبہ اللہ نے بخشا ہی کیا دیہیم کو
مین پڑھا دونگا کتاب عشق دق کا صاف سبق — ناصح مشفق جو آئینگے مری تعلیم کو
ایک بوسے پر مری حق مین سیاست کا ہی حکم — مرحبا اے فتنۂ عالم تری تقدیم کو
جو طلائی رنگ پر تیری فدا ہین جان سی — دیکھتے ہرگز نہین موڑ کر وہ رو سے سیم کو

کس مرض کا طول حال غم ہی تمسی کیا کہین / دل نہین تسلیم کرتا ہی اسے ترخیم کو

زخم ہان ہے قالب خاکی ابہی ہون اندمال / وہ اگر آئین مکان روح کی ترمیم کو

مین وہ ہون آوارۂ الفت کہ مجہکو دیکھکر / گرد باد دشت اوٹھتا ہی مری تعظیم کو

ورد گر ہوتا مرا کچہ اوس بت بیدرد کو / اوٹہکے آتا ہی مین درد ہجر کی تقسیم کو

دامن کاغذ پہ ٹپکے اشک چشم کلک سی / دل نے جب روکر کہا روداد غم ترقیم کو

کوئی بہی ہوتا نہین یکجان مصیبت مین شریک / کون آتا ہی غم و اندوہ کی تقسیم کو

بات تک کرنے نہین دیتا ہی اوس بیرحم سے / آسمان غارت کری خوف دل بیبیم کو

صدق دل سی بارگاہ حق مین بہر مغفرت / سر جہکاتا ہی ڈال گردون کیطرح تسلیم کو

ایکدن تو جلوہ فرما ہو مری آغوش مین / دل سی حاضر ہون مین یکجان ہوکی تکریم کو

رزق دی رزاق مطلق گر نہ دست رحم سے / لاکہ ڈہونڈہی پر نشتر پائی نہ نان نیم کو

تیرے عارض کا کلیجہ دیکہکر ای مہروش / چرخ پہیکے ماہ یک ہفتہ کی نان نیم کو

١٩٨ | فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + اے شگفتہ سن یہ ارکان رمل تفہیم کو | ١٢

نہ اپنی زلف کو عارض پہ مہربان دیکھو / کرے اسیر یہ زنجیر آسمان دیکھو

نہ گرم ہو صفت مہر سرد مہری سے / نگاہ مہر سے اک ذرہ مہربان دیکھو

تمہاری تیغ کی سرگوشیان یہ کہتی ہین / دہان زخم مین پیدا ہوئی زبان دیکھو

حضور ناخن غم کی کمال راحت سی / کیا ہی پیرہن جسم دہجیان دیکھو

کشید زلف صنم دام مین پہنسانیکو / کہان کہان سے کہینچ کے لائی مجہی کہان دیکھو

تمہاری چاند سی چہرے کی سرخروئی سی / ہے زرد آئینۂ مہر آسمان دیکھو

وہ ماہ صورت دل پر مین آکی کہتا ہی / زمین کی گود مین آیا ہی آسمان دیکھو

زمین کی طرح سی بت بنگئے ہین خاک کہین / کہ رنج دیتا ہے راحت سی آسمان دیکھو

حضور بادہ کشان دور بخل ساقی سی / نہ دور مہ ہی نہ ہی دور آسمان دیکھو

نگاہ یار مین بیرحمی مقدر سے
ملے جو بوسہ یاقوت لب لبونکو مرے

کبھی سبک ہون کبھی صورت گران دیکھو
نہ ہو کبھی صدف جسم در فشان دیکھو

۱۹۶ شگفتہ لطف جوانی ہو عہد پیری مین
جو دل کو بندگی دوست مین جوان دیکھو ۸

جو اختیار یہ اوس بت کے اختیار نہو
تو اعتبار طبیعت کا اعتبار نہو

گھٹا نہ طول شب غم کو طول بیتابی
وہ اختصار نہین جسکا اختصار نہو

مٹے یہ بھی جو مٹین سربلندیون کی مزی
تو ہمکنار فلک سی مرا غبار نہو

کھلے نہ بادہ پرستی کی قدر ای ساقی
ہمارے دلکو اگر صحبت خمار نہو

کنار دل سی ہو جاوی ہمکنار کیا ممکن
اگر کنار مین وہ راحت کنار نہو

مزی جوانی کے ہو وین نہ ضعف پیری مین
مقیم سر مین خزان کے اگر بہار نہو

مٹے یہ اوج نہ سمجھون مین اپنی پستی کا
نقاب چرخ اگر چادر غبار نہو

اوٹھا کی سر کو کہو رنج و غم کی افزایش
شگفتہ وصل مین اوس بت سے شرمسار نہو

ردیف ہای ہوز ۱۹

ہوا ہون جب سی اک مہوش کی الفت مین دیوانہ
نہ گردون برابر گردشین ہین شکل پیمانہ

لہو وہ دیدۂ خونبار نے بے یار برسایا
ہوا گلرنگ سارا ساقی مہوش کا میخانہ

کرون کس سی الٰہی تذکرہ ایذای فرقت کا
جو اپنا دل تھا پہلو مین اوہ بھی ہو بیگانہ

یہ کس گل پیرہن کا اشتیاق آمد آمد ہے
کہ رشک افزای گلشن بنگیا ہی صحن کاشانہ

مٹایا اسقدر کاہیدگی نے جوش الفت مین
کہ خود مین بنگیا ہون داستان غم کا افسانہ

سنا ہے اک رقیب روسیہ نے کس تمنا سی
مرا افسانۂ غم جب بنا تقریر جانانہ

الٰہی کس طرح سی صدمۂ فرقت سی ہو فرصت
اجل کو شرم دامنگیر ہے مانند جانانہ

اوتر جاے اوتار ے سی نہین ممکن نہین ممکن
کہو لگا یو نہین شوق بادہ نوشی ہی تو محشر مین
بگاڑا دور گردون نے مری سامان راحت کو
شب فرقت مین شغل بادہ نوشی کیون نہو مجہکو
وفور جذب دل سی بے تکلف بزم ساقی مین
الٰہی کر لیا لب بادۂ مطلب سی جلد انکو
زبان کو اسکی کیا لطف زبان دختر رز ہے
دکہاؤ بادہ خوار و لغزش پا فصل گل آئی
سرشک دیدۂ پر غم نے یہ اپنا اثر بخشا
جب آئی پردۂ مینا سی باہر بزم رندان مین
لگا لیتے ہین منہ سی خار صحرا کیا تکلف ہے

ہوا ہی یار شمر کا اندنون احسان جانانہ
کہ دہر ساقی ہمارا ہی کہان مینا و پیمانہ
صراحی ہے نہ شیشہ ہی نہ ساقی ہی نہ پیمانہ
ہر اک آنسو مے گلرنگ ہی ہر چشم پیمانہ
حسینون تک پہونچ جاتا ہو بنکر دور پیمانہ
کہ ہنگام دعا مین ہاتہ باہم شکل پیمانہ
دہن کہولے ہوئی رہتا ہی ہر محفل مین پیمانہ
سبو اوندہے بہری شیشے ہوا لبریز پیمانہ
کہ میری حال پر رونے لگی خون چشم پیمانہ
عروس مے کا گہونگہٹ بنگئی دیوار پیمانہ
سمجہکر میری پا کے آبلے کو مے کا پیمانہ

٢٠١	شگفتہ کیون نہ شغل بادہ نوشی کا مزہ اوٹہے شب مہتاب ہی پیش نظر مین ہے جانانہ	١١

وہ جو غیرونکی گلی ملنے کو پہیلاتی ہین ہاتہ
لون بلائین زلف کی کیونکر کہ رعب حسن سے
ایک بوسہ پر نہین لازم تمہین ہان کی جگہہ
دیکہنا لطف محبت وصل مین جب ناز سے
چہیڑ ہم اٹہوادی نہین جاتی ہی بزم غیر مین
پاؤن پڑ کر کیا راضی اونہین ایسا کہ اب
دیکہیو ای دل میری خود مطلبی کر حوصلے
ایکدن انکو بہی گردن مین حمائل کیجئے
اب کہان ان حسنکی بوسونکی مزی ہونگی نصیب

حسرتون سی ملکی ہم ہیہات بجاتی ہین ہاتہ
پاؤن کے مانند اپنی تہرتہراتی ہین ہاتہ
تم غنی ہو ہم تمہاری آگی پہیلاتی ہین ہاتہ
باندہتی ہین پاؤن وہ میری تو کہل جاتی ہین ہاتہ
چپکے چپکے چٹکیان لینی کو لے آتی ہین ہاتہ
بے تکلف اونکی میری ہاتہ مین تہین ہاتہ
شتون مین پاؤنتک اونکی پہونچ جاتی ہین وہ ہاتہ
آپکے تلوی اسی خواہش پہ سہلاتی ہین ہاتہ
شرم سی اکجان کو جوبن مین بہی جاتی ہین ہاتہ

چھیڑنے کو پاؤن کی ٹھوکر لگا کر کہتی ہین — دیکھئے میری طرف کیون آپ ہی آتی ہین ہاتھ

۲۰۲	اسقدر کہاے ہین گل اوس گلبدن کی عشق مین اے شگفتہ تختۂ گلشن نظر آتے ہین ہاتھ	۹

گھٹا کر کرم کی نظر رفتہ رفتہ — بڑھاؤگے درد جگر رفتہ رفتہ

پئے قتل عشاق اللہ اکبر — ہوئی تیغ زیب کمر رفتہ رفتہ

پہونچ جائیگی گوش تک اوس صنم کی — صداے فغان بیخطر رفتہ رفتہ

ٹپہے گا مرے حوصلے کیطرح سے — مزاج مقدس مین شر رفتہ رفتہ

اسیری پہ منقار کی کاوشون سے — قفس مین گرے بال و پر رفتہ رفتہ

مری بیکسی پر اونہین رحم آیا — ہوا عیب آخر ہنر رفتہ رفتہ

مری چشم سے ساتھ ہر اشک ٹپکے — نکل آئے لخت جگر رفتہ رفتہ

مرے قتل پر جانتا ہون کہ اکدن — بندھے گی تمہاری کمر رفتہ رفتہ

۲۰۳	شگفتہ یہ کیون اضطرابی ہے دل مین خبر لیگا وہ بیخبر رفتہ رفتہ	۱۷

دیکھئے تو غور سے تصویر پشت آئینہ — آئینہ ہو بیگمان تقصیر پشت آئینہ

دیکھکر آئینۂ تنویر پشت آئینہ — بنگیا ہون صورت تصویر پشت آئینہ

عکس پڑجاے اگر آئینۂ رخ کا ترے — صاف ہو آئینۂ تصویر پشت آئینہ

محو ہو جاتا ہے سن سنکر دل حیرت زدہ — وصف روے آئینہ تقریر پشت آئینہ

دیکھکر رو آئینہ کا پشت آئینہ نہ دیکھہ — دیکھہ لیگی دیکھنا تصویر پشت آئینہ

پیٹھہ پیچھے یار کے کھینچون اگر سینہ سے آہ — آئینہ ہو آئینہ سا تیر پشت آئینہ

صورت موباف بوسی لیے پشت یار کے — سہل کر لیتا ہون مین تدبیر پشت آئینہ

جب خیال آیا اسیری مین تمہاری پشت کا — بنگیا دود جگر زنجیر پشت آئینہ

پہیر کر منہ دیکھتے ہین آپ اپنی پشت کیون — کیا زیادہ روشنی ہے تو قیر پشت آئینہ

تیرے ابرو کا تصور تیری غیبت مین نہین
دل کے آئینے مین ہے شمشیر پشت آئینہ

پشت پر آکر تری مین پیر گرتا ہی کرون
ہو تلاطم تیغ جوہر شیر پشت آئینہ

صورت آئینہ آکر زانوے شفاف پر
آج چمکی دیکھیے تقدیر پشت آئینہ

گر لکھون توصیف پشت آئینہ رو کی عجب
حیرتین پیدا کرے تحریر پشت آئینہ

تیری چوٹی کو جو دیکھا پشت پر سمجھا یہ مین
سانپ نے قبضے مین ہی جاگیر پشت آئینہ

معجزے دکھلاے گر معجز بیانی یار کی
نغمہ زن ہو طوطی تصویر پشت آئینہ

بوسے لیتا ہی ہتھیلی کی تمھاری بار ہا مین
اوڑ کے رنگ حنا پر تصویر پشت آئینہ

پیرہن اوس آئینہ رو کا شگفتہ وصل مین
رشک سے ہے پوشش تصویر پشت آئینہ

۲۰۴ ردیف یاے تحتانی ۱۲

زندگی ہے تو میسر مجھے راحت ہوگی
اے مصیبت تجھے اکروز مصیبت ہوگی

رحم پر قاتل بیرحم کی رحمت ہوگی
تیغ راحت سے مرے غم کی شہادت ہوگی

شعلۂ آہ شرر زا شرر افگن ہوگا
شر پہ جسوقت شرر زنکی شرارت ہوگی

صورت آئینہ آئینہ ہے ای آئینہ رو
آئینہ آئینہ دیکھے گا تو حیرت ہوگی

آپ کے قامت موزونکی تماشائی کو
کیا قیامت ہی قیامت مین قیامت ہوگی

کچھہ نہ بن آئیگی ای قاتل ظالم دم حشر
جب شہیدونکی شہادت کی شہادت ہوگی

استراحت مین بہی راحت سی کبہی راحت جان
میری راحت سی بہم آپکی راحت ہوگی

درد دل کو مری کیا درد نہوگا میرا
بت بیدرد جو ہمدرد اذیت ہوگی

دم کے دم اے بت دمباز ذرا دم لیلی
جان کوئی دم مین مرے تن سے رخصت ہوگی

بوسہ مانگون تو مین اوس سے جو نہین کر جاے
پہر ندامت سی ندامت مین ندامت ہوگی

نام فرقت کا نہ لے وصل مین ای فتنہ کوش
تیری فرقت سے تن و روح مین فرقت ہوگی

اے کشید نفسی ہو نہ کشیدہ دم بھر ‎ کہ کشش سی تری جان کھنچے نہیں وقت ہو

٢٠٥	بامروت کرے لاکہہ دشمن سے مروت تو کیا بیمروت کو شگفتہ نہ مروت ہوگی	١٢

کہی بات جب تمسے کچھہ اپنے جی کی ‎ تو سمجھے تم اے جانجان دلگی کی

رقیبون کے نزدیک سی دور بیٹھو ‎ تو جانون کہ یہ تمنے میری خوشی کی

اوسی ڈھونڈ ہکر اپنے دل مین نکالا ‎ یہی ایک تو عقل نے پیروی کی

نہ شرماؤ آنکھین اوٹھا کر تو دیکھو ‎ ملاقات ہے ہمسی تمسے کبھی کی

کہان اب محبت نبھی گی کہ تمکو ‎ ہوئی دوستی مین ہوس دشمنی کی

پیمین جب ہی دل سیگڑ ون لیونگی ‎ اگر تم چلو چال کبک دری کی

نہ بیٹھے عدو پاس کہنے سے میرے ‎ یہی تو وفا آپ نے ایک ہی کی

مروت سے بوی بشر ہے ہویدا ‎ پری ہو مگر عقل ہے آدمی کی

بگڑتے ہو کیون صورت زلف ناحق ‎ بتاؤ تو میتے خطا کونسی کی

دہن دیدیا تیغ قاتل نے جب سی ‎ مرے زخم دلکو ہے عادت ہنسی کی

سدا راست بازان الفت سی تمنے ‎ کشش پر کشش کی کجی پر کجی کی

ابہی لفظ ہان لب پہ تہا اب نہین ہے ‎ ہوئی دیر کیا بات ہی یہ ابہی کی

٢٠٦	شگفتہ مقدر موافق تہا جب تک بہلی ہوگئی وہ جو ہمنے بری کی	١٠

لطف فرما جو ترا لطف ہم آغوشی ہی ‎ آج بیہوش ترے رشک سی بیہوشی ہے

شرم عفت عرق شرم مین ہوگی غرق آب ‎ تجہسے روپوش جو لونہین تری روپوشی ہے

ای سبک بین مین سبک ہون جو تری نظرون مین ‎ بار احسان سی سبکدوش سبکدوشی ہے

سن رہا ہی وہ پریرو کہ ہے غم کا احوال ‎ لب گویا سی پشیمان مری خاموشی ہے

وعدۂ وصل تمہین یاد رہا سمجہا ہون ‎ اے صنم آج فراموش فراموشی ہے

اب تو لوشید گنہ ہو نہ گنہگار و تلخے ‎ چشم لوشتی سے عیان رمز خطالوشی ہے

گوشنزد غیر کا احوال ہی ہوگا بوجہ — مثل گیسو جو تجھے ہمت ہمہ گوشی ہے
دیکھیئے شمع سے پروانہ لپٹ جاتا ہی — شوق مشتاق کو کیا شوق ہم آغوشی ہے
چشم میگوں کا تری گر نہو بوسہ حاصل — بادہ نوشی ہے میں نوش بلانوشی ہے

۲۰۷	ہوش ہر دن نہین آتا ہے شگفتہ مجکو ایک ہشیار کی الفت مین یہ بیہوشی ہے	۱۹

مرے دلکو ہے جب سے الفت تمہاری — سمائی نظر انکھو مین صورت تمہاری
کوئی کام نکلا نہ تمسے ہمارا — ہے بیکار صاحب سلامت تمہاری
نہ بوسہ دیا ایک الفت سے ہمکو — اجی دیکھہ لی بس مروت تمہاری
ذرا غور تو کچہہ کرو اپنے دل مین — یہ الفت مری یہ عداوت تمہاری
نہ راحت سے راحت نہ رنجش سے رنجش — مشیت وہی جو مشیت تمہاری
بہت خوب بہتر مرا بھی خدا ہے — پھری ہے جو مجسے طبیعت تمہاری
گلے سے لپٹ جاؤ اگر ہمارے — اگر مہربان ہو طبیعت تمہاری
خدا پہ ہے آئینہ اے آئینہ رو — محبت ہماری عداوت تمہاری
الٰہی کرے خیر دہشت ہے مجھکو — بُری ہے رقیبون سے صحبت تمہاری
اجی کسکے گھر جلوہ فرما ہوے تھے — نہین دیکھی دو دن سے صورت تمہاری
جلانا نہین خوب ہر ایک کا دل — تمہین دیگی یہ رنج عادت تمہاری
ہماری زبان سے اجی توبہ توبہ — نہووےگی ہرگز شکایت تمہاری
کسی کی کبھی ہو کبھی ہو کسی کے — حقیقت مین یہ ہے حقیقت تمہاری
کہا دل نے رو کر یہ عشق صنم مین — اوٹھائینگے سر پر مصیبت تمہاری
کسی جا نہان ہو کسی جا عیان ہو — بُری ہے یہ اے یار شوکت تمہاری
سمجھہ جاؤ دل مین سمجھتے ہمین ہین — یہ اٹھکھیلیان یہ شرارت تمہاری
پھرا لونگا آنکھین تمہاری طرح سے — کبھی ہوگی گر کچھہ ضرورت تمہاری
چلن سیکھہ کر ہر حسین جہان کا — ہوئی دل دکھانے کی عادت تمہاری

۲۰۸ شگفتہ وہ کہتے ہین ہمسے لپٹ کر
ہمین اب بہت ہے مروت تمہاری ۸

اشک ریزی چشم تر سے جب کبھی ہو جائیگی
خشکی دامان مژگان مین کہی ہو جائیگی

آؤ تو بیٹھو نہ گھبراؤ اجی کہتے ہین ہم
ذل تمہین دینگی تمہاری دلگی ہو جائیگی

سائل بوسہ کبھی ہوتے نہ ہم گر جانتے
گفتگو سے انس مین آزردگی ہو جائیگی

راحتون سے دیکھئے راحت ہماری ہاتھ سے
نتیجۂ غم سے ہماری جانبری ہو جائیگی

سیدھی باتون پر مری مجھسے نہ بگڑ بیٹھو حضور
راستی طبع نازک مین کجی ہو جائیگی

وصل کی شب مین رولاؤ گے جو ہم رو دینگے ہم
غم ہمین ہوگا تمہاری تو خوشی ہو جائیگی

آپ کی انداز چشم شوخ سے سمجھے ہین ہم
غائبانہ دشمنون سے دوستی ہو جائیگی

۲۰۹ اے شگفتہ بوسۂ زلف سیہ لینا یار کو
مجھ پریشان سے پریشان خاطری ہو جائیگی ۱۸

کدورت کی صفائی صاف ہم کر لینگے دلبر سے
لڑا کر آنکھ چشم جوہر تیغ دو پیکر سے

نہین شعلے نکلتے ہین شگاف جسم لاغر سے
شرارے مستیان کھلاتی ہین آغوش مجمر سے

گرینگے قطرہ ہائے اشک جب ہم دیدۂ تر سے
بھرے گا اپنا دامن پیرۂ الماس گوہر سے

یہی گر التفات ساقی مہوش کی دوری ہین
لڑینگی چشم اپنی بی تکلف چشم ساغر سے

ہوا ثابت بر آئی آرزوئے قتل اے قاتل
ہنسے دیتا ہے ہر زخم گلو ململ کی خنجر سے

نہین حاجت چراغ داغ دلکی خانۂ تن مین
مرا سینہ منور ہے خیال روئے دلبر سے

یہین سمجھا دیکھکر اسکے عرق آلودہ ابرو کو
مقرر دامن شمشیر قاتل پر ہے جوہر سے

در مقتل پہ گریان دیکھکر افسوس قاتل نے
نہ پوچھے اشک چشم زخم کے دامان خنجر سے

وفور گریۂ پیہم نے بیبخشی حیا مجھکو
چھپائے منہ رہا کرتا ہون مین اشکون کی چادر سے

سمجھکر مجھکو دیوانہ لبان یار خوش ہو کر
رگون کی چٹکیان پینچ لگا فصاد نشتر سے

کہان اب دید بازی کی مزے حاصل ہو رندونکو
عروس مے حیا کرنے لگی آغوش ساغر سے

خجل ہو کر خیال گوہر دندان مین دامن پر
گہر ریزی کیا کرتا ہون اشک دیدۂ تر سے

نہ کھینچے گا جو مقتل مین تو مثل رنگ قاتل
لپٹ جاونگا بیشک دامن تیغ دو پیکر سے

رخ محبوب سے گر لیلین گر بوسے غیر کے آگے
تسلسل ہو گیا گرد امن زلف معنبر سے

کیا تحریر جب یاد لب شیرین مین نامے کو
ہوا منہ بند حرفون کا لعاب دیدہ تر سے

وہ لکھے ہین مضامین شرر انگیز نامے مین
کہ شعلے ہر زمان اوٹھتے ہین بازو کے کبوتر سے

خط شگون جو دیکھا روے دلبر پر تو یہ سمجھا
گہن لپٹا ہوا ہے دامن ماہ منور سے

۲۱۰

شکستہ سوز غم سے استخوان چند پہلے ہین
ہمارا خانۂ تن کم نہین آغوش مجمر سے

۲۵

شاہد پنہان ہے دل سینہ مین ہر دم کسلئے
جسم لاغر بنگیا ہے نخل ماتم کسلئے

ہر چمن مین رو رہی ہے مجھکو شبنم کسلئے
شور بلبل بنگیا ہے شور ماتم کسلئے

عشق عارض مین خیال زلف برہم کسلئے
جمع ہین آغوش دل مین شادی و غم کسلئے

سبز رکھتا ہون اسے آب سرشک چشم سے
سو کھتا ہے جسم مثل نخل ماتم کسلئے

ایک عالم کو رلایا صورت ابر بہار
میرے افسانے نے بنکر ذکر ماتم کسلئے

ہے جو جب مین دل مین و دیتا ہون تمسے کیا کہون
ہیم خاموشی ہے مجھکو ہیم ماتم کسلئے

زلف جب لیتی ہے بوسے رخ کے یہ کہتا ہون مین
صبح راحت پر ہے قابض شام ماتم کسلئے

حال اپنا کیا کہین ہم کچھ نہین کھلتا ہے مین
ہر گھڑی رہتا ہے دل کو شغل ماتم کسلئے

سائل وصلت ہو تمہین انکار کی رٹ ہے تمہین
ذکر شادی مین برابر ذکر ماتم کسلئے

دوست سے وہم تمنا ہے نہ کچھ دشمن سے کام
ناز دکھلاتا ہے کیون اے چرخ پیہم کسلئے

بوسۂ روے منور کی نہین پروا مجھے
ابر بھی دکھلا رہی ہے زلف پر ہم کسلئے

لطف دکھلاتی ہے بعد مرگ کس کس ناز سے
شام مرقد بنکے شام زلف پر خم کسلئے

بوسۂ رخ کی تمنا ہے نہ پروا ے وصال
دل تمہین پہلو سے دین لیجا نجان ہم کسلئے

اشتیاق وصل جانان مین جو لکھتا ہون غزل
لفظ سے ہر لفظ ہو جاتا ہے باہم کسلئے

سائل بوسہ جو مین ہوتا ہون تو تم ناز سے
روٹھتی ہو وصل مین محبوب عالم کسلئے

دیکھکر آنکھون کو تیری اے بت جادو نگاہ
شرم سے آہوان دشت کو رم کسلئے

حسن بادہ قرب پہلو دیکھکر کہتا ہی یار
چٹکیان لے لیکے آئی صبا حسرت ہماری جسم کی
دام مین عنقا پہنسانیکی نہین خواہش اگر
چشم سے گرتے ہین جب آنسو تو فرماتا ہی دل
بعد مردن گور کو بہی حاجت سایہ نہ تہی
جب نہو گا عارض پر نور پنہان زیر زلف
دست وحشت نے تو دکھلائین نہین گستاخیان
رنج دکھلاتی ہی وصلت مین مزاج یار کو

انس پریون سے کیا کرتے ہین آدم کسلئے
ہمکو دکھلاتی ہو جور تازہ پیہم کسلئے
گرم صحبت ہی کمر سے زلف پر خم کسلئے
بیوطن ہونے لگی اولاد آدم کسلئے
شامیانہ بنگیا عرش معظم کسلئے
منہ پہ راحت کر رہیگا دامن غم کسلئے
ہے گریبان آج زیر ناخن غم کسلئے
گفتگوے انس بنکر ذکر ماتم کسلئے

۲۱۱
طبع نازک کو نہین ہے طاقت موزون اگر
پہر شگفتہ تجہکو وہم شعر ہر دم کسلئے
۱۷

دل جو ہی مصروف الفت اک بت دمباز سے
زلف کو صحبت ہوئی روئے بت طناز سے
کسلئے روٹہی ہو بتلاؤ مرے سر کی قسم
قتل کرتا جان نثار دل کا ہی گر یک نظر
لطف اظہار محبت کا مٹایا ضعف نے
کہین بس ہین کہ جوش بیقراری سے یہان
خاکسارون نے لئے بوسے کف پا کی تری
لطف سیر رقص بسمل صاف ہو جاتے ہی جہول
جی اوٹہا جسکو لب شیرین کا بوسہ ملگیا
رند مشرب چاہتے ہین بزم ساقی مین مدام
رنج و راحت کی مزے ہونگی باہم نصیب
عاشق و معشوق کی یکسو محبت کیا عجب
عین بارش مین گرا کرتی ہی برق شعلہ ناز

ٹوٹتا ہی دم شکست رنگ کی آواز سے
جان نثاری سیکہکر مجہہ عاشق جانباز سے
کچہہ خطا سرزد ہوئی کیا عاشق جانباز سے
کام لے تیغ دو دم کا یار تیغ ناز سے
چشم کی صورت دہن معذور ہی آواز سے
آشنا ہوتا ہی دل کیفیت پرواز سے
گرد کی صورت لپٹ کر فرش پا انداز سے
کشتۂ ابرو کو دیکہا آکر نگاہ ناز سے
پر ترا جام دہن ہی شربت اعجاز سے
لب تک آجائے پیالہ دست مشت ناز سے
روح عاشق کو تمہاری مشق جو ناز سے
نفس کی اوٹہی ہین چرخ تفرقہ پرداز سے
میرے رونے پر جو ہنستا ہی سو جوش ناز سے

آنکھ لڑتے ہی ہوئے ہم اشارے قتل کے — سلسلہ انجام کا آیا نظر آغاز سے
خاک افشاں ہو حقیقت دل کی اوڑنا اے کفن — ہر دہان زخم تن ماہر نہیں آواز سے
آنکھ کے ملتے نگاہ یار دل کی یار تھی — مغفرت حاصل ہو کیونکر ایسے تیر انداز کی

۲۱۲ راستی سے کذب وعدۂ وصل کی ہوتے ہیں روز
دم لبوں پر ہے شگفتہ اوس بت دمباز کی ۷

کبھی آئے پاس ہمارے آپ خوشی سے کیا کہیے — گذر گئی ہم صورت وعدہ اپنی جی سے کیا کہیے
رہ گئے ہم متحیر ہو کہ نہ سکے کچھ وائے مقدر — لیگئے دل وہ پریں آکر مفت پری سے کیا کہیے
کس سے کہیں جا کی حکایت کون سنے گا کسکو ہے الفت — حال وفور رنج و مصیبت اپنی جی سے کیا کہیے
اوسکی کہاں رفتار میں شوخی ہر ہر کا میں ایسے اٹھکھیلی — چال خرام ناز تمہارا کبک دری سے کیا کہیے
کہکے مٹی ہم صورت راحت اونکو نہ آیا پاس محبت — سنکے میری رونے کی حقیقت بولے ہنسی سے کیا کہیے
سبز تھی شاخ گل کی طرح جو خزاں سے اُسنے رنگ بدلا — سوکھ گئے خشک ہیں شکل خار بیابان حال کسی سے کیا کہیے

۲۱۳ تو ہی ہے مونس ہمدم میرا اے تیری ادا پہ شگفتہ
آج کی صحبت کی کیفیت اور کسی سے کیا کہیے ۱۴

لا ادھر تیغ کو سفاک لگانے کے لئے — رو رہا ہوں دہن زخم ہنسانے کیلیے
کیا سبب تجھ تو ہے کسلیے برہم ہو کر — اوٹھے جاتے ہو مرے دل کے بٹھانے کیلیے
کیوں خفا ہوتا ہے الفت کی اشارے سے صنم — صلح ہے دل کیلیے آنکھ لڑانے کیلیے
خاکساران محبت کا زمیں پر نقشہ — وہ عداوت سے بناتے ہیں مٹانے کیلیے
غسل دیگا عرق شرم مرے قاتل کو — خاک میں آب دم تیغ ملانے کے لیے
وہ بگڑ جاتے ہیں تصویر تصور کی طرح — میں جو کہتا ہوں کبھی زلف بنانے کیلیے
چھوڑیے دامن گیسو کو رخ روشن پر — کفر و اسلام ہم آغوش دکھانے کیلیے
حوصلے دید کے کچھ دل سے نکلنے نہ دیے — ہٹ نہ پردے سے ابھی میری ہٹانے کیلیے
بعد مدت صفت ہوش مری پہلو میں — آئے ہو طالع خفتہ کے جگانے کیلیے
ڈال گردوں کی طرح اے الف قامت دوست — جھک گیا ہوں سر تسلیم جھکانے کیلیے

بخدا او ستمگار تری الفت مین +
آ کے بیٹھے ہین تری ظلم اوٹھانیکے لئی

سرد مہری کی دکھا کر مجھے گرمی ای ماہ
شل راحت نہ اٹھا رنج پڑا پانیکے لئی

مین جو رویا شب وصلت مین تو گستاخی سے
گدگدایا مرے پہلو مین ہنسانیکے لئی

۲۱۴	شوق سی گالیان کہاتے ہین شگفتہ اونکی وصل مین جام مے ناب پلانے کے لئے	۱۱

ہیم جان ہون زندگی دود چراغ کشتہ ہی
میری ہستی صورت بود چراغ کشتہ ہی

ہے ثبات زندگی نقش تصور سی ریک
بود اپنی وہم نابود چراغ کشتہ ہی

گو ہون مفلس پر ہون اپنی تیرہ بختی سی غنی
میرے گہر مین دولت بسود چراغ کشتہ ہی

تیرہ بختی سی امید رونق منزل نہیں جہہ
خانۂ تاریک مشہود چراغ کشتہ ہی

طاق در سی گر کے جو کہٹ پر نظر آتا ہی روز
آستان یار مسجود چراغ کشتہ ہے

وصل کی شب مین تری عصمت مالی رنگئی
ای صنم یہ لطف بہبود چراغ کشتہ ہی

ملگیا شاید اسی روغن تمہاری زلف کا
شوخیون پر نکہت دود چراغ کشتہ ہی

ہو نہین سکتا سیہ کاری سی مین روشن ضمیر
دل مرا اک ظرف مقصود چراغ کشتہ ہی

آؤ لپٹو مجھسے وا ہوگا نہ پردہ شرم کا
ای صنم یہ وقت مسعود چراغ کشتہ ہی

دیکھکر پروانون کے پر صبح کو ثابت ہوا
یہ بہار گلشن جود چراغ کشتہ ہے

۲۱۵	اے شگفتہ مجھکو پیری مین یہ مصرع ہی پسند بود اپنی وہم نابود چراغ کشتہ ہے	۷

کرتے ہو مروت سے وفا کیا کوئی جانے
جو دل مین تمہارے ہی بھلا کیا کوئی جانے

انداز نگہہ غیر سے در پردہ ہی مصروف
ہم جانتے ہین جو دلمین ہی کیا کیا کوئی جانے

غیرون سے لڑائی مین بہی ہی صلح کا ایماء
مطلب یہ ترا میرے سوا کیا کوئی جانے

تم گالیان دو مجھکو مین دون تمکو دعائین
مین جانتا ہون اسکا مزا کیا کوئی جانے

ای یار سوا تیرے حسینون مین جہان کے
یہ ناز کرشمہ یہ ادا کیا کوئی جانے

خلوت مین وہ مابین کی الفاظ محبت
جز میرے تری یار بھلا کیا کوئی جانے

٢١٦	ہمدرد جو ہووے تو شگفتہ کو اوس سے ورنہ غم نہان کا مزا کیا کوئی جانے	١٩

ہنوگی سخت جانی سے مری تصویر دو ٹکڑی — ارے ہو جائیگی اک وار مین شمشیر دو ٹکڑی

نہین ہو جبہ طول مدعا سے مدعا مجھکو — کرونگا جا کے اوس بے پیر سے تقریر دو ٹکڑی

ند کھلا اہو غم شمشیر ابرو تیر یان ہر دم — کنار جسم مین ہو گا دل دلگیر دو ٹکڑے

بہار آئی ہے اپنے ہاتھ سے دیوانہ گیسو — کرینگے بے تکلف پاؤنکی زنجیر دو ٹکڑی

یہی بیتابی دل ہے تو شمشیر کدورت سے — محبت کی کریگا وہ بت بے پیر دو ٹکڑی

وہ یار نوجوان مجھ سے کہی قتل نہین آتا — کمان کو سر قیرازی سے کریگا تیر دو ٹکڑی

نہین کھلتا کوئی مضمون راحت کیا مصیبت ہے — کرون کیونکر الٰہی مین خط تقدیر دو ٹکڑی

کہونگا اونکے منہ پر دیکھکر مین جلوہ ابرو — بنی ہین نیچے در کر کے اک شمشیر دو ٹکڑی

تری سن سنکے ہر دم گفتگوئے زہر آلودہ — جگر کے ہو گئے ہین اے بت بے پیر دو ٹکڑی

لیا ما جوش وحشت چاہیے فصل بہار آئی — مرے دامن کی کر دست گریبان کو دو ٹکڑی

نہین منظور رسم نامہ و پیغام تک اونکو — جواب نامہ مین کرتے ہین وہ تحریر دو ٹکڑی

دم گریہ نہ کھلا ہل خیال رشتہ گیسو — نظر آئیگی مجھکو اشک کی زنجیر دو ٹکڑی

تمہاری مشعل رخسار کے آگے خوشی ہوکر — کریگا شمع کا سر بزم مین گلگیر دو ٹکڑی

قتیل خنجر ابرو ہے پہلو مین جگر میرا — نکر تیغ جفا سے اسکو بے تقصیر دو ٹکڑی

خیال عرض مطلب کس طرح سے پاؤ پہلا گئے — کیا دست ہوس کو تمنے بے تقصیر دو ٹکڑی

اولجھا ہے عقدہ موئے کمر مین پھر آسانی — ہوئی ہیہات گھسکر ناخن تدبیر دو ٹکڑی

لکھے یکلخت لخت دل کی جب حال لکھیں اوسکو — ہوا کاغذ بشکل دامن دلگیر دو ٹکڑی

یہی گر التفات جوشش شوق شہادت ہے — کرونگا آپ اپنا جسم بے تاخیر دو ٹکڑی

٢١٧	شگفتہ مطلع ابرو کا اوسکے وصف جب لکھا ہے نے ہر شعر کے مصرع دم تحریر دو ٹکڑی	[illegible]

رتبہ ہوا نصیب مزاج آشنا ہوئے
وہ مدعا نہین ہم کہ ترا مدعا ہوئے

خوش ہو کے روح خانۂ تن سے نکل گئی
آلام مرگ کیا کرم آشنا ہوئے

ایجان جہان مین خالق اکبر کے لطف ہے
تم بادشاہ حسن ہوئے ہم گدا ہوئے

دیکھا نگاہ غور سے اوس جامہ زیب نے
جب ہم صدائے آمدۂ چاک قبا ہوئے

گردش سے بخت کی پئے تعظیم ال دوست
سینہ ہے ہم وہ جو ہم الف انتہا ہوئے

کیا رنگ ہے جو [illegible] طبع [illegible] سے
وہ دل نہین ہین ہم کہ [illegible] او رجدا ہوئے

پیہم سوال وصل ہے [illegible] نگاہ شوخ
افسوس ہے کہ تم نہ مزاج آشنا ہوئے

نکلے نہ یار کے کرم التفات سے
ارمان قلب ہے گلۂ آشنا ہوئے

اوبت جفا شعار [illegible] وصل مین
ہم واقف عذاب امید وفا ہوئے

تلووں کو اونکے چوم لیا ہمنے شوق سے
جب مٹ گئے راہ عشق مین ہم نقش پا ہوئے

کیا پوچھتے ہو ہجر کی شب کی حکایتین
کیا آپ سے کہین کہ ستم ہم پہ کیا ہوئے

۲/۸	احسان سمجھے سر پہ لئے ہمنے شوق سے جو اے شگفتہ عشق مین جور و جفا ہوئے	۱۴

کسقدر سودائے زلف پر شکن کا جوش ہے
اعتبار ہوش بھی مری طرح بیہوش ہے

فصل گل مین رحمت ساقی کا ایسا جوش ہے
ہر جگہہ پر حلقۂ رندان بادہ نوش ہے

کیا شب حاصل سے حاصل زندگی کی ہم نے
شوق راحت دامن اندوہ مین روپوش ہے

رنگ پیرہن نے لطف ربط باہم کھو دیا
تا بد پہلو سے خالی حلقۂ آغوش ہے

خاک دیکھین حسن خوبان چشم بینا کی طرح
لذت دیدار سے محروم چشم گوش ہے

کچھ سکوت [illegible] کا مدعا کھلتا نہین
بلبل دل شکل تصویر [illegible] خاموش ہے

تیری صورت آمد آمد مین تری ایسی نہین
آرزو سے آرزو [illegible] ہو لی آغوش ہے

شکل راحت کی مصیبت مین نکل سکتی نہین
از دیاد کلفت دل الوداع ہوش ہے

آہ کی اب تازیانے کی نہین حاجت ہمین
رخش طفلان حسین عالم مین اپنا دوش ہے

دھوپ کا ہوتا ہے دھوکا شب کو ہنگام خرام
رو کش خورشید حنا ور الی [illegible]

وا اسے ناکامی کہ اکدن منہ دکھاتی ہی نہین
شرم سے میری قضا تیری طرح روپوش ہی
شمع بزم غیر تیری رعب سے اے شعلہ رو
جل رہی ہی مثل پروانہ کی پر خاموش ہی
جلد اے قاتل عنایت کر سبکدوشی مجھی
کوچۂ مسلخ مین سر مجھکو وبال دوش ہی

۲۱۹	اے شگفتہ صرصر آہ و فغان کے جور سے بزم عالم مین چراغ ہوش اب خاموش ہی	۸

دوستون کو میری مرجانیکا کیون اندیشہ ہے
جان دینا مثل دل ہم عاشقون کا پیشہ ہے
اک بت لیلی شمایل کا ہوا مجنون جبسی مین
خانۂ آباد نظرون مین بیابان بیشہ ہی
دیکھ او شیرین دہن آکر کہ تیری عشق مین
سر ہمارا صورت فرہاد زیر تیشہ ہے
او بیٹھین وصل کی شب ہنس خوشی سے صبح تک
غیر کا ایجانا ان تمکو عبث اندیشہ ہی
کسطرح اوٹھون پے تعظیم قاتل شوق مین
ضرب ہاے تیغ سے اندام ریشہ ریشہ ہی
خصلت کج راستی سے راست ہو سکتی نہین
بس اسی اندیشہ کا دلکو مری اندیشہ ہی
مول لیتی ہین تمہین کیا ہے [illegible]
بیچ لینا دلکو اپنے یہ ہمارا پیشہ ہے

۲۲۰	اے شگفتہ وصل کی شب مین وہ فرماتی ہین دیکے دینے مین کہو تو تمکو کیا اندیشہ ہے	۹

وصل کی امید ہا قاتل تری ارشاد سے
صورت جوہر لپٹ کر خنجر فولاد سے
چشم آسا چھین چشم زخم نے رو یا لہو
زیر خنجر اثر دیا د چشمک جلاد سے
خشک کامی کی شہادت ہو گئی ہنگام قتل
پیش قاتل تیغ آب خنجر فولاد سے
سرخرو مجھکو نظر آیا ہر اک رگ کا دہن
ذائقہ پاکر زبان نشتر فصاد سے
جب تمہارے ربط باہم کے فری یاد آ گئی
ہم گلے ململکے روے مونس ہمزاد سے
جلوہ فرماد یکھکر پہلو مین اے ظالم تجھی
زیست ہوجاتی ہے مرگ خاطر ناشاد سے
پر ہمی دکھلا نہ پر ہم ہو کے عشق زلف یار
خود مین ہون ناشاد اپنی خاطر ناشاد سے
عشق مین اک بت کے وہ لطف خموشی ہے حصول
روح پر جاتی ہے وہم نالہ و فریاد سے

٢٢١	صورت آئینہ دل ٹوٹا ہوا ہے کیا ہوں جوش ؛ اے شگفتہ اوسکے ملنے کی سبار کیا دکر	١١

عارض پر نور جانانہ متاع جلوہ ہی	آفتاب حسن عالی اختراع جلوہ ہے
عضو ہای جسم نورانی کے رہتے ہیں خیال	خانۂ روح حزین مین اجتماع جلوہ ہے
تام نخوت کا نہ لکھہ قرآن مین ای قرآن کمال	حجت تقصیر قرآن الوداع جلوہ ہے
صورت سامع سنون کیونکر نہ شمع شوق سے	ذکر حسن یار ذکر استماع جلوہ ہی
آخرش عشق حقیقی نے دکھایا یہ کمال	دست تصویر تصور مین متاع جلوہ ہے
پانی پانی آبرو ہوگی نہ مثل آب اشک	جسکو ہر لحظہ خیال ارتفاع جلوہ ہی
نور ہو چشم حقیقت بین تو دیکھی شوق سے	جلوۂ ذات مقدس افتراع جلوہ ہی
حضرت موسی نے دیکھا ہی جو کوہ طور پر	وہ نہین جلوہ ہی اک شمہ شعاع جلوہ ہے
دیکھی چہرہ تو آئینہ کو رکھکر سامنے	سایۂ زلف پریشان انقطاع جلوہ ہے
جلوہ گر کیا ہو تصور مین رخ پر نور یار	ہر خیال فعل فاسد امتناع جلوہ ہی

٢٢٢	صاحبان نور حق اوس بت کو دل دیتے ہین نذر اے شگفتہ دیکھئے یہ انتفاع جلوہ ہے	١٠

صبح سفید راح کی تدبیر چل گئی ؛	پوشش سیاہ شام الم کی بدل گئی
اللہ رے امید اجابت کی جستجو ؛	میری دعا فراز فلک سے نکل گئی
دکھلا دئے جو ناز سے گیسو کے اونچے طوق	زنجیر ہوش پائے ہوس سے نکل گئی
اے شوق وصل تیری اذیت فراق مین	کیا یاد یار تھی کہ مرے دلکو مل گئی
وہ بے گناہ تہالیس مردن کہ لاش پر	سو بار آرزو کف افسوس مل گئی
کرتا ہے چال پاؤن دبانے کی یار سے	ہیہات آرزو نہ تری دست شل گئی
مدت ہوئی کہ شعلہ آہ فراق سے	ہم دل جلون کی کشت تمنا ہی جل گئی
اب بارور نہونگے کبھی نخل آرزو	کشت وفا تو پائے جفا سے کچل گئی
دیتی ہے جوش کسلئے اب ای تپ الم	ہڈی ہی مثل گوشت بدن تک تو گھل گئی

۲۲۳	لااے شگفتہ شاہ مضمون کو جیت مین طبع رسا ادب سے دو زانو سنبھل گئی	۱۴

ہردم تصور رخ و گیسوی یار سے
عارض کے متصل نہین گیسوی یار ہے
رہتاہی دل کو صحبت گریہ سی شغل می
رعب رخ حبیب کی لطف عظیم سے
پانی ہو وی حضرت دل ابرو کہین
بے خان تماوہ ہون مین کہ بعد فنا مرے
حاصل ہے شغل دلکے بہلنے کا بعد مرگ
سمجہا ہے کیا نوالہ کوی میری نعش کو
کرتی ہی ظلم نعش کو لیکر فشار کے
اے استخوان جسم نہ گہبرائیو کبہی
روشن ہین داغ جسم کی ہر وقت مشعلین
وہ بیکس و حزین ہون کہ ماتم مین بہی مرے
دکہلاتے چلئے عیسی مریم کے معجزی

آغوش دل مین صحبت لیل و نہار ہے
صبح سفید شام سیہ سے دو چار ہے
آنکہین ہین جام اشک مئے خوشگوار ہے
روز وصال مجہکو شب انتظار ہے
تیغ نگاہ یار بہت آبدار ہے ؛
آباد حسرتون سی زمین مزار ہے
مثل حبیب ہر مین سواد مزار ہے
کہولے ہوی دہن جو شگاف مزار ہے
کیا کوئی آسمان یہ زمین مزار ہے
مصروف پرورش یہ کنار مزار ہے
کب ہمکو احتیاج چراغ مزار ہے
شمع لحد نہ نور چراغ مزار ہے
مجہہ بیکس و غریب کا اس جا مزار ہے

۲۲۴	ہردم شگفتہ کا کل شبگون کے لطف سے ارمان قلب پر کرم انتشار ہے	۱۱

تمہاری رعب سے یہ دل کا حال ہوتا ہی
تری طفیل سی یہ خوف ای تصور یار
بشکل ناخن انگشت سرگشانی سے ؛
سرشک چشم دکہاتی ہین گر میان اپنی
ہزار شکر کہ اوس بت کو صورت دشنام
مین جانتا ہون کہ نغمہ وا ... کے سامنے تمکو

کہ تمسے آنکہہ ملانا محال ہوتا ہی
فراق مین مجہی حاصل وصال ہوتا ہی
حیات ہوتی ہی جب انتقال ہوتا ہی
کبہی یہ جب عرق انفعال ہوتا ہے
کبہی کبہی تو ہمارا خیال ہوتا ہے
مرا سخن سبب انفعال ہوتا ہے

ہلال و بدر کی صورت زمین ہستی پر | کمال آپکو ہمکو زوال ہوتا ہے
خطا معاف ہو رخصت طلب محبت ہو | کہ بات بات پہ ہمکو ملال ہوتا ہے
ہستی کسی کی نہ جب یار نے تو سمجھا ہیں | کلام غیر بھی میرا سوال ہوتا ہے
یہ جوش عشق تو دیکھو کہ فرط کاہش سے | ہمارا پیکر تمہارا خیال ہوتا ہے

٢٢٥	شگفتہ ایک بہت سنگ دل کی فرقت سے شکستہ حال دل پر ملال ہوتا ہے	١٠

ستم ہر لطف پہ ہر دم ترا برجستہ ہوتا ہے | شگفتہ غنچۂ دل غنچۂ سر بستہ ہوتا ہے
تری تیغ نگہ کا زخم میرے دل پہ اے ظالم | مشابہ غنچۂ لب بستہ کے لب بستہ ہوتا ہے
ہمیشہ شعر اپنا کثرت گلہای معنی سے | نگاہ شاعران دہر میں گلدستہ ہوتا ہے
کرے پرواز کیونکر دام الفاظ مناسب سے | کہ مضمون صید ہو کر طائر پر بستہ ہوتا ہے
ہمارا شعر اکثر ربط الفاظ و معانی سے | بصورت شبیہ ابروے پیوستہ ہوتا ہے
وہ پوری بات تک کہتے نہیں ہیں باعث شرم کی | سخن انکا بھی میرے دل کی صورت خستہ ہوتا ہے
الٰہی خیر ہو اب رہبری چشم الفت سے | خیال دلربا کا دلمیں میرے رستہ ہوتا ہے
فراق بادشاہ حسن کی یہ سرفرازی ہے | کہ میرے ملک دل پر فوج غم کا دستہ ہوتا ہے
نہیں جسمیں کچھ الفت کا اثر ہے سنگ سے بدتر | وہی دل خوب ہے جو دل کسی سے بستہ ہوتا ہے

٢٢٦	شگفتہ لکھنؤ میں رہنے والوں سے محلوں کے معزز فی الحقیقت ساکن نو بستہ ہوتا ہے	١٠

پستی کو لطف حسن بلندی عیاں رہے | آغوش میں زمین کے اگر آسمان رہے
اٹھا ہوا جو آتش غم کا دھواں رہے | اک آسمان ضرور تہ آسمان رہے
کہتی ہیں اپنی آہ کی رفعت پسندیاں | زیر قدم تو مثل زمین آسمان رہے
ہو کر بلند بے ادبی سے فراق میں | نالے ہمارے پردہ در آسمان رہے
دکھلائی شوخیاں جو ہمارا خدنگ شوق | پرسوں جگر شگاف ہر اک آسمان رہے
پستی کو میرے شوق بلندی پہ ہو کمال | مثل زمین اگر کرم آسمان رہے

کوچے مین تیرے خاک اوڑائین جو خاکسار | دیر اک آسمان صفت آسمان رہے
کب دہر بے ثبات مین ہم صورت زمین | امیدوار پرورش آسمان رہے
دیکھے جو آپ کی رخ روشن کی آب و تاب | ساکت مدام آئینہ آسمان رہے

۲۲۷	دکھلا دون اے شگفتہ اگر اوج فکر کا ہر شعر کی زمین صفت آسمان رہے	۱۱

نطق لبہاے تبسم اقتضاے خندہ ہے | عرض مضمون ظرافت خیز جاے خندہ ہے
شوخی شادابی گلشن ہوئی صرف خزان | غنچۂ لب بستہ محتاج صداے خندہ ہے
نازکی دست قاتل کے ادب سے زیر تیغ | ہر دہان زخم پابند حیاے خندہ ہے
نسبت گل حیف یادگرم کے اجلاس سے | غنچہ ہو جانیکی تجویز سزاے خندہ ہے
بعد راحت کے نہووے رنج یہ ممکن ہی کیا | ابتداے گریہ بیشک انتہاے خندہ ہے
دشمن راحت ہون مین غمدوست ہو کر اسلئے | میرا رونا یار کے آگے بجاے خندہ ہے
مین جو ڈاڑہین مار کر رویا تو فرمانے لگے | ناقلون کا گریۂ باطل براے خندہ ہے
بیجا با دخت رز کو کہینچکر آغوش مین | جام پیش ساقی مہوش فداے خندہ ہے
نقد دل عاشق کا لینے کو لب لعلین یار | فی الحقیقت مثل لعل بے بہاے خندہ ہے
ہے مکین جب سے مکان تن مین غم اے خندہ رو | صورت راحت نہین باقی بقاے خندہ ہے

۲۲۸	چند دم ہی بے ثباتی سے نہین اسکو ثبات اے شگفتہ زندگی مثل بقاے خندہ ہے	۱۳

شہادت کی تمنا خاک ہو شمشیر ابرو سے | چھپا لیتے ہو روے پاک کو دامان گیسو سے
طفیل ناخن اندوہ نے یہ لطف دکہلایا | گریبان گرم صحبت صورت دامن ہے زانو سے
شب فرقت کی آسان مشکلین ہوتی ہین ای ظالم | بہلتا ہی دل پروردۂ غم درد پہلو سے
بلاے جان ہوئی اے جوش بیتابی تری شوخی | نہ سر کو ربط زانو سے نہ دل کو انس پہلو سے
ادب بخشا ہی ایسا ربط الفاظ مناسب نے | دو زانو ہے مری طبع رسا ترکیب اردو سے
تمہارے مطلع ابرو کا مضمون شعر موزون مین | کیا کرتا ہون اکثر منضبط ہر ایک پہلو سے

تکلف یہ ہے یادرے وہ روشن مین جو دریا ہوتا ہان / نظر آتے ہین آنسو صفحۂ دامن پہ جگنو سی
شب فرقت کے صدمون دکہادیتے ہین لیلیٰ / نکل جاتا ہے نالہ صورت محبوب قابو سی
نہ عقدہ تشنہ کامی کا ہوئی حل دست ناتیغ کو تیرا / گلو مین رہگیا آب دم شمشیر اچہو سی
الٰہی دل جگر کی خیر کرتا ہین پہلو مین / محبت کی طرح قاتل کو ہے تیغ دو پہلو سی
در مقتل پہ یہ آداب قاتل کی عنایت ہی / نہ پہنچا جسم زیر تیغ تکلیف دو زانو سی
تری محفل مین لطف گریۂ پیہم سی اے ساقی / بہرے ہین میری چشم تر کی ساغر جام مملو سی

۲۲۹	شگفتہ صبح عارض کی سفیدی نور کیا کہئے سیاہی ہر زبان پیش نظر ہے عشق گیسو سی	۹

کسی سے جو دل آشنا ہو گیا ہے / تو ہم پر بہی جینا بلا ہو گیا ہے
لب ایدل نہ کر آرزو کوئی تو بہی / کہ وہ بہی تو اب پارسا ہو گیا ہے
اوٹھاؤ نہ رنج مشقت طبیبو / ہمارا مرض لا دوا ہو گیا ہے
تری دام زلف مسلسل مین ایجان / سراسر یہ دل مبتلا ہو گیا ہے
لگاتا ہے کیون نیشتر نیشتر پر / تجھے آج فصاد کیا ہو گیا ہے
نہین طایر دل کو پرواز ہے ہے / گرفتار دام بلا ہو گیا ہے
یہ اولٹا اثر ہے مرے جذب دل کا / وہ خوش ہو کے مجھسے خفا ہو گیا ہے
سمجھتے ہین ساری فریبون کی باتین / وفا کیش اب بیوفا ہو گیا ہے

۲۳۰	کبھی خندہ زن ہے کبھی نالہ کش ہے شگفتہ ترا حال کیا ہو گیا ہے	۹

ابر ہے سبزہ ہے ہوا بہی ہے / پاس معشوق باوفا بہی ہے
ایک دل لیکے یار کہتا ہے / آپکے پاس دوسرا بہی ہے
ہمکو ثابت ہے اونکی آنکھون سے / کچھ وفا بہی ہے کچھ دغا بہی ہے
دیکھ ای آہ لگ نہ جاے کہیں / پاس دل کے اک آبلا بہی ہے
کیا نہین صورت جگر افسوس / درد آلودہ مدعا بہی ہے

سنکے پیغام وصل کہنے ہین — آپکو کوئی جانتا ہی ہے
حال دکھلائین آہ کیا اوسکو — آنکھ اوٹھا کر وہ دیکھتا ہی ہے
دیکھیے عکس روے روشن سی — آئینے مین اک آئینا ہی ہے

۲۳۱ اے شگفتہ دکھائین کسکو کمال
کوئی دنیا مین پوچھتا ہی ہے ۹

جو دل سے وصل مین کچھ خوف دلربا نکلی — ہوس کی طرح خوشی ہوکے مدعا نکلی
زبان تیغ کی سرگوشیان یہ نہین ہم قتل — دہان زخم سے فریاد بے صدا نکلے
حیا سے شب کو بت پردہ دار کے غم مین — سرشک چشم دبے پاؤن دبے پا نکلے
وہ صبح حق نے دیا ہے نہ عالم اوٹھائی پر — بجاے شکر لبون سے مرے دعا نکلے
خیال خادم دیرینہ آگیا شاید — جو آج آپ ہماری طرف سے آ نکلے
وہ خامشی سے مین لون جو اپنے پاؤن مین — کبھی نہ حلقۂ زنجیر سے صدا نکلے
لپٹ لپٹ کے گلے سے تری اگر روؤن — بجاے اشک تمنا کا قافلا نکلے
ہزار بات بناؤ یقین نہوگا مجھے — تمہارے گھر مین رقیبون کے نقش پا نکلے

۲۳۲ غزل وہ بزم سخندان مین اے شگفتہ پڑھ
کہ جسکے شعر سے ہر وقت واہ وا نکلے ۷

میل صحرا ہی نہ دہیان اب جلوۂ گلشن مین ہے — دل مرا مصروف یاد کافر پرفن مین ہے
آگ ازخود کچھ بھڑک اوٹھی ہے آتش شوق کی — آتش افروزی تمہارے جنبش دامن مین ہے
شمع سان سوز درون سے جل رہی مین استخوان — جامۂ فانوس کا عالم لباس تن مین ہے
فرط کاہش سے بشکل رشتۂ باریک ہون — مدتون سے میرا مسکن حلقۂ سوزن مین ہے
وا ہین لبہاے جراحت اشتیاق مرگ مین — کیا مزہ کیا لطف تیغ شکار افگن مین ہے
کام کرتی ہے نظر افسون کا عالم کیلئے — کس بلا کا سحر او کافر تری چتون مین ہے

۲۳۳ اے شگفتہ غنچۂ دل کیا شگفتہ ہو سکے
شعلہ سان ہمدرد آتش [illegible] جوش بہار [illegible] ہے ۱۲

یہ گفتگو تو نئی یار جنگ جو ٹھہری — مرے سوال پہ غیرونکی آرزو ٹھہری
وہ ضعف ہی کہ دہن سے نکل نہین سکتی — صدائے نالہ بہی ہم صحبت گلو ٹھہری
مین کوئی ظلم بنا تہا کہ آج ای ظالم — ہزار حیان سی تجہی میری جستجو ٹھہری +
تری حیا نے نکلنے دیا نہ جب شب وصل — تڑپ تڑپ کے مرے دل مین آرزو ٹھہری
چھپی نہ غیر کے ہاتھون سی دیکھئی لو سہی — تمہارے پاؤن کی مہندی مرا لہو ٹھہری
نماز عشق نہوگی قضا دم آخر — کہ آب تیغ سے اب نیّت وضو ٹھہری
دکھا رہی ہے مرا دل ہزار پہلو سی — الٰہی میری تمنا ہی اوسکی خو ٹھہری
لپٹ لپٹ کے گلے سی لگا لئے اسکو — جو میرے دل کی ہوس آپکی عدو ٹھہری
بگڑ بگڑ کے مٹاتے ہو غیر کے آگے — بشکل حرف غلط میری آبرو ٹھہری
قرار وصل عدو کی زبان سی ہوتا ہی — مری ہوس مری دشمن کے روبرو ٹھہری
چھپی ہے پردۂ دل مین تری عداوت سے — عروس لو کی طرح میری آرزو ٹھہری

٢٢٤	برا ہوا دم تخیل اے شگفتہ یہ کنار شعر مین مضمون کی جستجو ٹھہری	٦

غیر جب سی بزم عشرت خیز مین آنے لگی — آپ مجھسے میرے دلکی طرح گھبرانے لگی
تمکو خوش آے عدو ہمنی ہی تا کا اور کو — تم ادہر بہلے ادہر ہم دلکو بہلانے لگی
کیا خطا کیا جرم کیا تقصیر کچھہ ثابت تو ہو — آپ میرے حق مین کیون دشنام فرمانے لگی
کیا لحد مین تہا ہجوم گریۂ بے اختیار — جب احبا دفن کرکے اپنے گھر جانے لگے +
اب خیال خادم دیرینہ سی کیا تمکو کام — دوستان تازہ خدمت کے مزے پانے لگے

٢٣٥	اے شگفتہ مصرعہ اوستاد حسب حال ہے وہ رکے اپنی طرف کچھہ ہم بہی شرمانے لگی	١٣

خفا ہوکر ہوا خوش وہ بت بے پیر مشکل سی — پہری مثل دل عاشق مری تقدیر مشکل سی
ہماری روح نکلی گی تہ شمشیر مشکل سی — نکہ آسان ہوی مشکل بت بے پیر مشکل سی
دکھاتی ہی عبث کا ہیدگی اٹکھیلیان اسکو — کھنچے گا جسم میرا صورت تصویر مشکل سی

کمان کبھی نہین افسوس وسکر دنات کبھی — دہان زخم مین ہوگی زبان تیر مشکل ہے
اگر تو سنگ دل بیگا تو مین بھی سخت جان ہونگا — پڑیگا میری گردن پر خط شمشیر مشکل ہے
وہ میری سر پہ رکھکر تیغ جوہر دار اتے ہین — تہ قطرہ ان بچیگا کسطرح قطرہ گیر مشکل ہے
لڑائی مین تمنا صلح کی اوس شوخ سے کیا ہو — بگڑتی جب ہے قسمت بنتی ہے تدبیر مشکل ہے
تمہاری خاک پائی خاکساران محبت کو — میسر ہوگی یار سیمیا اکسیر مشکل ہے
اوڑا اگر طائر دل کا نشانہ یار رکھتا ہے — لگا ہے بعد مدت ہاتھ یہ نخچیر مشکل ہے
ہٹایا صرصر افغان نے اونکی جستی زلفونکو — چھوڑایا زنگیون سے خطہ کشمیر مشکل ہے
تو جبہ قتل پہ میری نہین مقتل مین قاتل کو — گلے لپٹے گی تا بت ہے مجھے شمشیر مشکل ہے
جنہین اس دہر فانی مین قناعت پہ قلیلت ہے — وہ گھبراتے نہین ہین ای بت بے پیر مشکل ہے

۲۲۶	شگفتہ مجھکو ٹہلایا زمین پر ناتوانی نے جوانون کی طرح اوٹھا اگر مین پیر مشکل ہے	۱۲

خاک عاشق سے جو معشوق کی اکسیر بنے — نقش تقدیر مٹے نقشہ تدبیر بنے
آپکی خو جو مزاج فلک پیر بنے — آبرو میری مٹے غیر کی توقیر بنے
گر زبان سے تری آگے مری تقریر بنے — بات جو منہ سے کہون قصہ تقدیر بنے
بدمزاجی سے جو تم وصل مین شمشیر بنے — زخم دل کھانے کو ہم سینہ نخچیر بنے
ہجر کا دور ہو غم وصل کی راحت ہو قریب — میری تدبیر اگر خوبی تقدیر بنے
اپنی پیشانی پہ سو بار مٹا کر لکھون — کاش مٹ مٹ کے نشان خط تقدیر بنے
تیرہ روزان محبت کی گرفتاری کو — حکم مشاطہ سے ہے زلف گرہ گیر بنے
واہ کیا جبکے اوڑاتے ہو نشانہ میرا — تیر انداز ہی ہے کہ کمان تیر بنے
عہد پیری مین جوانی کے کرم سے اے جان — ہم بنے شکل کمان تم صفت تیر بنے
زخم کے چشم کے آنسو تری ڈر سے قاتل — آب شمشیر بنے جوہر شمشیر بنے
جوش دکھلائی اگر شوق اسیری دم قتل — طوق گردن مین لپٹ کر تری شمشیر بنے

٢٣٧	صنعت تلمیح یہ کہتی ہے شگفتہ مجھسے پہلوے شعر مین مضمون کی تصویر بنے	١٣

کہان فرصت کہ نسبت دون رخ گلرنگ کو گل سے
خیال روے گلگون ہی رخ گل پر تامل سی
چمن سی اوڑکے پہونچی خاک دیوار گلستان تک

کنار جام مین چھپکر عروس بادہ جب آئی
دیا جب جام بھرکر ساقی مہوش نی مستون کو

دل بیمار کو بیمار سی ہوتی ہی جب نفرت
سنے کیا فصل ہی گفتگوی مطلب عاشق
ملا کر منہ سی منہ دیکھا جو اوسنی بزم ساقی مین
یہانتک یاد چشم مست ساقی مین لہو رویا
ہوا معدوم نور حسن عارض خط کی آنے سی
بسان دیدۂ بیہوش جب فصل بہار آئی
سیہ بختی نے میری یہ بڑہایا مرتبہ آخر

بلائین سر پہ نازل ہین خیال موج کاکل سے
کشش ابرو کی کہینچا چاہتی منقار بلبل سے
بند ہے بابل کی بازو موسم گل مین رگ گل سی

دہان شیشۂ دل کہلگیا آواز قلقل سی
دہار کباد کی نکلی صدا آواز قلقل سی

نکلجاتا ہی ہوکر اشک اکثر چشم بلبل سے
بھر دیتی ہین کان اوس گلبدن کی شور بلبل سی
نظر آنے لگین ساغر کی زلفین عکس کاکل سی
مقابل آنکہہ کا حلقہ ہی چشم ساغر مل سی
نکلجاتی ہی خوشبو جسطرح پیراہن گل سی
لگی لڑنے ہماری آنکہہ چشم ساغر مل سی
گل رخسار تک پہونچا ہون زلفونکی سلسل سے

٢٣٨	شگفتہ یاد زلف عنبرین مین ٹہرکی اسرو زون ہمارا جسم ہے تار نگاہ چشم بلبل سے	١٢

چھپا کر منہ نہین روتے ہین ہم دلگیر دامن سے
یہ ہی دستور ایجان آرزوی رزق مین اکثر
سمجھکر بزم جانان مین اسی معشوق تو اپنا
اوٹہا سینی سی میری جب کٹی گردن تہ خنجر
خیال آتا ہی جسدم گیسوے خمدار جانان کا
شب وصلت مین بوسی چشم کے لیتا ہون تو ہنسکر
اسیر دام گیسو کی رہائی ہوگئی برہم

ہماری چشم تر کرتی ہی کچھہ تقریر دامن سے
لیا کرتے ہین سائل کار توقیر دامن سے
چھپا لیتا ہی اکثر شمع کو گلگیر دامن سے
چھپا کر منہ کو اپنے قاتل بی پیر دامن سے
لپٹ جاتی ہی ٹہرکا اشک کی زنجیر دامن سے
چھپا لیتا ہی آنکھین وہ بت بی پیر دامن سے
اولجھکر رہگئی ہر وار مین شمشیر دامن سے

مرے جب ہاتھ آئی دولت وصلت تیغ عریان
کہ ہو گئے عضو بسمل اشک کی تقصیر دامن سے

مرا تار نظر چلمن کی اندر جا پہونچتا ہے
نکل جاتا ہی جہتکر جسطرح پر شیر دامن سے

ہوا معلوم ہمکو قتل کے سامان سے ہوا آخر
ہوئی ہے گرم صحبت یار کی شمشیر دامن سے

شب وصلت کی سوز ہجر سے میں پوچھا کرتا ہوں
کبھی تدبیر پہلو سے کبھی تدبیر دامن سے

۲۳۹ — شگفتہ جوش وحشت سے کبھی فرصت نہیں ہوتی
اولجھتا ہے مرا دست گریبان گیر دامن سے — ۱۱

ہو کے بیر ہم کل جو گیسوئے معنبر رہ گئے
ہم بگڑ کر مثل تاثیر مقدر رہ گئے

دلفگاری کو مژون سے بھی رہی محروم ہم
صورت گل دامن منقار میں پر رہ گئے

سوکھ گئے دریا دلی کی جوش شوق گرم سے
خشک ہو کر مثل گوہر دیدۂ تر رہ گئے

اسقدر تھی گرمی مضمون نامہ کیا کہوں
باندہتے ہی جلکے بازوی کبوتر رہ گئے

دھو دیا آب ندامت نے دفور جرم میں
میری صورت مٹکے بھی حرف مقدر رہ گئے

دست نازک سے نہ کچھ مشکل کشائی ہو سکی
سیکڑون ارمان ہمارے زیر خنجر رہ گئے

اشتیاق وصل نے ایسا کیا ہی ناتوان
ہاتھ اپنی گردن سے لپٹکر رہ گئے

جسنے گردن کی نئی بوسہ اوسی رحم آگیا
کند تلواریں ہوئیں رک رک کی خنجر رہ گئے

صحبت ہمسایگی کی لطف بخشی ضعف نے
تار ہائے جیب دامن سے لپٹ کر رہ گئے

تشنہ کامی نے محبت کی کیا بیجرم آہ
جاتے جاتے ہم قریب آب خنجر رہ گئے

۲۴۰ — اے شگفتہ خواہش زاری نہ نکلی کیا کہوں
جوش پر آمادہ ہو کر دیدۂ تر رہ گئے — ۸

یہ ہیں کمال اوج جنون میں کہ سال کی
لایا ہوں پیر چرخ سے گنتی ہلال کی

دکھلاؤ گے کمال جو حسن کمال کے
ہو جائینگے زوال ہمارے زوال کی

کسکو دکھائیں حال کہ ایذا ہی حال سے
بیحال حال ہو گئی ہیں اپنے حال کی

لب سے ہی ملال کا اوس بے ملال کو
ہونے نہیں ملال دل پر ملال کی

گر انفعال دل ہی تو بس ہوں اوٹھائینگے
اے انفعال ناز تری انفعال کی

گر سو طرح کی چال چلا کبک چال سے — پاوے کبھی نہ چال چلن اونکی چال کے
دیکھونگا اعتدال سے مین گر ہوا اعتدال — اے ہوش اعتدال مزہ اعتدال کے

۲۴۱	جوش بہار شوق مین فیض نسیم سے غنچے شگفتہ ہونگے شگفتہ کمال کے	۹

جان کنی مین ہوس دید صنم شامل ہے — آہ مشکل سے ہم آغوش مری مشکل ہے
ہنس کو عیش ہے غم کو مری غم حاصل ہے — آج مائل یہ جو وہ حور لقا مائل ہے
حل مشکل مین تری ہو گئی مشکل ہے مجھکو — ہونا آسان مری مشکل کا بہت مشکل ہے
دفع ہووےگی مصیبت نہ مصیبت کی طرح — یہ مصیبت ہے کہ مرہون مصیبت دل ہے
سنگدل سنگدلی مین نہ سمجھ سنگ ہمین — سنگ کی بھی نہین پاسنگ ہمارا دل ہے
منزل ملک بقا چھوڑ کے ای منزل غم — منزل ملک فنا مین مری اب منزل ہے
فہم کامل سے یہ تشخیص ہے کامل میری — ماہ کامل سے فزون حسن ترا کامل ہے
محفل دہر مین اے رونق محفل واللہ — محفل حور سے بے نور تری محفل ہے

۲۴۲	مثل گلہاے شگفتہ کے شگفتہ ہر گل نظر آتا ہے شگفتہ جو شگفتہ دل ہے	۱۱

کر کے حیران وسے ہم وصل مین حیرانی سے — کیا پشیمان ہوے ہین اپنی پشیمانی سے
چشم کیا چشم رہائی کا ہے دیدار نصیب — چشم کو چشم سلاسل کی نگہبانی سے
زلف پیشانی سے پیشانی پہ گر آجاے — پھر یہ مضمون ہو پیشانی کا پیشانی سے
میہماندار یہ ہوتا ہے کرم مہمان کا — میہمان ہو کے خفا ہوتے ہو مہمانی سے
تیرے دیدار کا دیدار میسر کیا ہو — تو تو دیدار چھپا لیتا ہے نگرانی سے
بیتکلف ہو تکلف سے نہ کھینچو تکلیف — دیکے تکلیف مجھے شیوہ پنہانی سے
کہدیا حال شب ہجر کا اوس نادان سے — بنکے نادان دل نادان تری نادانی سے
دولت وصل کی دولت مین جو دولت آئی — مجھے دولت ہوئی دولت تری آسانی سے
اب ضبط دل بیتاب کی اوسکے آگے — حیف پانی ہوا اے اشک تری پانی سے

کر پریشان نہ مجہو زلف پریشان کی طرح	اے پریشانی دل اپنی پریشانی سے

۲۴۳	اے شگفتہ ہو سو وصل بت کافر مین مشکل ہجر کی حل کیجئے آسانی سے	۹

ایسا کیا غمگین مجہی اک رشک پری نے	چونیا مری ہر چشم کو لخت جگری نے
ہمدرد تہا ہمدرد سمجہا کہ شب غم مین	کیا ساتہہ دیا ہی مرا درد جگری نے
آنکہون سے گرایا مری تجہکو صفت اشک	اے آہ شب ہجر تری بے اثری نے
اے یار مین سچ کہتا ہون تجہہ سے اسمین نہ غم ہو	سیکہا تری چالونسے چلن کبک دری نے
سویا یہ وہ خورشید لقا تم پہ شکوا	لو سے لئے بیخوف لگا وہ قمری نے
پوسوئی داماں اجابت کے لپٹ کر	صبح شب تنہا مین دعای سحری نے
پہونچا یا نہ دیوار گلستان پہ صد افسوس	اکروز ذرا کر مری بے بال و پری نے
اندہیر کیا روشنی زیست مٹا دی	جل جلکے مری طرح چراغ سحری نے

۲۴۴	کہتا ہی وہ آمادۂ شر ہو کے شگفتہ کب تمکو جگر دار کیا بے جگری نے	۹

آرزو سے ربط کیا ہو اوس بت بے پیر کا	لطف صحبت کب ملا تدبیر کو تقدیر سے
اوس پریرو کو اوڑا لاؤن اگر تدبیر سے	زور پہ چل جای مرا ناکامی تقدیر سے
کب ہوئی راحت میسر کثرت تدبیر سے	کب رہی محروم ہم محرومی تقدیر سے
گر یہی شوق شہادت ہی تو اک دن دیکہنا	چشم لڑ جائیگی چشم جوہر شمشیر سے
خشک کامی کہہ رہی ہی یار تیر انداز سے	تر دہان زخم ہو آب زبان تیر سے
یار کے دل کی گرہ کا کہولنا مشکل ہی کیا	عقدے کہل جاتی ہین لاکہون ناخن تدبیر سے
اوس جوان نخجوی کا راست بازون کیلئے	عہد طفلی نے چلن سیکہا ہی چرخ پیر سے
مشغل رہ صنم کا وصف کرنیکے لئے	شمع نے بنکر زبان پایا دہن گلگیر سے

۲۴۵	نیک تدبیرین بگڑ جاتی ہین مثل نقش پا اے شگفتہ از دیاد شومی تقدیر سے	۱۲

یاد میری تجھکو جب تک ای بت غافل نہ تھی
درد سی امید بیتابی مجھے مشکل نہ تھی

کر دیا کیا جانئے کیا منہ دکھا کر یار نے
اسقدر بیتاب ہوں پر آرزوی دل نہ تھی

غیر کی آگے تری باتو نکا کیا تو نیا جواب
گفتگو میری تری تقریر کے قابل نہ تھی

تمنے دل ہیکا کیا ایسا کلام تلخ سے
تجھکو گویا لذت تکلیف شوق دل نہ تھی

بیجا بانہ تہ شمشیر نکلی وقت قتل
روح کو کچھ احتیاج پردۂ قاتل نہ تھی

وہ غنچے تھے اونسے ہو جاتا مرا مطلب حصول
کیا کہوں قسمت کو مجھ میں خصلت سایل نہ تھی

کون سی دن پرورش کو ای بت لیلی مثال
روح مجنون کو ہوا دامن محمل نہ تھی

تھک چکے پای تملق شل ہوی دست ہوس
اسقدر مشکل تمہاری وصل کی منزل نہ تھی

وہ گنہگار محبت ہوں کہ میری قتل سے
صورت مجرم پشیمان ہمت قاتل نہ تھی

کیا بتاؤں تھا بڑا مجھکو کلام کذب پر
کب مزاج یار میں گنجایش باطل نہ تھی

جب نہ تھے آگاہ ہم اوس شہسوار حسن سے
طبع نازک کی زمین پامال شوق دل نہ تھی

التفات تیزی شمشیر قاتل سے مجھے
ای شگفتہ اپنے مرجانیکی کچھ مشکل نہ تھی

مخمس بر غزل جناب قبلہ و کعبہ پیر و مرشد برحق نواب میرزا محمد اصغر علیخان صاحب نسیم دہلوی اوستاد بندہ

کچھ ایسی بیقراری تھی وفور شوق مطلب میں
کہ آنکھیں ہی گردوں تھیں امید رحمت رب میں
نکلے حال مصیبت کیا مصیبت آشنا شب میں
یہاں تک طول تھا ای ہمنفس کل ہجر کی شب میں
دعائیں جاگ کر سو سو رہیں آغوش مطلب میں

طبیعت میں تکدر ہی تن کاہیدہ ہی تب میں
تعجب کیا ہے کہ فرق احباب سے گفتار ہو دب میں
نہ چھیڑ او ظالم بدخو کو دیتا ہوں سبب میں
بھرا ہوں کچھ نکل جاے نہ منہ سے ضبط مطلب میں
کہ ہو جاتی ہی ریزش بلشتر جام لبالب میں

کہوں کیا چشم دریا بار کا یہ شغل ہی اشکو
کہ تر رکھتی ہی مقتل دامن تر ہر زمان مجھکو

نہ سمجھو اور کچھ لیکن ذرا تو غور سے دیکھو | مرے آنسو کی قطرے ہین جنھین شبنم سمجھتے ہو

ٹپکتا ہی زلال اشک چھنکر دامن شب مین

کبھی گہہ جوش بیتابی سے اونکے گھر یہ جاتی ہین | تو دل پر سیکڑون رنج و الم کی تیر کہاتی ہین
اگر وہ مہربان ہو کر ہمی سے پیش آتی ہین | ہمین حضرت سلامت کہکے صلواتین سناتی ہین

غضب کی شوخیان ہین اونکے دشنام مودب مین

کسی پہلو نہین ہوتی شب فرقت کی منزل طی | جو مر جاؤن تو پاس اتنا نہین منزل کی کوئی شے
رہون غلطیدہ شکل مرغ بسمل اے صنم تا کے | یہانتک راہ دیکھی زلف شب پرنور سیری ہے

کہین آؤ کہ جھک آئین ہین نیندین چشم کوکب مین

مرے پہلو کی کلفت رسم پہلو پاک کرتی ہی | الم دلکا نگاہ لطف دلجو پاک کرتی ہے
سراسر دلکی اولجھن دید گیسو پاک کرتی ہی | کدورت زندگی کی یاد ابرو پاک کرتی ہی

ثواب مرگ ملتا ہی عذاب نیش عقرب مین

دکھا کر بزم رندان مین سبو و شیشہ و ساغر | بگاڑا لطف مینوشی مزاج محتسب منکر
ہمارے دلکے ارمان ذبح کر کر حیف بے خنجر | لئے انکار ساقی نے ہزارون خون گردن پر

نگاہین ڈوب کر رہ گئین جام لبالب مین

یہ رتبہ ہے تری غم کی بدولت خاکسارونکا | کہ نالہ چرخ سے ہی گرم صحبت خاکسارونکا
نہ پوچھو اب حال کچھ اے مہر طلعت خاکسارونکا | بلندی پر ہے اقبال محبت خاکسارونکا

شرار آہ خوابیدہ ہوی پہلوے کوکب مین

ابھی مین یہ نہین کہتا کہ مجھکو دو یکے بوسے دو | یہ مطلب ہی کہ خوش ہو کر مری مطلب کے بوسے دو
جو دینا ہے تمہین منظور تو اس ڈھب کی بوسے دو | لب و رخسار کاکل چشم و ابرو سب کے بوسے دو

کہ ہوتے ہین بہت سے لطف معجون مرکب مین

ملا وہ آب حسن پاک تجھکو آب یزدان سے | کہ آپ درخجل ہوکر چھپا لے منہ کو دامان سے
نہین قطرے پسینے کے بڑھے ہین حد امکان سے | بہا ہے نور کا دریا ترے چاہ زنخدان سے

بلندی حسن نے پائی نشیب سطح غبغب مین

مرے نزدیک الفت کا نہ اظہار تھا اچھا — بیان گنگ گویائی سے مطلب کیا تعلق کیا
شگفتہ کی طرح محو خموشی چاہیئے رہنا — نسیم اوس بیوفا سے حال دل کہنا نہیں اچھا
جلی ہونگے مضامین خفی اظہار مطلب مین

تخمیس بر غزل جناب حکیم مومن خان صاحب مومن دہلوی

ابھی ہم سے تم سے تھا عہد کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — ہم بہت دلوں کا معاملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کہوں منہ سے نہ اداسی میں کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی وعدہ یعنی نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجھے دیکھتے تھے اور اس گرمی بزم میں تھی جلوہ گر — تو یہ پوچھتے تھے کہ خیر ہے ذرا ہم سے دل کی کہو خبر
مجھے حیرتیں ہیں یہ دمبدم کہ زمانہ اگلا گیا کدھر — وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی میں بھی جان سے تھا مبتلا کبھی تم بھی تھے بت خوبرو — تمہیں میری چاہ تھی ہر زمان مجھے تھی تمہاری ہی جستجو
یہ بیان تھا یہ پیار تھا کہ دلوں میں دونوں کی آرزو — کبھی بیٹھے سب میں جو روبرو تو اشارتوں ہی سے گفتگو
وہ بیان شوق کا برملا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کروں کس طرح میں بیاں وہی جو فراق نے دئے رنج و غم — کبھی بیخودی کبھی وحشتیں کبھی گردشیں کبھی چشم نم
کبھی چھپ کے ملتے تھے ہنستے خوشی سے تم اور ہم — ہوئے اتفاق سے گر بہم تو وفا جتانے کو دم بدم
گلۂ ملامت اقربا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ عجب طرح کی محبتیں وہ عجب طرح کی صحبتیں — وہ نئی طرح کی مذاق تھیں کہ ہنسی ہنسی میں عداوتیں
وہ نئی کرشمہ نئی ادا وہ گذشتہ اپنی روائتیں — وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہوئے جلوہ گر مری بزم میں کبھی گرم سے ایسی کبھی — تو مذاق ہی کی تھی گفتگو تو مذاق ہی کی تھی دل لگی
کوئی لفظ منہ سے نکل گیا کسی تند کری میں ہنسی ہنسی — کوئی بات ایسی اگر ہوئی کہ تمہارے جی کو بری لگی
تو بیان سے پہلے ہی بولنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم میں تم میں بھی ربط تھا کبھی ہم سے تم سے تھی دوستی — کبھی ہم میں تم میں بھی انس تھا کبھی ہم سے تم سے تھی دل لگی

کبھی ہم بھی تھی تم پہ جان کبھی تم بہی دیتے تھے ہم پہ جی
کبھی ہم مین تم مین بہی چاہ تہی کبھی ہم سی تم سی بہی راہ تہی
کبھی ہم بہی تم بہی تہی آشنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کہا جس کسی سی خوشی مین آ تو خیال وسکا نہین دہرا
یہ مزاج تہا تو تمہارا تہا کہون تمسی مین جو ہو خفا
کبہی خوبرویون کی ہو وفا نہ ہی اسکا شکوہ نہ ہی گلا
ستو ذکر ہی کئی سال کا کہ کیا اک آپنے وعدہ تہا
سو نباہنی کا تو ذکر کیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

نہ تو اسطرحکا مزاج تہا نہ تو اسطرحکی یہ طبع تہی
ہو خطا معاف نہ چاہیے تمہین دوستی مین دغا کی
کہ جواب دینا بہی شاق ہی نہین جانتی کس سے لگی ہی
کبھی بات جو کوٹہی کی مرے دلسی شاق اوتر گئی
تو نہ کہ جانے مری بلا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ رولانا مجھکو گہڑی گہڑی وہ ستانا مذخرفات کا
وہ جہجہکنا ہاتہ لگانی سی وہ سخن لبون پہ جواب کا
وہ گہٹانا لطف مذاق کا وہ بڑہانا رنج کی بات کا
وہ بگڑنا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا
وہ نہین نہین کی ہر آن ادا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہین ہی شل شگفتہ کے جو تمہاری جلسی مین آتا تہا
کبھی پیار سی کبھی ناز سی کبھی ہر ادا سی خوشی مین آ
تو یہ لطف مجہہ کو پیارا تہا کرون تمسی اوسکا بیان مین کیا
جسے آپکہتی تہی با وفا جسے آپکہتی تہی آشنا
مین وہی ہون مومن مبتلا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ایضاً

کسی کا ہے معشوق شیدا کسی کا
ارے تجہہ پہ ہو خاک دعوی کسی کا
کسی کا برا تو ہے اچہا کسی کا
کسی کا ہوا آج کل تہا کسی کا
نہ ہے تو کسی کا نہ ہو گا کسی کا

کیا تمنی محشر عیان اک نظر مین
نہ چہوڑا کوی نیم جان اک نظر مین
نشان کردئے بے نشان اک نظر مین
کیا تمنے قتل جہان اک نظر مین
کسی نے نہ دیکہا تماشا کسی کا

نہین متفق ایک ہی ایک کا جی
یہ جہگڑے پڑے ہین کہین تمسی کیا جی
مزاج آشنا ہے کسی کا نہ کوئی
نہ میری سنین وہ نہ مین ناصحون کی

نہین مانتا کوئی کہنا کسی کا

رقیبون کی گہر روز جا کر رہو تم … ہو مختار اپنے جو چاہو کرو تم
خفا گر ہو جو کہون مین سنو تم … کوئی کیا کرے آپ ہرجائی ہو تم

نہین میرے جان شکوہ بیجا کسی کا

یہ تدبیر کامل لگائی کہان سے … ہوئی اسکی اوس تک رسائی کہان سے
تعجب ہے یہ اسنے پائی کہان سے … صبا نکہت زلف لائی کہان سے

نہین دخل اوسکو بین اصلا کسی کا

خدا جانے ہے اونکے قبضے مین افسون … جہکا دیتے ہین گردنین آکے مفتون
علم کر کے ہیہات شمشیر پرخون … وہ کرتے ہین بیباک عاشق کشی یون

نہین کوئی دنیا مین گویا کسی کا

جو رک جاے اوس بیوفا سے تو جانون … ندکہہ پاے اوس بیوفا سے تو جانون
نہ گہبراے اوس بیوفا سے تو جانون … جہیہر جاے اوس بیوفا سے تو جانون

کہ دل پر نہین زور چلتا کسی کا

دام اقباله
قصیدہ درصفت جناب نواب منصور علیخان بہادر

ربط الفاظ و معانی مین جو پایا ناگاہ … بیت مین شاہد مضمون کی ہوئی دل کو چاہ
حسن حرفون نے دکہایا رخ محبوبانکا … بنگیا دایرہ ہر دایرۂ خط سیاہ
شعر نے صورت گیسوے دوتا پیدا کی … نقطے حرفون کے ہوے پیش نظر خال سیاہ
بنگیا صفحہ پیشانی خوبان کا غذ … مرکز حرف پہ ابرو کا گمان تہا واللہ
حرف سے حرف گلے ملگئے معشوق کیطرح … صورت لفظ نمودار ہوئی کیا ناگاہ
قصد یہ تہا کہ لکہون شعر ثنا خیز ایسے … جسکے سننے سے ہو ہر ایک سخنور کو چاہ
ترو تازہ ہو کہ ہنگام بہار آپہونچا … دور افلاس گیا دور خزان کی ہمراہ
ہوش مین آتو بتا دین تجہے ہم اک سرکار … قدر دان مخزن الطاف و کرم عالیجاہ
تجہکو معلوم نہین اسم مبارک اوسکا … ایک عالم پہ ہے روشن صفت مہر و ماہ

اوج پر کوکب اقبال ہے تاباں ہر سو — راحت و عیش تصدق ہین قدم پر ہر گاہ
دے بتاتے ہین تجھے اسم معظم اوسکا — ہے وہ منسوب علیخان بہادر ذیجاہ
قدردان شرفا پشت پناہ فقرا — صاحب جود و کرم صاحب حشمت واللہ
بندہ پرور سبب فخر کریمی اعظم — مرکز مہر و وفا جلوہ دہ رفعت و جاہ
خسرو ملک سخا افسر فوج جبرا — صاحب بخت رسا صاحب شوکت واللہ
عابد و متقی و رمز شناس اسلام — رہرو راہ خدا نور دہ قلب سیاہ
بانی فہم و ذکا خوش وضع و خوش تقریر — قایل صل علی لایق سبحان اللہ
طبع مایل جو سوے دستہ سخا ہوتی ہے — دو قدم بڑھکے یہ کہتے ہین کہ ہان بسم اللہ
لطف آمیز نگاہین ہین کرم کی کیا کیا — وہ دل پاک مین ہے رحم کہ سبحان اللہ
حسن شفاف کی توصیف زبان سے کیا ہو — خوبر و حور صفت رشک دہ مہر و ماہ
برق روشن سے ہے روشن رخ روشن کی چمک — دخل کیا ہے کہ دم دید ٹھہر جاے نگاہ
نور اللہ ہے یا چہرۂ نورانی ہے — روشنی ید بیضا ہے کہ ہے جلوۂ ماہ
کیا ذہن مین ہوئے مدح زبانکو لغزش — صورت آئینہ دل ہے متحیر ہر گاہ
وہ شجاعت کہ کٹھین دل مین شجاعان زمان — دیکھکر چشم غضب ناک کا انداز نگاہ
تیغ چمکی صفت برق جو مڈہ سے کھیکر — چشم مریخ فلک کو نہ رہی تاب نگاہ
واہ کیا جوش شجاعت کہ کرم کا ہے جوش — رستم ہند کو ملتی ہے دم جنگ پناہ
حملہ آور طرف دشت جو ہو وہ جبرا — شیر نر صاف گریزان ہو لبان روباہ
وہ سخی ابن سخی ہے کہ نظیر اوسکا نہین — روح حاتم کی قدمبوس کرم ہے ہر گاہ
چشمۂ فیض سے سرسبز ہے گلزار جہان — حاتم وقت زمانہ مین ہے وہ عالیجاہ
جسکو اکبار ہوئی اوسکی حضوری حاصل — بھر لیا گوہر مقصود سے دامن واللہ
عرض کر حال پریشانی خاطر تو بھی — صاف بر آئیگا مطلب ترے دلکا واللہ
آرزو ہے یہی اوس ابر کرم سے مجھکو — بارش فیض سے دونی ہو مقرر تنخواہ
تاکہ ہو نان شبینہ سے فراغت حاصل — لذت عمر ملے اوسکے بدولت ہر گاہ

ہاتھ اوٹھین سے فلک بھر دعا اثر کی ہی   سر جھکے سجدۂ حق مین تہ دلسے ہر گاہ
اے خدا شمس و قمر جلوہ کنان ہین جبتک   اے خدا اوج پہ جبتک ہی سپہر و مہ جاہ
اے خدا دہر کی بنیاد ہی جبتک قایم   جلوہ گستر سر عالم پہ ہو ہر ذرہ گیاہ
دوست سرسبز رہین باغ جہان مین ہر دم   سر دشمن رہے پامال سدا صورت گاہ

اے شگفتہ یہ دعا اور کے لئے ہے ہر دم
مع اولاد سلامت رہے با حشمت و جاہ

رباعیات

ہر جا پہ تلاش رزق کی فاسق ہے   کاذب نہین یہ سخن مرا صادق ہی
گھبرا نہ دل حزین کہ بے منت خلق   پہونچائیگا رزق حق ترا رازق ہی

ایضاً

دنیا کے ستم اوٹھائے افسوس افسوس   عقبیٰ کی بنی نہ وائے افسوس افسوس
کیا دونون طرف سے کھو دیا غفلت نے   افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

ایضاً

ہر ایک حسین سے دل لگاتا کیسا   ناز غم و اندوہ اوٹھاتا کیسا
بیکار ہے سب شگفتہ آئی پیری   ہنسنا کیسا ہے مسکرانا کیسا

ایضاً

وہ عیش وہ لطف نوجوانی نہ رہا   افسوس نشان کامرانی نہ رہا
پیری کے طفیل سے شگفتہ صد حیف   ہان نام کو نام نوجوانی نہ رہا

ایضاً

اے مہر سپہر کامرانی   کن ذرہ نگاہ مہربانی
در عالم غور غور کردم   از لطف تو لطف زندگانی

ایضاً

رسیدہ بر فلک از منزلت خویش   سواد کفر زائل کردہ از پیش
مبارک از دعا م خصلت او   درود حق بر او بر آل او بیش

قطعہ تاریخ وفات جناب قبلہ وکعبہ نواب میرزا محمد اصغر علیخان صاحب نسیم دہلوی معدن علوم فن شاعری اوستاد بندہ

مثل نکہت نسیم اوستاد
لکھی تاریخ یہ شگفتہ

گلزار جہان سے چل بسے واے
اوستاد شفیق و مہربان ہاے

١٢٨٤ھ ہجری

ایضاً

موجد فن شعر قبلۂ من
سال رحلت شگفتہ کرد رقم

حیف ازین دہر سوے عقبیٰ رفت
واے اوستاد ماز دنیا رفت

١٢٨٤ ہجری

قطعہ تاریخ در مدح منشی فضل حسین صاحب دام اقبالہ

منشی فضل حسین صاحب عالی ہمم
بر سر بیچارگان از نگہ لطف تو
سوے من خستہ دل یک نظر لطف کن
از دل وجان بہر تو شام و سحر این دعاست
کرد شگفتہ رقم مصرعۂ تاریخ ہا

مرکز جود و سخا بانی لطف و کرم
جوش زند دمبدم بارش ابر کرم
دفع شود از دلم صحبت رنج و الم
ہمدم و یاور شود دولت جاہ و حشم
کوس فیوضش بزد خیر صمد با حشم

١٢٩٥ھ

قطعہ تاریخ ترتیب تواریخ عجائب مصنفۂ منشی دہنپت رای صاحب محقق لکھنوی

مرتب کر کے بیشک اپنی تاریخیں محقق نے
لے منقوط و معطل سے شگفتہ ہجری و بنگلہ

کمال اپنا دکھایا ہے کمال نکتہ دانی سے
مقرر جملہ تاریخیں مرصع ہیں معانی سے

١٣٠٣ھ از حرف منقوط

١٢٩٢ بنگلہ از حرف غیر منقوط

بحر ہزج سالم مفاعیلن
مصرعۂ تاریخ
مقرر جملہ تاریخیں ... معانی
[illegible]
١٢٩٥

قطعهٔ تاریخ طبع مثنوی ثمرهٔ عشق مصنفهٔ منشی متھرا پرشاد صاحب ثمر تلمیذ رشید مصنف

این قصهٔ رنگین که ثمر گفت بمثنوی — در عالم دید بیمثال آمده هست
تاریخ نوشت این شگفته فی الفور — خورشید به مطلع کمال آمده هست

قطعهٔ تاریخ طبع مثنوی ریاض شفق مصنفهٔ منشی لالتا پرشاد شفق

جب مثنوی شفق خوش اسلوب چھپی — ہر ایک سخنور کو ہوی دل سی چاہ
تاریخ شگفته منہ منقوطین لکھہ — کیا خوب یہ مثنوی ہے خارق والید

قطعهٔ تاریخ ترتیب نسخهٔ گلستان سخن مرتبهٔ منشی کھنو لال صاحب تاب

فی الحقیقت تاب شیرین زبان اندنون — جودت طبع مصفا کے دکھاؤ علم و فن
کر کے یکجا شاعران لکھنو کا کچھ کلام — نام رکھا فرط راحت سی گلستان سخن
سیر سی جسکے دل خاموش ہو کر باغ باغ — چھچے کرنے لگے مانند مرغان چمن
صنعت منقوطین چاہا شگفته نے جو سال — بول اوٹھا دل فوق زاہد بس گلستان سخن

قطعهٔ تاریخ طبع دیوان موسوم به دفتر حسن مصنفهٔ مرزا داود بیگ صاحب

بسکه مرزا سخنور بیمثل — چه غزلیات لاجواب نوشت
سال تاریخ آن شگفته گفت — واه دیوان انتخاب نوشت

قطعهٔ تاریخ طبع رقعات رنگین

شده طبع باب رقعات رنگین — خجل گشت از تاب او مهر وافی
شگفته دم فکر باتف ندا داد — بپی سال اک لفظ خوشتاب کافی

قطعهٔ تاریخ در تهنیت ولادت فرزند نواب مشهدی صاحب بہادر خلف نواب جعفر علیخان بہادر رئیس لکھنو نشیش محل

حبذا نواب صاحب خسروی ملک سخا — ذی همم ذی مرتبت ذی علم عالی خاندان
داد خالق این خلف زاده ز لطف و رحم خویش — خوبصورت خوبرو مانند ماه آسمان
فکر تاریخش شگفته کرد در بحر رمل — گفت دل - این آفتاب برج عالی خاندان

قطعہ تاریخ وفات مرزا جعفر

ہوئے غرق بحر فنا مرزا جعفر | ہوا غم بہت اونکے سب اقربا کو
دم فکر تاریخ دل نے کہا یہ + | شگفتہ بس اک لفظ غرقاب لکھدو

قطعہ تاریخ وفات منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر منشی ریاست بلرامپور

چل بسے منشی جواہر سنگہ حیف | پہیر کر دنیائے فانی سے نگاہ
لکہہ شگفتہ سال تاریخ وفات | تیرہ سو گیارہ سنین ہجری آہ

قطعہ تاریخ وفات منشی بجوالال پرشاد صاحب بلیغ ساکن محلہ نوبستہ

حیف بلیغ مہربان دہر سے ہو گئے روان | منشی ہمیشہ سال تھے شریں نام کر گئے
تجہکو شگفتہ اونکی گر سال وفات کی ہے فکر | اک دو قوافی بان سے یہ کہدے بلیغ مر گئے

قطعہ تاریخ طبع مثنوی غیر منقوط موسوم بہ سرور صدر معروف سلک گوہر مصنفہ منشی لچھمن پرشاد صاحب صدر تلمیذ مصنف

سراسر عمدہ آمد سلک گوہر | کہ کردم صاد دادم داد اصلاح
مرا حاصل آمد مصرعۂ سال | سرور صدر دل را دادہ صد راح

قطعہ تاریخ تعمیر مکان رائے سری کشن صاحب ابن لالہ ابن راجہ امرت لال بہادر

رائے سری کشن نے خوب بنایا ہے مکان + | مثل جنان ہے واقعی حور و ملک کی دلپذیر
چاہا شگفتہ نے جو سال اسکا بذوق شوق تین | آئی سپہر سے ندا ہے یہ مکان بینظیر ۱۳۱۳ ہجری

قطعہ تاریخ طبع واسوخت موسوم بہ اعجاز عشق مصنفہ منشی شنکر پرشاد صاحب

افضل ملازم ریاست نظام دکن

در صنعت زبر و بینات از حروف غیر منقوط

افضل سخنگو کا ہوا جو طبع واسوخت نفیس | ہر اک نے کہا کہ واہ سبحان اللہ
تاریخ شگفتہ اسکی لکہدو فی الفور | واسوخت لکہا ہے پاک بہتر کیا واہ ۱۳۱۲ ہجری

واو	الف	سین	واو	لام	کاف	یا	الف	ہا	الف	کاف	یا	را	کاف	الف	واو	الف	ہا	[illegible]
۱۳	۱۱۱	۱۲۰	۱۳	۷۱	۱۰۱	۱۱	۱۱۱	۶	۱۱۱	۱۰۱	۱۱	۲۰۱	۱۰۱	۱۱۱	۱۳	۱۱۱	۶	[illegible]

قطعات تواریخ طبع

قطعہ تاریخ طبع از منشی اشرف علی صاحب اشرف تلمیذ جناب مرزا نسیم دہلوی

شگفتہ کیا دیوان چھپا بیبدل — پسند سخندان عالی ہمم
ہے اشرف اگر فکر تاریخ کی — کلام فرح بخش دل کر رقم

قطعہ تاریخ طبع از منشی گوبند پرشاد صاحب قضا تلمیذ جناب زائر لکھنوی

کلام شاعر خوش فکر شد طبع — بسلک شاعری گوہر بسفتہ
قضا تاریخ طبعش اینچنین گو — بو زیبا گل از باغ شگفتہ

قطعہ تاریخ طبع از منشی شیو پرشاد صاحب وہبی مینیجر مطبع اودھ اخبار لکھنو تلمیذ جناب آفتاب الدولہ بہادر قلق مرحوم

شد طبع کنون این سخن شاعر یکتا — انیر دچہ باو داد گلستان شگفتہ
وہبی چو بسال طبعش فکر نمودہ — گفتا کہ یکے گلشن دیوان شگفتہ

قطعہ تاریخ طبع از منشی پیارے لال صاحب نظم تلمیذ آتش لکھنوی

بہار آئی چلا جھونکا نسیم صبح کا ایسا — شگفتہ غنچہ دل ہوگیا جس سے جزو گل کا
تاریخ طبع دیوان نقد نظم کرتا ہے — چمن پھولا شگفتہ ہے کھلا تو ڑا زر گل کا

ایضاً

ہست این نسخہ شگرف لطیف — نکتہ اش نافہ ہائے عطر شمیم
نظم تاریخ طبع دیوان گفت — کہ شگفتہ چمن ز فیض نسیم

قطعہ تاریخ طبع از منشی الٰہ پرشاد صاحب شفق اڈیٹر اخبار انجمن ہند تلمیذ جناب منشی شنکر دیال صاحب فرحت

این نسخہ نادر کہ ز تلمیذ نسیم ست — گلدستۂ معنیست ز گلزار شگفتہ
بشنو ز شفق مصرع تاریخ مسیحی — زیبا چمن از گلشن اشعار شگفتہ

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی دہنپت رائے صاحب محقق مدار المهام سرکار نواب وحید الدین عضد الملک میرزا محمد تحسین خان بہادر اسد جنگ

ز طبع خوب این دیوان نادر محقق بہر تاریخش رقم زد		گل باغ دل عالم شگفته کلام شاعر یکتا شگفته ۱۸۹۸

قطعهٔ تاریخ طبع از راجه عنایت سنگه صاحب عنایت ریاست دار بریلی و رئیس لکهنو تلمیذ جناب منشی جواہر سنگه صاحب جوہر لکهنوی

گل باغ سخندانی - شگفته درین وقت بہارین کرد تصنیف چو بود در گل نہان معنی در الفاظ عنایت گفت تاریخش بمعجم		نظیر سعدی و ثانی سحبان عجائب نسخهٔ رشک گلستان طراوت بخش جان نظم گل افشان شگفته غنچهٔ دلچسپ دیوان ۱۸۹۸

ایضاً در صنعت زبر و بینات

رنگین مقال منشی خیراتی لال آنکه دیوان پر بہار چه گفتست حبذا عشرت فزا شود نچگونه کلام او ششدر لبان در زبر و بینه شدم		شد مشتہر شگفته بعالم تخلصش با تازگی نظم او ہمدم تخلصش متضاد ہست از الم و غم تخلصش دو بار گفت عقل شبنم تخلصش ۱۸۹۶ ع

زبر

شگفته	شین	گاف	فا	تا	ها	میزان
۰	۳۶۰	۱۰۱	۸۱	۴۰۱	۶	۹۴۹
شگفته	شین	گاف	فا	تا	ها	میزان
۰	۳۶۰	۱۰۱	۸۱	۴۰۱	۶	۹۴۹

بینات ۱۸۹۸

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی کہنو لال صاحب نائب تلمیذ منشی شیو پرشاد صاحب وہبی

چو دیوان شگفته طبع گشته در جہان بی‌مثل برای سال طبعش گفت از نائب سروش غیب		ملائک گفت بر عرش برین تحسین بصد آواز خوشا نظم و خوشا گلشن خوشا سرمایهٔ اعجاز سنه ۱۳۰۵ ف سنه ۱۳۰۷ الہی سنه ۱۸۹۷ ع

قطعہ تاریخ طبع از راجہ سری پرشاد صاحب احقر سررشتہ دار افواج و منتظم تقاریب سلطان دکن برادر زادہ باقی تلمیذ تائب لکھنوی

شگفتہ گفت دیوانے چہ بیمثل	کہ در وصفش زبان شاعران تر
پے سالش رقم زد کلک احقر	کلام شاعر پاکیزہ منظر

قطعہ تاریخ طبع از مرزا داؤد بیگ صاحب مرزا سر حن لشکر نظام محبوب دکن تلمیذ تائب لکھنوی

شور تحسین بعالمے در رفت	ہیجنان طبع گشت این دیوان
ہاتفی سال او ز مرزا گفت	کہ صنم خانۂ محبت خوان

قطعہ تاریخ طبع از رائے گوردیال صاحب صبر ریاست دار پٹنہ و رئیس لکھنو خلف رائے سری کرشن صاحب ابن الابن راجہ مرت لال بہادر ساکن محلہ نو لبتہ تلمیذ مصنف

چھپ چکا جب کلام پاک جناب	واہ وا وصف مین ہر اک کا دہن
صبر لکہہ دو یہہ مصرع تاریخ	کیا چھپا ہے یہ بینظیر سخن

قطعہ تاریخ طبع از منشی ماتا پرشاد صاحب نیسان برادر تمنا وفق

زمانے مین جو ہین مشہور و معروف	شگفتہ نکتہ آرا و سخنور
اونہین کہتے ہین استاد زمانہ	جہان مین شاعران نکتہ پرور
تکلم کے سبب سے اونکا دیوان	چھپا اردو مین جب ترتیب ہوکر
ہوئی نیسان کو بہی تاریخ کی فکر	کہا بیساختہ ہاتف نے آ کر
سر آمد سے پڑہ دو مصرع سال	ہے دیوان بیمثال و خوب و بہتر

قطعہ تاریخ از منشی آصف مرزا صاحب آصف تلمیذ مصنف

[illegible]

ہوئی طبع تصنیف استاد بندہ
سریر قلم نے ندا دی کہ آصف
ہوا جس سے ہیرا ایاگا قاسم استاد ان
لکھو۔ اب چھپا خوب بہتر دیوان
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از منشی گورپرشاد صاحب قیس لکھنوی تلمیذ
جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

کیا ہی بے مثل و بے نظیر چھپا
یہ جناب شگفتہ کا دیوان
روزمرہ۔ محاورہ۔ مضمون
قالب شعر میں ہے مثل جان
قیس لکھدے یہ مصرع تاریخ
یادگار سخن سرائے زمان
۱۳۱۵

قطعہ تاریخ طبع از منشی بیجناتھ سہائے صاحب فگار لکھنوی
تلمیذ جناب منشی ہردیال صاحب نثار

مخزن فکر شگفتہ بیشک
منبع لطف و انشراح جان ہے
سال ہجری تو رقم کردے فگار
کان اشعار گہرافشان
۱۳۱۵

قطعہ تاریخ طبع از منشی نندوجی صاحب مکدر خلف منشی سوہن لال
صاحب تھانہ دار پنشن یافتہ تلمیذ مصنف

ہوا طبع دیوان استاد کا
ہر اہل سخن کو ہوئی اسکی چاہ
مکدر لکھو مصرع سال طبع
یہ دیوان چھپا خوب و بیمثل واہ
۱۳۱۵

قطعہ تاریخ طبع از منشی چاندبلی صاحب انجم کاتب دیوان ہذا
تلمیذ مصنف

طبع ہوا کلام صاف حضرت استاد کا
جسکا ہر ایک لفظ شعر پاک ہے لوث حرف
چاندبلی اگر ہے فکر تمکو سنین طبع کی
کہدو ملا کے بیمثال نسخہ شگفتہ وہ ہے
۱۸۹۸ء

ایضاً

جب اوستاد کا چھپ گیا یہ کلام — کہا شاعروں نے درست و صحیح
تکلم پے سال تاریخ تو — رقم کر کہ - دیوان بلیغ و فصیح

قطعہ تاریخ طبع از منشی جگناتھ صاحب گلزار لکھنوی تلمیذ مصنف

دیوان چھپ گیا جب اوستاد کا ہمارے — ہر طرف سے اوٹھا کیا خوب واہ واہ
گلزار بے تکلف تاریخ طبع اسکی — محظوظ ہو کے لکھد و مرغوب خوب ہیگا

قطعہ تاریخ طبع از منشی دوارکا پرشاد صاحب افق مالک نظم اخبار لکھنو تلمیذ جناب منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنوی در صنعت زبر و بینات

شگفتہ کہ ہست اوستاد زمانہ — نیسان مضامین در نظم شگفتہ ہا
افق بہر تاریخ فرمود ہاتف — کہ - اردو کلام جناب شگفتہ

قطعہ تاریخ طبع از منشی سیتلا سہاے صاحب اعزاز مالک مطبع فروغ لکھنو خلف منشی رام سہاے صاحب تمنا ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع اوناو

چو ختم شد ز جناب شگفتہ این دیوان — نفیس و نادر و یکتا و دلبر و دلکش
صداے غیب بگوشم رسید ای اعزاز — ریاض طبع شگفتہ بگو پے سال نقش

قطعہ تاریخ طبع از منشی امبکا پرشاد صاحب اعجاز خلف منشی ماتا پرشاد نسیان لکھنوی

چو دیوان از شگفتہ گشت مطبوع — بہار افزاے دل چون باغ شیراز
کلاہ فخر اردو بر فلک زد — شد و بر حسن مضمون نظم را ناز
براے انطباعش سعی موفور — تکلم کرد تا انجام ز آغاز
چو دل فکر سنین عیسوی کرد — شگفتہ غنچہ دل گفت اعجاز

تمت

معذرت

ناظرین والا تمکین کو واضح ہو کہ یہ دیوان استاد باکمال ناظم بیمثال جناب منشی خیراتی لال صاحب شگفتہ لکھنوی دام کمالاتہم کا کمترین کو منشی صاحب موصوف کی نہایت علالت مین طبع کا اتفاق پڑا اسوجہ سے بسبب علالت شدید مصنف صاحب سے صحت کامل نہو سکی اور منشی صاحب موصوف قابل پروف ملاحظہ کرنے اور صحت کرنے کے نہ تھے لہذا ناظرین والا تمکین کی خدمت مین دست بستہ گزارش ہے کہ جہان جہان غلطی نظر آئے براہ چشم عیب پوشی معاف فرمائین اس کمترین ناچیز کو مرہون منت فرمائین۔

معروضہ خادم الشعرا چاند بلی الکلم تلمیذ مصنف

کمیشن ایجنسی لکھنؤ محلہ نوبستہ

ایجنسی بذریعہ ویلوایبل پارسل نیز بحصول نقد روپیہ اشیاے مفصلہ ذیل ارسال کرتی ہے گولیان تمباکو کی ورقدار و بلاورق مشک آمیز۔ چکن ریشمی و سوتی کامدانی ہر قسم پارچہ ہر قسم عطریات و روغن خوشبودار ہر قسم میوہ جات ہر قسم اشیا ابساط خانہ مربا اچار عرقیات ڈلی چکنی الایچی خورد شیرینی ہر قسم کتب فارسی و عربی و ناگری وغیرہ جن صاحبونکو جو چیز درکار ہو طلب فرمادین فوراً تعمیل ارشاد ہوگی۔

المشتہر چاند بلی الکلم کمیشن ایجنٹ لکھنؤ محلہ نوبستہ متصل مطبع تمنائی

نغمہ دلفزا

جسمین حضرت شگفتہ لکھنوی کے شاگردان کا کلام ہے اور کمترین چاند بلی الکلم ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ نے ترتیب دیکر چھپوایا ہے جن صاحب کو منگوانا منظور ہو قیمت فی جلد ۲ر بھیجکر کمترین سے طلب فرمائین۔